اصحابِ رسول ﷺ کی عزت و ناموس کا ترجمان

ماہنامہ

نظام خلافت راشدہ

خیرپور سندھ

اپریل 2014 بمطابق جمادی الثانی ۱۴۳۵ھ شمارہ نمبر 4 جلد 5

اے ابوبکرؓ معظم اے ہنرمند عجیب
تو دلِ امت میں بھی آباد ہے جنت نصیب
اہلِ امت شکر کرتے گیت گاتے ہیں ترے
چار دانگ عالم میں ہم ڈنکے بجاتے ہیں ترے

افضل البشر بعد الانبیاء امیر المومنین امام المتقین

خلیفہ بلا فصل

یوم وفات ۲۲ جمادی الثانی

سیدنا ابوبکر صدیقؓ رضی اللہ عنہ

حالات و واقعات

تاریخ ساز کارنامے

سیاسی قوت بن کر پارلیمنٹ پہنچیں گے
تحفظ اہلسنت کانفرنس کراچی سے
قائدین اہلسنت کا خطاب

مدارس کی آزادی پر کوئی سمجھوتا نہیں کریں گے
پیغام امن کانفرنس ملتان سے
محمد احمد لدھیانوی کا خطاب

نظامِ خلافت کے بغیر امن نہیں ہوگا
تحفظ اہلسنت کانفرنس کوئٹہ سے
محمد رمضان مینگل اور دیگر کا خطاب

ایران ہمسایہ ممالک میں مداخلت بند کرے
وزیر خارجہ بحرین

غیر قانونی امام بارگاہ سیل
اہل علاقہ کی طرف سے خوشی کا اظہار

اسلام کی اشاعت میں مدارس کا اہم کردار ہے
سعودی وزیر خارجہ

رفیقِ غار رضی اللہ عنہ

اے ابوبکرِ معظم اے ہنر مندِ عجیب
تو دلِ امت میں بھی آباد ہے جنت نصیب
اہلِ امت شکر کرتے گیت گاتے ہیں ترے
چار دانگِ عالم میں ہم ڈنکے بجاتے ہیں ترے
تو سراپا سازِ ہستی کے لئے مضراب تھا
لمحہ لمحہ تو عمل کے واسطے بے تاب تھا
اے غنیمِ کفر و باطل، اے امامِ چار یار
تو ہے محرابِ عبادت کا نشانِ افتخار
تو نے سیکھی اپنے مرشد سے تشکر کی ادا
اے ہنر مندِ فراست اے خرد مندِ جلیل
تیری حکمت آفرینی تیری عظمت کی دلیل
تو خلافت کے جہاں کا چاند سا مسند نشیں

دانش و ادراک و نصرت سب تیری جاگیر تھی
یہ بڑائی جان نثار دیں تیری تقدیر تھی
تجھ کو قدرت نے نوازا تھا بڑے اکرام سے
نام بھی تیرا سدا زندہ ہے تیرے کام سے
پھر سے امت کی چمن بندی تیرا اعجاز ہے
تو کہ ارفع منزلت ہے، تو کہ سر افراز ہے
زندگی بھر جو رہے احمدِ مختار کے ساتھ
موت کے بعد بھی آسودہ ہیں سرکار کے ساتھ
ہر صحابی مرے ہادی کا ہے مینارۂ نور
مہر رخشندہ ہیں سب عظمتِ کردار کے ساتھ
ان کی قسمت میں تھا جانباز عریشہ ہونا
شہِ تصدیق نے پہرہ دیا تلوار کے ساتھ

اسلامی تاریخ کے عظیم حکمران حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عدل و انصاف اور
زندگی کو منظوم نذرانہ عقیدت پیش کرنے والی 1600 سے زائد اشعار پر مشتمل منفرد کتاب

سٹاک میں دستیاب ہے

مناقب
مرادِ مصطفیٰ ﷺ

اسلامی تاریخ پر گہری نظر رکھنے والے عظیم شاعر
حدید مرزا
مرحوم کے قلم سے

150 روپے

ناشر
اشاعت المعارف سمندری فیصل آباد پاکستان 0300-7916396/041-3420396

ناموس صحابہ واہل بیت کے تحفظ کا علمبردار

سلسلہ وار نظام

خلافتِ راشدہ

خیرپور سندھ

اپریل 2014ء

شمارہ نمبر 4 — جلد 5

بانی: علامہ علی شیر حیدری

سرپرستِ اعلیٰ: قائد اہلسنت مولانا محمد احمد لدھیانوی

نگران: مولانا اورنگزیب فاروقی

بیاد: امیرِ عزیمت حضرۃ العلامہ مولانا حق نواز جھنگوی شہید

حضرۃ العلامہ مولانا ضیاء الرحمن فاروقی شہید

حضرۃ العلامہ مولانا محمد اعظم طارق شہید

چیف ایڈیٹر: انجینئر طاہر محمود

ایڈیٹر محمد یونس قاسمی

فہرست

ضربِ حیدری	6
تفسیر آیات مذمت منافقین	7
تحفظ اہلسنت کانفرنس کوئٹہ	11
سیاسی قوت بن کر پارلیمنٹ پہنچیں گے	13
سیدنا ابوبکر صدیقؓ	15
منصب صحابیت	19
ہر موڑ پہ لکھ دیں گے کہانی اپنی	23
سیدنا علی المرتضیٰؓ کی عالی ظرفی	25
خاندان ابوجہل کی عظیم شخصیتیں	27
اماموں کے حیرت انگیز کمالات	29
غور وفکر کی دعوت	33
شیعہ کا مکر وفریب	37
مجھے جنت بلاتی ہے اجازت دیجئے	39
مدارس کی آزادی پر کوئی سمجھوتہ نہیں کریں گے	44
بزم قارئین	45
نگر نگر مشن ہمارا	46
میری کہانی میری زبانی	47
آپ کی مشکلات کا روحانی وطبی حل	50

مجلس مشاورت	مجلس ادارت
☆ سید غازی پریل شاہ (سندھ)	☆ سیّد محمد عاصم شاہ
☆ حاجی غلام مصطفیٰ جدون (خیبرپختونخواہ)	☆ حاجی غلام مصطفےٰ بلوچ
☆ مولانا شمس الرحمن معاویہ (پنجاب)	☆ راؤ جاوید اقبال
☆ مولانا محمد رمضان مینگل (بلوچستان)	☆ غلام رسول
☆ مولانا تصدیق حسین (آزاد کشمیر)	☆ مولانا عبدالحفیظ فاروقی
☆ مولانا عبداللہ حیدری (گلگت)	☆ محمد معاویہ

فی شمارہ 40 روپے سالانہ 560 روپے رابطہ کیلئے: صبح 8 تا شام 5 بجے

0300-7916396
0306-7810468
041-3421396

Khelafaterashida@yahoo.com ------- tahirsmi@gmail.com

پبلشر نظامِ خلافت راشدہ فاؤنڈیشن اعظم کالونی لقمان خیرپور سندھ

فرمان الٰہی عزوجل

ترجمہ:...... "(یہ صحابہ) صبر کرنے والے ہیں۔ اور راست باز ہیں۔ اور فروتنی کرنے والے ہیں اور خرچ کرنے والے ہیں۔ اور پچھلی رات میں گناہوں سے بخشش چاہنے والے ہیں۔

آل عمران ۲

فرمان رسول ﷺ

حضرت انسؓ...... فرماتے ہیں کہ "مالک ابن دخشن کا آنحضرت ﷺ کے سامنے گزر ہوا تو لوگ ان کی بدگوئی کرنے لگے۔ اور اسے منافقین کا سردار کہنے لگے۔ تو حضورؐ نے فرمایا چھوڑ دو میرے صحابہ کو ان کو برا بھلا نہ کہو۔

ترمذی ج ۲ صفحہ ۲۲۷

اصحاب رسول رضی اللہ عنہم

آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد جب منکرین زکوٰۃ، منکرین ختم نبوت، منکرین حدیث کے فتنوں نے سر اٹھایا اور قریب تھا کہ محمدیؐ شریعت کی اصلی تعلیم تبدیل ہو جاتی، ایسے کٹھن اور پر خطر موقع پر خلیفہ اول صدیق اکبرؓ کے دور کا یہ واقعہ ہماری رہنمائی کرتا ہے کہ جب آپؓ کو خبر ملی کہ منکرین زکوٰۃ نے مال زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا حالانکہ وہ کلمہ گو تھے، تو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے مسجد نبویؐ میں ایک اثر انگیز خطبہ ارشاد فرمایا...... "اینقص الدین و انا حی"...... حضور ﷺ کا دین کمزور ہو جائے اور میں زندہ رہوں یہ کیسے ہو سکتا ہے آپؓ نے فرمایا "جو شخص کسی کو رسی جو وہ حضور ﷺ کے زمانے میں زکوٰۃ میں دیتا تھا روکے گا اس رسی کے لیے بھی جہاد کروں گا۔"

دینی غیرت کا یہی وہ جذبہ تھا جس کی وجہ سے آنحضرت ﷺ کے دنیا سے چلے جانے کے بعد بھی جب چاروں طرف سے فتنوں نے سر اٹھایا تب بھی رسول اللہ کا دین جوں کا توں باقی رہا۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے منکرین ختم نبوت کے خلاف جہاد کیا اور اس میں سات سو قرآن کے قراء کی شہادت ہوئی لیکن صدیقی غیرت وحمیت کی چنگاری بھڑکتی رہی۔ تا آنکہ تمام فتنے مٹ گئے اور ختم نبوتؐ، احادیث رسولؐ، رکن اسلام زکوٰۃ جیسے شعائر اصل صورت میں آج بھی باقی ہیں۔

فکر جھنگوی شہید رحمۃ اللہ علیہ

میں بڑے صاف اور واضح الفاظ میں کہنا چاہتا ہوں کہ مولویت کی بھی کئی قسمیں ہیں۔ مولوی اپنے نام کے ساتھ دیوبندی لکھ کر ٹاؤٹ ہو، یقین کر لیجئے کہ اس رب کی قسم جس نے محمد ﷺ کی زلفوں میں رعنائی رکھی تھی کہ دیوبندی مولوی ٹاؤٹی نہیں کر سکتا وہ دیوبندیت کو بدنام کرتا ہے کسی اور کا ایجنٹ ہوگا۔

ہو دیوبندی کی روحانی نسل، ہو دیوبند کا لقب رکھنے والا اور پھر بیڑی نہ پہنے، دیوبند کا لقب ساتھ رکھنے والا ظالم وجابر کی آنکھ میں آنکھ نہ ڈالے، وہ دیوبند کا نام لینے والا عطاء اللہ شاہ بخاری کی یاد تازہ نہ کرے، میں اسے دیوبند نہیں سمجھتا، منافق سمجھتا ہوں، دیوبندیت ایک تحریک کا نام ہے، دیوبندیت جرأت کا نام ہے، دیوبندیت کردار کا نام ہے، دیوبندیت صاف گوئی کا نام ہے۔

علامہ فاروقی شہید نے فرمایا

ایران کے بارے میں آپ نے سن لیا کہ ایران کے آدم خور خمینی نے کہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ خمینی حجۃ اللہ۔ کلمہ طیبہ کے اندر خمینی کا نام انہوں نے شامل کر دیا۔ اور خمینی نے کہا کہ حضور ﷺ اپنے مشن میں ناکام واپس ہو گئے تھے۔ ہم پاکستان کی حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ اس زہر آلود لٹریچر پر فوری پابندی لگائی جائے اور ایران کے سفارت خانے پر ان سرگرمیوں کی وجہ سے پابندی لگائی جائے۔ ہم سب کچھ برداشت کر سکتے ہیں، لیکن ابوبکرؓ وعمرؓ وپیغمبر ﷺ اور صحابہ کرامؓ کی توہین برداشت نہیں کر سکتے، ہمارا تعلق اس جماعت کے ساتھ ہے، ہمارا تعلق ان علماء کے ساتھ ہے، جن علماء نے انگریز کی آنکھ میں آنکھ ڈال کر ڈیڑھ سو سال تک ظلم وتشدد کا مقابلہ کیا لیکن گردن نہیں جھکائی۔

(جلال پور پیروالا سے شہدائے بالاکوٹ کانفرنس سے خطاب)

فرمودات اعظم طارق شہید رحمۃ اللہ علیہ

کیا یہ صحابہ صرف اعظم طارق کے ہیں؟ میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ صحابہ صرف ہمارے ہیں؟ صحابہ سب مسلمانوں کے ہیں۔ تبلیغ والو! صحابہ نہ ہوں تو تبلیغ ثابت نہیں۔ سیاست دانوں! صحابہ نہ ہوں تو نظام خلافت راشدہ ثابت نہیں۔ قرآن پڑھنے والو! اگر صحابہ نہ ہوں تو قرآن ثابت نہیں۔ حضور ﷺ کے دور میں یہ قرآن نہیں تھا۔ قرآن کو جمع کرنے والے صحابہ، امت کو حدیثیں جمع کر کے دینے والے صحابہ۔ حضور ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ کر امت کو دکھانے والے صحابہؓ دور دراز ملکوں میں جا کر لوگوں کو اسلام سکھانے والے صحابہؓ دریاؤں میں گھوڑے اتار کر دین کی بات کرنے والے صحابہؓ آگ میں جل کر حق کی بات کرنے والے صحابہ، تختہ دار پر لٹک کر دین کی بات کرنے والے صحابہ!

CamScanner

طالبان مذاکرات سبوتاژ کرنے والوں کی کوششوں پر نظر رکھی جائے

وفاقی وزیرداخلہ چوہدری نثار علی خان کی زیر صدارت طالبان اور حکومتی کمیٹیوں کے اجلاس میں اہم پیش رفت کے نتیجے میں طالبان اور حکومت کے درمیان مذاکرات کے مقام پر اتفاق ہوگیا ہے۔اوراب توقع ظاہر کی جارہی ہے کہ اگلے چند روز میں باقاعدہ مذاکرات شروع ہو جائیں گے۔دوسری جانب طالبان ترجمان شاہد اللہ شاہد کا کہنا ہے کہ جنگ بندی کے بعد قبائلی علاقوں میں حکومت کی طرف سے گولا باری میں اضافے کے ساتھ ساتھ چھاپوں اور جیلوں میں قید ہمارے ساتھیوں پر تشدد میں اضافہ ہوگیا ہے۔جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حکومت دوبارہ جنگ کی طرف جارہی ہے۔طالبان ترجمان نے حکومت سے جنگ بندی کی پاسداری اور تشدد کے خاتمے کا مطالبہ کیا ہے۔

قائد اہلسنت مولانا محمد احمد لدھیانوی اور قائد کراچی مولانا اورنگزیب فاروقی نے کوئٹہ، کراچی، ملتان اور راولپنڈی میں تحفظ اہلسنت کانفرنسوں کے بڑے بڑے اجتماعات میں اس امر کو خوش آئند اور امید افزا قرار دیا ہے کہ حکومت اور طالبان کے مابین براہ راست مذاکرات اور بات چیت کی راہ میں درپیش رکاوٹیں بتدریج ختم ہورہی ہیں اور قیام امن کے ابتدائی مراحل فریقین کی سنجیدگی اور احساس ذمہ داری کے ساتھ طے کر لیے گئے ہیں۔جس کے نتیجے میں قوم بجا طور پر امید قائم کرسکتی ہے۔کہ مصالحت اور مفاہمت کا حالیہ عمل مزید کامیابیوں کو سمیٹتے ہوئے ملک وملت کے حق میں مثبت، پائیدار اور ٹھوس حل پر منتج ہوگا اور اس کے ذریعے ملک کی سلامتی، استحکام، اور بقا کو درپیش خطرات وخدشات کا تدارک ممکن ہوسکے گا۔اس میں کسی شک اور شبہ کی گنجائش باقی نہیں رہی کہ اس وقت وطن عزیز کے داخلی بحرانوں اور مسائل میں سرفہرست مسئلہ امن وامان کا قیام، خانہ جنگی اور باہمی آویزش کے بڑھتے اثرات وخطرات کی پیش بندی ہے۔سابق حکمرانوں کی غلط اور ناعاقبت اندیشانہ پالیسیوں کے تسلسل نے آج مملکت خداداد پاکستان کو جس داخلی انتشار وخلفشار میں مبتلا کررکھا ہے اس سے کوئی ذی شعور اور محب وطن پاکستانی انکار نہیں کرسکتا۔وطن عزیز کو انسداد دہشت گردی کی امریکی جنگ میں حصہ بنانے کا خمیازہ ہم گزشتہ 13 برس سے بھگت رہے ہیں۔جس عالمی قوتوں کی خوشنودی اور رضامندی کے لیے ملک کے امن، سالمیت اور دوام کو داؤ پر لگایا گیا، وہ آج بھی ہم سے نالاں اور ناراض ہیں جب کہ دوسری طرف ملک کا چپہ چپہ تخریب وفساد اور دہشت وخوف کی زد میں ہے۔ملک دشمن اور اسلام دشمن عالمی طاقتوں کی خفیہ ایجنسیاں پاکستان کو اپنے مذموم اور ناپاک عزائم کی تکمیل کے لیے بیس کیمپ بنا چکی ہیں۔کراچی سے لے کر وزیرستان اور کوئٹہ سے لے کر پشاور تک غیر ملکی جاسوس دندناتے پھر رہے ہیں جن کی پراسرار اور خفیہ سرگرمیاں اب کوئی سربستہ راز نہیں رہیں۔یہ تمام تر صورت حال اس بات کی غمازی کرتی ہے کہ ہماری خارجہ پالیسی ناکامی سے دوچار ہو چکی ہے۔اور تاحال ہمیں اس سے فائدے کی بجائے نقصانات کا زیادہ سامنا کرنا پڑا ہے۔شاید یہی وجہ ہے کہ وزیراعظم میاں محمد نواز شریف نے وزارت عظمیٰ کا منصب سنبھالنے کے بعد قوم سے پہلے خطاب میں ملک کی خارجہ پالیسی میں تبدیلی کا عندیہ دیا جس کے بعد موجودہ حکومت نے ریاست کی اندرونی اور بیرونی حکمت عملیوں کا قبلہ درست کرنے کے لیے پہلے قدم کے طور پر عسکریت پسندوں سے مکالمے اور بات چیت کے صائب اور درست عمل کا آغاز کیا جو عارضی تعطل کے بعد فی الحال صحیح رخ پر گامزن دکھائی دے رہا ہے۔

اس کے برعکس مذاکرات مخالف بیرونی قوتوں کو پاکستان میں حکومت طالبان مذاکرات کی کامیابی سے اپنے مفادات پر زد پڑتی دکھائی دے رہی ہے۔ملک کا موجودہ منظرنامہ اگرچہ پرسکون دکھائی دے رہا ہے تاہم پس پردہ رہ کر اپنا کھیل کھیلنے والوں کی پوری کوشش ہے کہ کسی نہ کسی صورت مذاکراتی عمل کو سبوتاژ کر دیا جائے تاکہ قیام امن کی امید کا خاتمہ اور وطن عزیز میں باہمی تصادم کی راہ ہموار ہوسکے۔اس تناظر میں دیکھا جائے تو طالبان ترجمان کا حالیہ بیان صورت حال کے پس منظر میں موجود بہت سی پیچیدگیوں کو واضح کر دیتا ہے۔بعض مبصرین کے مطابق ممکنہ طور پر استعماری طاقتوں کے آلہ کار عناصر مسئلے کے دونوں فریق کے درمیان مختلف روپ میں موجود ہوسکتے ہیں۔جنہیں بوقت ضرورت بروئے کار لا کر امن کے عمل کو پٹڑی سے اتارا جاسکتا ہے۔ہم سمجھتے ہیں کہ ایسے نازک موقع پر جب مذاکرات حساس مرحلے میں داخل ہونے جارہے ہیں حکومت اور طالبان کو ایک دوسرے کا اعتماد برقرار رکھنے کی پوری کوشش کرنی چاہیے کیونکہ کسی بھی فریق کا غیر حقیقت پسندانہ رویہ ملک وقوم کے لیے تباہ کن اور ملک کے مستقبل کے لیے خطرناک ثابت ہوگا۔غیروں کی بھڑکائی گئی آگ کو بجھانے کے لیے طرفین کو بہرصورت سمجھداری کا مظاہرہ کرنا ہوگا۔

کفراوراسلام کا جھگڑا......فرقہ واریت نہیں ہے، مسلمانوں کو آپس میں لڑانا...... یہ فرقہ واریت ہے۔

ضربِ حیدری

علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ

فرقہ واریت ہے......زبان پر لڑاؤ۔

فرقہ واریت ہے......علاقے پر لڑاؤ۔

فرقہ واریت ہے......سیاسی پارٹی کے نام پر لڑاؤ۔

فرقہ واریت ہے......لیڈروں کے نام پر لڑاؤ۔

یہ فرقہ واریت نہیں ہے، کہ ایک طرف قرآن کو ماننے والا ہو......دوسری طرف قرآن پاک کا منکر ہو

ایک طرف پیغمبر ﷺ کی ختم نبوت کا شیدائی ہو......ایک طرف ختم نبوت کا منکر ہو۔

ایک طرف امی عائشہ رضی اللہ عنہا کا روحانی فرزند ہو......دوسری طرف سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو کافرہ عورت کہنے والا ہو۔

ایک طرف قرآن مجید کو صحیح کہنے والا ہو......دوسری طرف قرآن مجید کو شراب خور خلفاء کی خاطر لکھی ہوئی کتاب کہنے والا ہو۔

ایک طرف اصحابِ رسول ﷺ کو "رضی اللہ عنہم" کہنے والا ہو......دوسری طرف نام لے کر ابوبکرؓ وعمرؓ وعثمانؓ پر لعنتیں کرنے والا ہو۔

یہ فرقہ واریت نہیں ہے، یہ ٹکر، یہ اختلاف، یہ تصادم عین ایمان ہے، عین ایمان ہے، عین دین ہے، یہ فرقہ واریت نہیں ہے، اسے فرقہ واریت کہنے والے نے فرقہ واریت کا مطلب ہی نہیں سمجھا۔

ہم نے وحدت کی دعوت دی ہے:

مسلمانوں کو آپس میں لڑانا...... یہ فرقہ واریت ہے......آج وہ ہمیں فرقہ واریت کا طعنہ دیتے ہیں...... جو دن رات مسلمانوں کو لڑانے میں مصروف ہیں، ہم نے تو کہا تمہارے اندر کوئی بھی اختلاف ہو، اس کو ایک طرف رکھ دو۔

زبان تمہاری جو بھی ہو......لسانی اختلاف کو ایک طرف رکھو۔

علاقہ تمہارا جو بھی ہو......علاقائی اختلاف کو ایک طرف رکھو۔

قوم تمہاری جو بھی ہو......قبائلی اختلاف کو ایک طرف رکھو۔

پارٹی تمہاری جو بھی ہو......تم سیاسی اختلاف کو ایک طرف رکھو۔

اللہ کی وحدت کے لیے، مصطفےٰ ﷺ کی ختم نبوت کے لیے......قرآن کی صداقت کے لیے......اصحاب رسول ﷺ کی عفت کے لیے...... ازواج رسول ﷺ کی عظمت کے لیے......پیغمبر کے دین کی عزت اور عظمت کے لیے......آؤ مسلمانو! ایک ہو جاؤ۔

ہم نے وحدت کی دعوت دی ہے......ہم نے اتحاد اور اتفاق کی دعوت دی ہے......ہم نے محبت کا پیغام پھیلایا ہے، مسلمانوں کو "رحماء بینھم" بننے کی دعوت دی ہے۔ تم آپس میں لڑاؤ، پھر بھی تم فرقہ واریت نہیں پھیلاتے، فرقہ واریت ہم پھیلاتے ہیں؟

تم انہیں لڑاتے ہو......جن کا کلمہ ایک ہے۔

تم انہیں لڑاتے ہو......جن کا رب ایک ہے۔

تم انہیں لڑاتے ہو......جن کا عقیدہ ایک ہے۔

تم انہیں لڑاتے ہو......جن کا قرآن مجید ایک ہے۔

تم انہیں لڑاتے ہو......جن کا نبی ایک ہے۔

تم انہیں لڑاتے ہو......جن کا وضو ایک ہے۔

تم انہیں لڑاتے ہو......جن کا ایمان ایک ہے، دین ایک ہے......مذہب ایک ہے......اس سے آگے بھی میں کہہ دوں، ناراض نہ ہونا، تم تو انہیں بھی لڑاتے ہو، جن کا سب کچھ، مذہب، عقیدہ، ایمان، لیکن دستور، منشور، جھنڈا بھی ایک ہے۔ لیکن پھر بھی تم لڑاتے ہو، فرقہ واریت تم پھیلاتے ہو......یا میں پھیلاتا ہوں؟

درسِ قرآن

حصہ اول

تفسیر آیات مذمت منافقین

جس میں:...... قرآن مجید کی سات آیتوں کی تفسیر بیان کی گئی ہے جن میں منافقین کا تذکرہ ہے اور یہ بات اچھی طرح واضح کردی گئی ہے کہ حضرات خلفاء ثلثہ اور ان کے رفقاء رضی اللہ عنہم کو منافق کہنے والے قرآن شریف کے مکذب ہیں اور جس جرم میں خود آلودہ ہیں اس کا اتہام پاک اور مقدس حضرات پر لگا کر اپنا نامۂ اعمال سیاہ کرتے ہیں

حضرت مولانا عبدالشکور صاحب فاروقی لکھنوی قدس سرہ کے قلم سے

"افنجعل المسلمین کالمجرمین مالکم کیف تحکمون"

''کیا ہم فرمانبرداروں کو مجرموں کے مانند کردیں تم لوگوں کو کیا ہوگیا ہے کیسی باتیں کرتے ہو''۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کوئی باغی جب تک کھلم کھلا قرآن مجید کو اعلانِ جنگ نہ دے صحابہ کرامؓ اور خلفائے راشدین پر نفاق کی تہمت نہیں لگا سکتا

الحمدللہ جاعل الامتیاز بین المسلمین والمجرمین ناصر المؤمنین و خاذل المنافقین والصلوۃ والسلام علی النبی الامین المامور بجھاد الکفار والمنافقین و علی الہ وصحبہ الذین جعلو ا شھداء علی من بعد ھم اجمعین.

امابعد: تفسیر آیات خلافت کے سلسلے میں اس وقت مذمت منافقین کی آیتوں کی تفسیر اس لیے کی جاتی ہے کہ یہ بات سب پر روشن ہو جائے کہ صحابہ کرامؓ کی عظمت ورفعت کے اظہار میں قرآن مجید کو کس قدر اہتمام منظور ہے ان کے مناقب وفضائل بیان کرنے کے بعد انکی خلافت کی پیشین گوئیوں اور موعودہ خلافت کی علامتوں کے ذکر کرنے کے بعد یہ بھی کیا گیا کہ جن آیتوں میں منافقوں کا تذکرہ ہے ان میں کچھ ایسی باتیں بھی ارشاد فرمادیں کہ کوئی باغی جب تک کھلم کھلا قرآن مجید کو اعلان جنگ نہ دے صحابہ کرامؓ اور خلفائے راشدین پر نفاق کی تہمت نہیں لگا سکتا۔

بانیان مذہب شیعہ نے بڑی ہوشیاری سے اپنے نصاب تعلیم میں سب سے اول نمبر پر مسئلہ امامت کو قائم کیا اور اس مسئلہ کے ''تولا'' اور ''تبرا'' دو بازو قرار دیے

اس حقیقت کا اظہار بار بار ہو چکا ہے کہ مذہب شیعہ کو جو کچھ عداوت ہے وہ قرآن کریم سے ہے جو کچھ بغض و نفرت ہے وہ رسول اللہ ﷺ کی نبوت اور خاص کر ختم نبوت سے ہے مگر بانیاں مذہب شیعہ نے بتقاضۂ مصلحت اس حقیقت کو پردہ میں رکھا اور بڑی ہوشیاری سے اپنے نصاب تعلیم میں سب سے اول نمبر پر مسئلہ امامت کو قائم کیا اور اس مسئلہ کے دو بازو قرار دیے۔ ایک یہ کہ رسول اللہؐ کے بعد بارہ (یا بحسب اختلاف فرقہائے شیعہ اس سے کچھ کم وبیش) اشخاص کو مثل رسول کے معصوم اور مفترض الطاعت مانا جائے۔

دوسرے یہ کہ ان صحابہ کرامؓ کو ان بارہ اماموں کا دشمن اور معاذ اللہ منافق ومرتد وغاصب حقوق اہل بیت قرار دے کر خوب سب وشتم کیا جائے پہلی چیز کا نام تولا اور دوسری چیز کا نام تبرا رکھا گیا ہے۔

ظاہر ہے کہ ان دنوں چیزوں سے مذہب شیعہ کا مقصد کما حقہ پورا ہو جاتا ہے۔ کیونکہ تولا کی زد براہ راست ختم نبوت پر پڑتی ہے ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ جب رسول اللہؐ کے بعد کسی کو آپ کے مانند معصوم (اصول کافی مطبوعہ لکھنؤ ص ۱۷۷ میں امام صادق سے مروی ہے کہ انہوں نے اس آیت کو جو رسول اللہ ﷺ کی شان میں تھی کہ ما اتا کم الرسول فخذوہ وما نھکم عنہ فانتھوا حضرت علیؓ پر منطبق کیا اور کہا کہ علیؓ جو احکام لائے ہیں میں ان پر عمل کرتا ہوں اور جس بات سے وہ منع کردیں اس سے پرہیز کرتا ہوں اور فرمایا کہ جری لہ من الفضل مثل ماجری لمحمد علیہ السلام یعنی حضرت علی المرتضیٰؓ کی بزرگی وہی ہے جو محمد علیہ السلام کی ہے اور یہ بھی فرمایا کہ تمام ائمہ کی بزرگی اسی طرح کی ہے۔) اور واجب الاطاعت اور تحلیل وتحریم کا مختار مان لیا گیا ہے تو ختم نبوت کی حقیقت ایک لفظ بے معنی سے زیادہ کیا رہ گئی۔ (اصول کافی ص ۲۷۸ میں ہے کہ امام محمد تقی علیہ السلام کے سامنے ایک مرتبہ شیعوں کے باہمی اختلاف کا ذکر ہوا تو امام نے اس اختلاف کا سبب یہ بیان کیا کہ ائمہ کو خدا نے تحلیل وتحریم کا اختیار دیا ہے۔ فھم یحلون مایشاؤن ویحرمون مایشائون یعنی ائمہ جس چیز کو چاہتے ہیں حلال کردیتے ہیں اور جس کو چاہتے ہیں حرام کردیتے ہیں مطلب یہ کہ شیعوں کا اختلاف اسی وجہ سے ہے۔)

پھر تولا سے بہت سی شاخیں پھوٹی ہیں از انجملہ ایک شاخ اس کی تقیہ ہے جس کی ضرورت بیان تو یہ کی جاتی ہے کہ یہ بارہ معصومؑ سوا شیعوں کے اور کسی کے سامنے اپنا اصلی مذہب ظاہر نہ کرتے تھے نہ اپنے کو معصوم ومفترض الطاعت کہتے تھے نہ رسول اللہ ﷺ کی مثل کا دعویٰ کرتے تھے نہ قرآن پر حملہ کرتے تھے بلکہ جو شخص مذہب شیعہ کی کوئی بات ان کی طرف منسوب کرتا تھا اس کی تکذیب کردیتے تھے۔ (ان تمام مضامین کی روایتیں کتب شیعہ سے ''الشانی من السمائتین'' میں نقل ہو چکی ہیں جس کا جی چاہے اسکا مطالعہ کرے۔) اس پر لعنت بھیجتے تھے اور شیعوں کو تنہائی میں سمجھا دیتے تھے کہ ہم تقیہ کرتے ہیں اور فرماتے تھے۔ (دیکھو اصول کافی مطبوعہ نولکشور ص ۴۸۶ ص ۵ دیکھو احتجاج طبرسی مطبوعہ ایران ص ۴۸ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے متعلق لکھا ہے کہ تمام امت نے برضا ورغبت ان کے ہاتھ پر بیعت کی سوا علیؓ کے اور چار شخصوں کے اصل الفاظ یہ ہیں مامن الامۃ احد بایع مکرھا غیر علیؓ وار بعتنا۔ کہ ہمارا تمہارا مذہب ہی ایسا ہے کہ جو اسکو ظاہر کرے گا خدا اس کو ذلیل کریگا۔ تقیہ کی ایجاد کا ظاہری سبب تو یہی تھا لیکن

اصلی بات یہ ہے کہ اس سے بھی آنحضرت ﷺ کی نبوت پر اور قرآن مجید پر حملہ مقصود ہے کیونکہ جب اہل بیت کا شیوہ جھوٹ بولنا ٹھہرا تو آنحضرت ﷺ کی نبوت و دلائل نبوت کے متعلق اور قرآن مجید کے متعلق جو شہادت وہ دیتے تھے مشکوک ہو گئی۔

باقی رہا تبرا اس سے جو حملہ قرآن شریف پر اور آنحضرت ﷺ کی نبوت پر ہوتا ہے۔ وہ ایسا واضح ہے کہ ہر شخص بآسانی سمجھ سکتا ہے۔ اس لیے کہ قرآن مجید کی اور نبوت کی ہمعصر شہادتیں انہیں دو جماعتوں سے حاصل ہوتی ہیں ایک حضرت علیؓ اور انکے ساتھیوں کی جماعت جس میں گنتی کے پانچ آدمی بیان کیے گئے ہیں (ان زائد از دو ہزار روایات میں ہر قسم کی تحریف قرآن شریف کی بیان کی گئی ہے کمی بھی، بیشی بھی، تبدل الفاظ و حروف بھی، خرابی ترتیب بھی اور اسکے ساتھ ہی علماء شیعہ کو ان روایات کے متواتر ہونے اور تحریف قرآن پر صراحۃً دلالت کرنے کا بھی اقرار ہے یہ روایتیں اور یہ اقوال مفصل دیکھنا ہوں تو ہماری کتاب "تنبیہ الحائرین" اور الاول من الماتین دیکھنا چاہیے۔) اور دوسری جماعت حضرات خلفائے ثلاثہ اور ان کے ساتھیوں کی جنکا شمار ایک لاکھ سے زیادہ ہے اس چھوٹی جماعت کو تقیہ نے کاذب قرار دے کر مجروح اور مردود الشہادت بنا دیا اور بڑی جماعت کو مسئلہ تبرا نے کسی کام کا نہ رکھا۔ غرضیکہ مقصود حاصل ہو گیا کہ قرآن شریف کی اور آنحضرت ﷺ کی نبوت کی کوئی ہم عصر شہادت قابل اعتبار نہ رہی۔

مگر افسوس کہ اس طرح ضمناً مقصود کے حاصل ہو جانے پر مذہب شیعہ کو قناعت نہ ہوئی اور زائد از دو ہزار روایات قرآن مجید کے محرف ہو جانے کی تصنیف کی گئیں۔ اور قرآن شریف کا محرف ماننا بھی ضرورت مذہب میں قرار دیا گیا۔ (دیکھو شیعوں کے قبلہ معظم مجتہد اعظم مولوی دلدار علی کی کتاب اساس الاصول ص ۲۱۸)۔

مذہب شیعہ کی یہ حقیقت ان لوگوں پر خوب روشن ہے جنہوں نے اس مذہب کی کتابوں کو دیکھا ہے۔

منافقانہ طور پر ایمان لانا یا بوجہ خوف کے ہوسکتا ہے یا بوجہ طمع کے، مگر ہجرت سے پہلے کلمہ اسلام کا زبان سے نکالنا اپنے آپ کو لقمہ اجل بنانے کے مترادف تھا

صیاد نے لگائے ہیں پھندے کہاں کہاں
سارے پتے عیاں ہیں اسی سبز باغ میں

مذہب شیعہ کی یہ حقیقت جو یہاں بالاجمال بیان کی گئی ہے اسکی غایت صرف یہ ہے کہ تبرا کو جو شیعہ نے اپنے مذہب کا جزو اعظم بنا رکھا ہے اور حضرات خلفائے ثلاثہ اور اسکے ساتھیوں کو معاذ اللہ منافق کہہ کر اپنا نامہ اعمال سیاہ کرتے ہیں۔ اسکا اصلی سبب ظاہر ہو جائے اور یہ بات بھی سب کو معلوم ہو جائے کہ مسلمانوں کو تبرا سے اس قدر نفرت کیوں ہے اور حضرت خلفائے ثلاثہ اور اسکے ساتھیوں کی

مہاجرین میں سے کسی کا منافق ہونا عقل اور فطرت کے خلاف ہے اور یہی وجہ ہے کہ مکی سورتوں اور آیتوں میں نفاق اور منافق کا کہیں ذکر نہیں ہے

حمایت میں اس قدر شغف کس لیے ہے۔ وھذا اوان الشروع فی المقصود۔ شیعہ کہتے ہیں کہ تینوں خلیفہ اور ان کے ساتھی جو تمام مہاجرین و انصار تھے منافقانہ طور پر مسلمان ہوئے تھے اور رسول اللہ ﷺ کے بعد یہ سب مرتد ہو گئے تھے صرف وہی تین چار اشخاص دین پر قائم رہ گئے تھے جو صرف حضرت علی المرتضیٰ ؓ کے ساتھی تھے۔

یہ مضمون شیعوں کی کتابوں میں بلا اختلاف مذکور ہے کسی خاص کتاب کا حوالہ دینے یا عبارت نقل کرنے کی ضرورت نہیں اسی پر انکے مذہب کی بنیاد ہے۔

شیعوں کا یہ عقیدہ عقل و نقل دونوں کے خلاف ہے، فطرت انسانی اسکے بطلان پر شہادت دیتی ہے بھلا کون کہہ سکتا ہے کہ ہجرت سے پہلے ایمان لانے والوں میں کوئی منافق تھا منافقانہ طور پر کسی کام کا کرنا' یا بوجہ خوف کے ہوسکتا ہے یا بوجہ طمع کے مگر ہجرت سے پہلے جو حالت ضعف و غربت اسلام کی تھی وہ ظاہر ہے ایسے مظلوموں اور غریبوں سے نہ کسی کو کوئی خوف ہوسکتا ہے نہ کوئی طمع بلکہ اس وقت کی حالت دیکھ کر ہر شخص کہہ سکتا ہے جو کچھ خطرہ تھا وہ دین اسلام کے قبول کرنے میں تھا اس وقت کلمہ اسلام کا زبان سے نکالنا اپنے آپ کو لقمہ اجل بنانے کے مترادف تھا جو شخص ہوتا تھا اور اپنے اسلام کا اعلان کرتا تھا وہ یقینی طور پر اپنی جان' مال' عزت' آبرو ہر چیز سے ہاتھ دھو کر اس کوچہ میں قدم رکھتا تھا۔

کسی شیعہ کا انصاف و حیا کو بالائے طاق رکھ کر یہ کہہ دینا کہ ہجرت سے پہلے جو لوگ مسلمان ہوتے تھے اس وقت اگرچہ بظاہر وہ اپنے کو خطرہ میں ڈالتے تھے لیکن آئندہ کے لیے ان کو بڑی بڑی امیدیں تھی انکو نجومیوں اور کاہنوں سے یہ خبریں مل چکی تھیں کہ آئندہ چل کر بڑی بڑی بادشاہتیں اسلام کے قبضہ میں آئیں گی اور مسلمانوں کی شان و شوکت اور جاہ و حشمت کا جھنڈا آسمان سے اونچا ہو جائے گا۔

یہ ایک ایسی بات ہے کہ سوا شیعوں کے اور کسی کی زبان سے نہیں نکل سکتی بھلا خیال تو کرو بالفرض نجومیوں اور کاہنوں نے ایسی پیشین گوئیاں کیں بھی تو وہ ایسی یقینی کہاں ہوسکتی ہیں کہ انکی امید پر آدمی اپنے کو ایسی ہلاکت میں ڈال دے جس سے جانبری کی امید نہیں نفع موہوم کی امید پر ضرر عاجل میں اپنے کو مبتلا کر دینا کسی صاحب عقل کا کام نہیں ہو سکتا۔

المختصر مہاجرین میں سے کسی کا منافق ہونا قطعاً عقل اور فطرت کے خلاف ہے اور یہی وجہ ہے کہ مکی سورتوں اور مکی آیتوں میں نفاق اور منافق کا کہیں ذکر نہیں ہے۔ لیکن اس وقت ہمارا مقصود یہ ہے کہ ہم قرآن پاک کی ان آیتوں کا مطالعہ کریں اور دیکھیں کہ ان آیتوں میں مخلصین اور منافقین میں کیا کیا امتیازات فرمائے گئے ہیں۔

پہلی آیت:

المنافقون و المنافقات بعضھم من بعض یامرون بالمنکر وینھون عن المعروف و یقبضون ایدیھم ط

ترجمہ: منافق مرد اور منافق عورتیں باہم ایک دوسرے کے ساتھ متفق ہیں خلاف شریعت بات کا حکم دیتے ہیں اور موافق شریعت بات سے روکتے ہیں اور اپنے ہاتھوں کو سمیٹے رہتے ہیں۔"

ف:......اس آیت سے معلوم ہوا کہ منافقوں میں دو نشانیاں ضرور ہوتی ہیں۔

اوّل:...... یہ کہ وہ خلاف شریعت امور کی لوگوں کو ترغیب دیتے ہیں اور موافق شریعت باتوں سے روکتے ہیں۔

دوم:...... یہ کہ بخیل ہوتے ہیں مگر جن کو شیعہ منافق کہتے ہیں ان میں یہ دونوں نشانیاں مفقود بلکہ انکی ضد ان میں موجود ہے۔ حضرات خلفائے ثلاثہؓ کے متعلق خود شیعوں نے باآں بغض و عداوت ان دونوں باتوں کا اقرار کیا ہے یعنی یہ کہ وہ احکام شرعی کو قائم رکھتے تھے اور بخیل نہ تھے۔

علامہ ابن میثم بحرانی شرح نہج البلاغہ میں اس شبہ کے جواب میں کہ جناب امیر علیہ السلام نے حضرت معاویہؓ سے تو جنگ کی لیکن خلفائے ثلاثہ سے کیوں نہ کی لکھتے ہیں کہ:

"ان الفرق بین الخلفاء الثلثة وبین معاویة فی اقامة حدود الله و العمل بمقتضی او امره و نواهیه ظاهر"

ترجمہ:...... ''بتحقیق خلفائے ثلاثہؓ اور معاویہ کے درمیان میں اللہ کی حدوں کے قائم رکھنے اور اوامر و نواہی شریعت کے مطابق عمل کرنے میں جو فرق تھا وہ ظاہر ہے۔

اور علامہ محقق جیلانی فتح السبل میں لکھتے ہیں:

ترجمہ:...... ''تینوں خلیفہ نے اپنے آپ کو مال دنیا سے علیحدہ رکھا اور دنیا میں زہد کا طریقہ اختیار کیا اور دنیا کی طرف رغبت اور اسکی زینت کو ترک کر دیا اور تھوڑی چیز پر قناعت کرنا اور موٹا کھانا اور ٹاٹ پہننا اختیار کیا جس وقت کہ مال انکے لیے موجود تھے اور دنیا ان کی طرف متوجہ ہوئی اسکو لوگوں پر تقسیم کر دیتے تھے اور اپنے کو اسکے ساتھ آلودہ نہ کرتے تھے۔

دوسری آیت:

"و ممن حولکم من الاعراب منافقون و من اهل المدینة مردوا علی النفاق لا تعلمهم نحن نعلمهم سنعذبهم مرتین ثم یردون الی عذاب عظیم"

ترجمہ:...... ''اور بعض وہ بدوی لوگ جو تمہارے (شہر مدینہ کے) آس پاس رہتے ہیں منافق ہیں اور کچھ لوگ مدینہ کے رہنے والوں میں سے سخت ہیں نفاق پر، اے نبی آپ ان کو نہیں جانتے ہم ان کو جانتے ہیں ہم ان کو دو مرتبہ عذاب دیں گے پھر اس کے بعد وہ ایک بڑے عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے۔"

ف:...... اس آیت سے منافقوں کے متعلق چند نہایت واضح باتیں معلوم ہوئیں۔

اول:...... یہ کہ منافقوں کو خدا نے دو قسموں میں منحصر کر دیا ایک وہ بدوی لوگ جو مدینہ منورہ کے آس پاس کی بستیوں میں رہتے تھے دوسرے خاص مدینہ کے رہنے والے تو انکو بھی سب کو منافق نہیں فرمایا بلکہ ان میں بعض کو معلوم ہوا کہ مہاجرین میں سے کوئی بھی منافق نہ تھا لہٰذا مہاجرین پر نفاق کا شبہ کرنا اس آیت کی خلاف ورزی کرنا ہے بلکہ سچ پوچھو تو اس آیت کی تکذیب کرنا ہے۔

نفع موہوم کی امید پر ضرر عاجل میں اپنے کو مبتلا کر دینا کسی صاحب عقل کا کام نہیں ہو سکتا

دوم:...... یہ کہ منافقوں کا نفاق اس قدر مخفی تھا کہ رسول اللہ ﷺ باوجود اس فراست کاملہ کے اور باوجود اس روشن ضمیری کے ان کے نفاق سے واقف نہ تھے معلوم ہوا کہ شیعہ جن کو منافق کہتے ہیں وہ ہرگز منافق نہ تھے کیونکہ بقول شیعہ ان کا نفاق اس قدر ظاہر تھا کہ اول روز سے رسول اللہؐ ان کے نفاق سے باخبر تھے، سفر ہجرت میں رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو اسی لیے ہمراہ لیا تھا کہ کہیں وہ افشائے راز نہ کر دیں (معاذ اللہ منہ)

سوم:...... یہ کہ منافقوں کو عذاب آخرت سے پہلے دو مرتبہ دنیا میں عذاب ہونا ضروری ہے کیونکہ عذاب عظیم سے مراد بلا شبہ آخرت کا عذاب ہے پس اس پہلے جو دو مرتبہ عذاب دینے کو فرمایا وہ لامحالہ دنیا میں ہے اسکی تصریح بھی دوسری آیتوں میں وارد ہوگئی ہے جیسا کہ عنقریب معلوم ہو گا مفسرین لکھتے ہیں کہ دنیا میں دو مرتبہ عذاب دینے سے مراد یہ ہے کہ ایک مرتبہ ان کا نفاق ظاہر کر کے ان کی فضیحت کی جائے گی اور دوسری مرتبہ ان کو قتل کی سزا ملے گی۔

بہر کیف شیعہ جن کو منافق کہتے ہیں ان میں یہ بات نہیں پائی جاتی دنیا میں ان کو عذاب کا ملنا کوئی نہیں ثابت کر سکتا بلکہ دنیا میں تو انکی عزت روز بروز ترقی کرتی رہی اور خدا نے ان کو اتنی بڑی عظیم الشان سلطنت کا مالک بنایا جسکی نظیر تاریخ عالم میں نہیں ملتی۔

منافقوں کو عذاب آخرت سے پہلے دو مرتبہ دنیا میں عذاب ہونا ضروری ہے ایک مرتبہ ان کا نفاق ظاہر کر کے ان کی فضیحت کی جائے گی اور دوسری مرتبہ ان کو قتل کی سزا ملے گی

☆☆☆☆☆

پیغامِ شہداء

انسانی تاریخ میں چشم فلک نے ایسی جماعت دیکھی ہے......؟

جس کے قائدین

مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ (بانی و سرپرست)
شہادت 22 فروری 1990ء جھنگ

مولانا ایثار القاسمی شہید (نائب سرپرست، ایم این اے)
شہادت 10 جنوری 1991ء جھنگ سٹی

علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ (سرپرست)
شہادت 18 جنوری 1997ء سیشن کورٹ لاہور

مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ (صدر/ایم این اے)
شہادت 6 اکتوبر 2003ء پارلیمنٹ ہاؤس کی طرف جاتے ہوئے۔

علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ
شہادت 17 اگست 2009ء خیرپور سندھ (خیرپور جلسے سے واپسی پر)

اور ہزاروں کارکنوں کو ایک نظریہ، مشن اور مقصد کی پاداش میں انتہائی بیدردی کے ساتھ شہید کر دیا گیا، یہ تمام قائدین اور کارکن تو اپنے رب کے ہاں پہنچ گئے۔ لیکن ان کا نظریہ، مشن اور مقصد ایک پیغام کی صورت میں ماہنامہ" نظام خلافت راشدہ" کے نام سے بفضلہ تعالیٰ ہر ماہ آپ کے پاس پہنچے گا۔

آپ نے کبھی غور کیا......؟

کہ یہ پیغام پوری دنیا تک کیسے پہنچے گا؟

کیونکہ ابھی تک یہ پیغام صرف دیوبند کتب فکر کے 9 ہزار مدارس کے 50 ہزار اساتذہ کے پاس بھی نہیں پہنچ رہا۔

☆ پاکستان کے تقریباً 2 لاکھ سکولوں کے 10 لاکھ اساتذہ کو اس پیغام کا پتہ تک نہیں ہے۔

☆ بیوروکریسی کے 50 ہزار اہلکار اس پیغام سے لاعلم ہیں

پاکستان کے قومی، صوبائی اور سینٹ کے 1 ہزار سے زائد ممبران کے پاس بھی یہ پیغام نہیں پہنچا ہوگا۔

اس کے علاوہ الیکٹرانک/پرنٹ میڈیا اس کی افادیت سے محروم ہے۔

آپ جاگیردار ہیں یا کاشتکار، استاد ہیں یا طالب علم، آپ سرمایہ دار ہیں یا مزدور، عالم ہیں یا عام مسلمان۔

اگر آپ چاہتے ہیں یہ پیغام پوری دنیا میں عام ہو جائے تو پھر اٹھیے اور عہد کیجئے کہ۔

"میں شہداء کا یہ پیغام ہر گھر تک پہنچانے میں آپ کا معاون بننا چاہتا ہوں۔"

(دستخط) ....

سعودی عرب کے نائب وزیر
مذہبی امور شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ العمار
نے کہا ہے کہ ''اسلام ایسا دین ہے جو دنیا بھر میں
بڑی تیزی سے پھیل رہا ہے اور لوگوں کے دلوں میں گھر کر
رہا ہے۔ پاکستان میں وفاق المدارس العربیہ کے زیراہتمام

پاکستان میں مدارس کو پھلتا پھولتا دیکھنا چاہتے ہیں، سعودی وزیر

چلنے والے مدارس، پاکستان میں اسلام کا پیغام پھیلانے میں اپنا کردار بھرپور طریقے سے ادا کر رہے ہیں، ہم پاکستان میں ان دینی مدارس کو پھلتا پھولتا دیکھنا چاہتے ہیں۔ سعودی عرب کو ان مدارس کے دینی کردار پر بہت خوشی ہے''۔ وہ جمعرات کو ''پیغام امن کانفرنس ملتان'' سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ''وفاق المدارس کے زیراہتمام دین کا علم حاصل کرنے والے طلبہ اور طالبات کو علماء' دین اسلام سے روشناس کرا رہے ہیں۔ ان علماء کی جتنی بھی تعریف کی جائے وہ کم ہے۔ علماء دیوبند کا دنیا بھر میں اسلام پھیلانے میں بہت اہم کردار ہے، انہوں نے کہا کہ مجھے ایسے محسوس ہو رہا ہے کہ میں آج دوبارہ مسلمان ہو رہا ہوں''۔

رپورٹ: محب النبی، کوئٹہ

نظامِ خلافت کے بغیر امن نہیں ہوگا

تحفظِ اہلسنت کانفرنس کوئٹہ سے قائد اہلسنت مولانا محمد احمد لدھیانوی، قائد بلوچستان مولانا محمد رمضان مینگل اور دیگر قائدین کا خطاب

اہلسنت والجماعت بلوچستان کے زیرِ اہتمام ریلوے ہاکی گراؤنڈ میں صبح 10 بجے عظیم الشان تحفظ اہلسنت والجماعت کانفرنس ہوئی جس میں اہلسنت والجماعت بلوچستان کے ہزاروں کارکن، علماء، طلباء، دانشور، تاجر، مزدور، کسان اور محنت کش شریک ہوئے۔ کانفرنس کے پنڈال کو انتہائی خوبصورت بینرز اور پرچموں سے سجایا گیا تھا۔

کانفرنس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ ولولہ انگیز نظموں نے سامعین کو بہت محظوظ کیا۔ کانفرنس سے اہلسنت والجماعت کے مرکزی سرپرست اعلیٰ خلیفہ عبد القیوم، مرکزی سیکرٹری اطلاعات مولانا اورنگزیب فاروقی مرکزی سیکرٹری جنرل ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں، مرکزی نائب صدر مولانا مسعود الرحمٰن عثمانی اور اہلسنت والجماعت بلوچستان کے صوبائی صدر مولانا محمد رمضان مینگل کے علاوہ علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ کے بھائی مولانا ثناء اللہ حیدری، اور محمد جاوید، مولانا محمد معاویہ، ثناء اللہ فاروقی اہلسنت والجماعت ضلع کوئٹہ کے صدر قاری عبدالولی فاروقی، مولانا عبدالکبیر شاکر، مفتی شکر اللہ معاویہ، عبدالروف معاویہ، حافظ رحمت اللہ انقلابی، مولانا نصیر احمد ربانی، اہلسنت والجماعت نصیر آباد کے صدر مولانا عبدالحکیم اہلسنت والجماعت ضلع قلات کے صدر مولانا حافظ محمد ساجد نے بھی خطاب کیا۔

آخری خطاب کرتے ہوئے قائد اہلسنت مولانا محمد احمد لدھیانوی مدظلہٗ نے کہا:......"ہمارے قائدین مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ، علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ، مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ، علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ نے واضح طور پر کہا تھا کہ شیعہ گستاخ صحابہ اور گستاخ قرآن ہیں۔ یہ کسی صورت اسلام کے دائرے میں نہیں رہ سکتے۔ انہیں مرزائیوں کی طرح غیر مسلم اقلیت قرار دینا چاہیے۔ مگر افسوس کہ حکمران اور انتظامیہ اس جانب توجہ دینے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ میتیں لے کر احتجاج کرنے والے، ملک میں حالات خراب کرنے کی کوشش کررہے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ہزارہ قوم کو اگر مارا جارہا ہے تو یہ کوئی شیعہ مسلم لڑائی نہیں بلکہ ان کے اپنے قبائلی جھگڑے ہیں۔ جس میں یہ خون خرابہ ہوا۔

> ہزارہ قوم کو اگر مارا جارہا ہے تو یہ کوئی شیعہ مسلم لڑائی نہیں بلکہ ان کے اپنے قبائلی جھگڑے ہیں

ہماری جماعت اہلسنت والجماعت کے خلاف بے بنیاد پروپیگنڈہ کر کے ہمارے کارکنوں کو مشتعل کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ جبکہ اس بات کی میڈیا کے ذریعے عام وضاحت ہوچکی ہے۔ کہ شیعہ کی دہشت گرد تنظیم سپاہ محمد کے اہلکاروں کو نہ صرف ایران کی شیعہ حکومت کی طرف سے تربیت دی جاتی ہے بلکہ انہیں اسلحہ اور ڈالر بھی فراہم کیے جاتے ہیں تاکہ پاکستان میں اسلام دشمن قوتوں کو یہ جواز فراہم کیا جاسکے کہ یہاں فرقہ واریت کی بنیاد پر کشت و خون جاری ہے۔

قائد اہلسنت نے کہا کہ وزیر اعلیٰ بلوچستان ڈاکٹر عبدالمالک کے ساتھ ملاقات میں ہم نے انہیں واضح طور پر کہہ دیا ہے کہ ہم شدت پسند نہیں اور کسی کو یہاں بدامنی پھیلانے کی اجازت نہیں دیں گے۔ ہم امن کے داعی ہیں۔ اور ہمیشہ قیام امن کے لیے کوشاں رہے ہیں۔ ہم اس ملک میں رہتے ہیں اور اس کے تحفظ کو یقینی بنانا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ ایران کی جانب سے سیکورٹی فورسز کے اہلکاروں کی بازیابی کے لیے دی گئی دھمکیاں قابل مذمت ہیں۔ ہم کسی کو بھی اس ملک کی طرف میلی آنکھ سے دیکھنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ آج بھی ایران پاکستان میں مداخلت کر رہا ہے۔ ہم ایران پر بھی واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ وہ اپنی پالیسیاں تبدیل کرے۔ یہ ملک ہمارے بزرگوں نے بیش بہا قربانیوں کے بعد حاصل کیا ہے اور یہاں ہم کسی اور کو اپنے مقاصد میں کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔

انہوں نے کہا...... اہلسنت والجماعت کے قائدین اور کارکنوں کے اٹھنے والے جنازوں اور بہنے والے خون پر اب مزید خاموش نہیں رہیں گے۔ حکمرانوں نے ہمارے کارکنوں کی شہادتوں اور قاتلوں کی گرفتاری میں سنجیدگی کا مظاہرہ نہ کیا تو اہلسنت والجماعت کے کارکنان خود اہلسنت والجماعت کے تحفظ کے لیے نکل کھڑے ہونگے۔ جس کے بعد تمام تر ذمہ داری حکمرانوں پر عائد ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ اہلسنت والجماعت سنی عوام کے حقوق کے تحفظ کے لیے جدوجہد کررہی ہے۔ کوئٹہ شہر میں ہونے والے دھماکہ بھی ہمارے دشمنوں کی سازش کا تسلسل ہے۔ اس سے قبل لاہور میں بھی ہمارے جلسے کے دوران دھماکہ ہوا مگر بہتے خون اور تڑپتی لاشوں کے باوجود ہمارے قائدین نے ہمیں صبر و تحمل کی تلقین کی۔ ہم امن کے داعی ہیں۔ اور ملک میں قیام امن کے لیے اپنا مثبت کردار ادا کریں گے۔ حکمران ہوش کے ناخن لیں۔ اور دشمنان صحابہ کرامؓ اور ایران کی سازشوں کے تدارک کے لیے اپنا کردار ادا کریں۔"

کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے اہلسنت والجماعت بلوچستان کے صدر مولانا محمد رمضان مینگل اور دیگر علماء نے کہا "تحفظ اہلسنت کانفرنس کے انعقاد کا مقصد عوام اہلسنت کے خلاف ہونے والی سازشوں کو ناکام بنانا ہے۔ کیونکہ ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت عوام اہلسنت کے خلاف شیعہ کی ایماء پر سازشیں کی جارہی

> ہمارے قائدین نے واضح طور پر کہا تھا کہ شیعہ، گستاخِ صحابہ اور گستاخِ قرآن ہے یہ کسی صورت اسلام کے دائرے میں نہیں رہ سکتے انہیں مرزائیوں کی طرح غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے

ہیں۔ یہی گروہ اہلسنت کے حقوق پر شب خونی مارتا آیا ہے یہ لوگ اصحاب رسول کی توہین کر کے مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے ہیں۔ اہلسنت والجماعت ہمیشہ ناموس صحابہ کرامؓ کے تحفظ کی پرامن جدوجہد کی داعی رہی ہے۔ سپاہ صحابہ کے بانی مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ نے دشمنان اصحاب رسول کے مکروہ مقاصد کو ناکام بنانے کے لیے آواز بلند کی تھی۔ آج انہیں کا ثمر ہے کہ عوام اصحاب رسول کی عزت وناموس کے تحفظ کے لیے جانیں قربان کر رہے ہیں۔ اس راہ میں اسلام دشمنوں نے بہت بڑی بڑی رکاوٹیں پیدا کیں ہمارے سینکڑوں کارکن، علماء، اور ہزاروں کارکنوں کو بلا جواز گولیوں کا نشانہ بنایا گیا۔ انہیں قید وبند کی تکالیف دی گئیں ان پر جیلوں میں حملے ہوئے انہیں زخمی حالت میں ہسپتالوں کے اندر شہید کیا گیا۔ انہیں عدالتوں کے کٹہروں میں ذبح کر دیا گیا۔ یہ ان قربانیوں کی برکت ہے کہ آج کوئٹہ کے اس وسیع وعریض میدان میں لاکھوں لوگ مشن جھنگوی شہیدؒ کی تکمیل کی جدوجہد کے عزم کے لیے یہاں جمع ہوئے ہیں۔

دنیا بھر کے کسی بھی ملک میں اس ملک کی اکثریت کو ان کے حقوق سے محروم نہیں رکھا جا سکتا ہے۔ لیکن یہ عمل پاکستان کے اندر مسلسل جاری ہے کہ مسلمان اکثریت کے جذبات کو مجروح کرنے کے لیے اذان کے نام پر لاؤڈ سپیکر کے ذریعے تبرا کیا جاتا ہے یہ ہماری قوم کی بے حسی نہیں تو اور کیا ہے؟ ہم دشمنان صحابہ کرامؓ کی ملک پر قبضے کی سازش کو کسی صورت کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ ہم کوئٹہ انتظامیہ کی طرف سے ہمارے کارکنوں کے ساتھ ہونے والی زیادتیوں پر خاموش نہیں رہیں گے۔ اہلسنت والجماعت کی طرف سے اپنے حقوق کے حصول کے لیے کانفرنسوں کا اہتمام پورے ملک کے اندر کیا جارہا ہے۔ جس کا مقصد پاکستان میں ایرانی مداخلت کی راہ روکنا ہے۔

> **تحفظِ اہلسنت کانفرنس کے انعقاد کا مقصد عوام اہلسنت کے خلاف ہونے والی سازشوں کو ناکام بنانا ہے اسی طرح کی کانفرنسوں کا اہتمام پورے ملک کے اندر کیا جارہا ہے۔ جس کا مقصد پاکستان میں ایرانی مداخلت کی راہ روکنا ہے**

انتہائی افسوس کا مقام ہے کہ گذشتہ دنوں ایران کی طرف سے برآمد کی گئی فروٹ اور سبزی کی پیٹیوں میں قرآن پاک کے اوراق شامل کر کے قرآن پاک کی بے حرمتی کی گئی۔ اس سے قبل صحابہ کرامؓ اور ازواج مطہرات کی شان میں گستاخی پر مبنی لٹریچر شائع کیا گیا۔ اس طرح کے اقدامات واضح کرتے ہیں کہ پاکستان میں موجود غیر ملکی آلہ کار نہ صرف اسلام کے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں بلکہ اسلام کو غیر مستحکم کر کے اپنے عقائد کو تسلیم کرانا چاہتے ہیں۔

کانفرنس کے اختتام پر بارہ نکاتی قرارداد متفقہ طور پر منظور کی گئی

ان تمام تر سازشوں کے خلاف آواز بلند کرنے کی پاداش میں ہمیں ظلم، جبر اور گولیوں کا نشانہ بنایا جاتا ہے مگر ہم واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ دشمنان صحابہ کرامؓ کی گولیاں تو ختم ہو جائیں گی مگر صحابہ کرامؓ کے دیوانوں کے سینے ختم نہیں ہوں گے۔ ہم تمام تر مظالم کے باوجود صحابہ کرامؓ کی غلامی کو اپنے لئے باعث فخر سمجھتے ہیں اور اس راہ میں آنے والی موت کو اپنے لئے اللہ کی نعمت اور سعادت سمجھیں گے۔ اس موقع پر کانفرنس کی بارہ نکاتی قراردادیں متفقہ طور پر منظور کی گئیں۔

تحفظ اہلسنت کانفرنس کوئٹہ کی قراردادیں:

اہلسنت والجماعت بلوچستان کے زیر اہتمام لاکھوں افراد کے اجتماع میں تحفظ اہلسنت والجماعت کانفرنس میں درج ذیل قرارداد متفقہ طور پر منظور کی گئی:

> **دشمنانِ صحابہ کرام کی گولیاں تو ختم ہو جائیں گی مگر صحابہ کرامؓ کے دیوانوں کے سینے ختم نہیں ہوں گے ہم تمام تر مظالم کے باوجود صحابہ کرامؓ کی غلامی کو اپنے لیے باعث فخر سمجھتے ہیں**

(۱):...... ملک کو لاحق تمام خطرات سے نکالنے کا واحد حل نظام خلافت راشدہ کا نفاذ ہے۔ نظام خلافت راشدہ فی الفور نافذ کیا جائے۔

(۲):...... ناموس صحابہ کرامؓ واہل بیتؓ کو قانونی تحفظ فراہم کرنے کے لیے گستاخی کے مرتکب ملزم کے لیے سزائے موت کا قانون منظور کیا جائے۔

(۳):...... توہین صحابہ کرامؓ پر مبنی لٹریچر ضبط کر کے مصنفین کو قرار واقعی سزا دی جائے۔

(۴):...... ملک کی واضح اکثریت کی بناء پر پاکستان کو سنی اسٹیٹ قرار دیا جائے۔

(۵):...... عبادت کو عبادت گاہوں تک محدود کرتے ہوئے خنجر بردار ماتمی جلوسوں کے بازار میں نکلنے پر پابندی لگائی جائے۔

(۶):...... خلفاء راشدین کے ایام ہائے وفات کو سرکاری سطح پر منانے کا اعلان کیا جائے۔

(۷):...... اہلسنت والجماعت کے بے گناہ اسیران کو فوری رہا کرنے کا اعلان کیا جائے۔

(۸):...... بلوچستان میں احساس محرومی کے خاتمہ اور لاپتہ افراد کی بازیابی کے لیے اقدامات کئے جائیں۔

(۹):...... حکومت اور طالبان کے درمیان مذاکراتی عمل کو کامیاب بنانے کے لیے حکومتی کمیٹی کو مکمل طور پر بااختیار بنایا جائے۔

(۱۰):...... ملک کے اندر ایرانی مداخلت روکنے کے لیے ترجیحی بنیادوں پر انتظامات کئے جائیں۔

(۱۱):...... ایران میں پناہ گزین اہلسنت والجماعت راہنماؤں اور کارکنوں کے قتل میں ملوث افراد کو فوری طور پر ایران سے طلب کیا جائے۔

(۱۲):...... سپاہ صحابہ کبھی بھی دہشت گردی میں ملوث نہیں رہی، لہٰذا سپاہ صحابہ سے پابندی اٹھائی جائے۔

☆☆☆☆☆☆

سیاسی قوت بن کر پارلیمنٹ میں پہنچیں گے

تحفظ اہلسنت کانفرنس کراچی سے قائد اہلسنت والجماعت مولانا محمد احمد لدھیانوی اور مولانا اورنگزیب فاروقی و دیگر علما کا خطاب

رپورٹ: عبدالستار قاسمی کراچی 0333-3163975

اہلسنت والجماعت کراچی کے زیر اہتمام 16 مارچ بروز اتوار صبح 10 بجے مزار قائدؒ پر تحفظ اہلسنت کانفرنس کا اعلان کیا گیا جس کی منظوری انتظامیہ سے ہو چکی تھی۔ عین موقع پر کراچی انتظامیہ کی طرف سے اجازت نامہ منسوخ کر دیا گیا۔ جس کے بعد کانفرنس شانڈئی چورنگی (کورومنڈ) پر منعقد کی گئی۔

کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے اہلسنت والجماعت کے سربراہ علامہ محمد احمد لدھیانوی نے کہا کہ مسلمان علماء و کارکنان کے قتل میں ایران کے تربیت یافتہ شیعہ دہشت گرد ملوث ہیں، اگر امریکہ یا ایران نے ملک پر حملے کی غلطی کی تو اہلسنت والجماعت کے کارکنان ان کے راستے کی دیوار ثابت ہوں گے۔

اہلسنت والجماعت کو سازش کے تحت الیکشن سے باہر کیا گیا، ہم پارلیمنٹ میں پہنچ کر ملک اور دین دشمن عناصر کے خلاف قانون سازی کرائیں گے، ملکی سالمیت جان سے زیادہ عزیز ہے، بیرونی ممالک کو ملک میں قتل و غارت گری کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ کوئٹہ میں ہماری کانفرنس کے قریب دھماکہ کر کے پیغام دیا گیا تاہم دشمنوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ ہمارا راستہ روکنے کی ہر سازش ناکام ہو گی۔ اس موقع پر اہلسنت والجماعت کے جنرل سیکرٹری خادم حسین ڈھلوں، قائد کراچی علامہ اورنگزیب فاروقی، مولانا معاویہ اعظم، مولانا ثناء اللہ حیدری، تحریک غلبہ اسلام کراچی عبداللہ شاہ مظہر، اہلسنت والجماعت پنجاب کے رہنما راؤ جاوید اقبال، مولانا عبداللہ سندھی، مولانا عبدالجبار حیدری، جمعیت علماء اسلام کے مولانا حماد مدنی، اہلسنت والجماعت کے مولانا اللہ وسایا صدیقی، قاری عطاء الرحمٰن، مولانا عطاء اللہ میر پور خاص، مولانا سید سکندر شاہ، ٹنڈو الہ یار، مولانا تاج محمد حنفی، ڈاکٹر فیاض احمد، مولانا عبدالخالق چاچڑ و دیگر علماء نے بھی خطاب کیا۔

علامہ محمد احمد لدھیانوی نے مزید کہا کہ اصحاب رسول ﷺ کے دشمنوں کو احساس ہو چکا ہے کہ اہلسنت

ملک میں پائیدار امن کے لیے اربابِ اقتدار ایرانی مداخلت کو روکیں، سنی تاجروں کے ٹیکسوں سے حاصل ہونے والی آمدنی خنجر بردار جلوسوں کی سیکورٹی پر خرچ کی جا رہی ہے جو ہمیں کسی صورت بھی قبول نہیں ہے

والجماعت ملکی سیاست میں ایک بڑی جماعت کے طور پر سامنے آ گئی ہے، 11 مئی کے انتخابات نے ثابت کر دیا ہے کہ اہلسنت کے حامیوں کی ملک میں کوئی کمی نہیں ہے، صحابہ کرامؓ سے محبت ہمارے ایمان کا حصہ ہے اور ہم نے یہ راستہ مشن کے طور پر منتخب کیا ہے۔ دشمن کی کوئی سازش ہمارے راستے کی رکاوٹ نہیں بن سکتی۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں جاری دہشت گردی اور سنی علماء و کارکنان کے قتل کے پیچھے ایران کا ہاتھ ہے۔ ایران نے پاکستان میں فوجیں اتارنے کی دھمکی دے کر اپنے اداروں سے خود پردہ اٹھایا ہے، ہمیں ملک کا دفاع جان سے زیادہ عزیز ہے۔ حکومت پاکستان، ساجد نقوی اور امین شہیدی وضاحت کریں کہ اگر ایران نے پاکستان میں فوجیں اتاریں تو کس کا ساتھ دیں گے۔

انہوں نے کہا کہ حالیہ انتخابات میں کراچی اور کوئٹہ میں ہمارے امیدواروں کو سوچی سمجھی سازش کے تحت ہرایا گیا، انتخابات کے نتائج ثابت کرتے ہیں کہ ملک میں اہلسنت عوام بیدار ہو چکے ہیں، کراچی انتظامیہ نے مزار قائد پر کانفرنس کا اجازت نامہ منسوخ کر کے جانب داری کا مظاہرہ کیا، حکومت کی دوغلی پالیسی کسی صورت منظور نہیں ہے۔ کارکنان کے اس سمندر کو مزار قائد کی طرف جانے کا حکم دے دیا تو کوئی بھی روک نہیں پائے گا۔

علامہ اورنگزیب فاروقی نے کہا کہ حکومت نے ہمارے لیے کراچی کے کچھ علاقے نو گو ایریا بنا دیے ہیں، کراچی کسی کے باپ کی جاگیر نہیں ہے، حکومت نے باغ جناح میں کانفرنس کی اجازت منسوخ کر دی اور اس طرح ایک مرتبہ پھر اہلسنت والجماعت کا حق غصب کیا گیا، اہلسنت سے تعلق رکھنے والے اہل حدیث، دیوبندی، اور بریلوی ہمارے ساتھ ہیں اور ہم ہر سنی فرد کے ساتھ کھڑے ہوں گے، کسی کو اہلسنت کے حقوق پر ڈاکا ڈالنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ گورنر سندھ، وزیر اعلیٰ سندھ، ڈی جی رینجرز اور آئی جی پولیس کو چیلنج کرتا ہوں کہ وہ ہم پر عدالت میں دہشت گردی ثابت کریں۔ میں اپنی جان چوراہے پر دینے کو تیار ہوں اور انتظامیہ کو اپنا خون معاف کر دوں گا۔ انہوں نے کہا کہ وردی میں ملبوس دہشت گرد ہمارے کارکنان کو ماورائے عدالت قتل کر رہے ہیں، وردی والے دہشت گردوں کو کون گرفتار کرے گا۔ کیا ان کا یہ اقدام خلاف آئین نہیں ہے؟ دہشت گردی کو دہشت گردی سے نہیں روکا جا سکتا بلکہ اس کے لیے انصاف ہونا ضروری ہے، حکومت بتائے کہ ہمارے کارکن فرمان شاہ کو کس کے حکم پر گولی ماری گئی اور گولی مارنے والا کون ہے؟

انتظامیہ کی صفوں میں دہشت گرد شامل ہو چکے ہیں جو اہلسنت والجماعت کو نشانہ بنا رہے ہیں، ہم فوج، پولیس اور رینجرز کے اداروں کے خلاف نہیں ہیں بلکہ ان اداروں میں جو کالی بھیڑیں ہیں ان کے خلاف ہیں۔ محکموں میں موجود کالی بھیڑیں اداروں اور اہلسنت کو لڑانے کی سازش کر رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پولیس اور صحافیوں کے

ہمیں ملکی سالمیت جان سے زیادہ عزیز ہے، بیرونی ممالک کو پاکستان میں قتل و غارت گری کی اجازت نہیں دی جا سکتی

روپ میں دہشت گرد آتے ہیں جو کارکنان کی تصاویر بنا کر چلے جاتے ہیں۔

ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں نے کہا کہ پاکستان کے حکمران اور انتظامیہ دہشت گردوں کے سامنے بے بس ہو چکے ہیں، دشمن دلائل کا جواب دلائل سے نہیں بلکہ تشدد سے دیتا ہے، ہم ملک میں ناموس اصحاب رسول واہل بیت کو قانونی تحفظ دلانا چاہتے ہیں لیکن ہمیں دہشت گرد کہا گیا، مٹھی بھر دہشت گرد سنیوں کے قتل کے لیے میدان میں اتر چکے ہیں، ملک میں پائیدار امن کے لیے ارباب اقتدار ایرانی مداخلت روکیں۔ خنجر برداری ماتمی جلوسوں پر پابندی عائد کریں، سنی تاجروں کے ٹیکسوں سے حاصل ہونے والی آمدنی خنجر بردار جلوسوں کی سیکورٹی پر خرچ کی جارہی ہے جو ہمیں کسی صورت بھی قبول نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری قربانیاں ایک دن ضرور رنگ لائیں گی اور ملک کی پارلیمنٹ ہمارے مبنی برحق موقف کے حق میں ضرور فیصلہ دے گی۔

مولانا اعظم معاویہ نے کہا سنی علماء کی شہادتوں کے پیچھے اسرائیل کے ایجنٹ اور یہود و ہنود کے چیلے ہیں، ایران کے ٹکڑوں پر پلنے والے شیعہ دہشت گرد مساجد و مدارس کو نشانہ بنا رہے ہیں، جب کہ شام، عراق، لبنان میں بھی سنی مسلمانوں کو نشانہ بنایا جارہا ہے۔ انہوں نے کہا شام سے 11 ملین لوگ بے گھر ہو چکے ہیں،

مولانا ثناء اللہ حیدری نے کہا کہ ہمارا دشمن متحد ہے اور ہم تمام سنی الگ الگ ہیں۔ دشمن نے پورے ملک کو یرغمال بنا رکھا ہے۔

عبداللہ شاہ مظہر نے کہا کہ ہم ایمان پر جان دے بھی سکتے ہیں اور ایمان پر جان لے بھی سکتے ہیں۔ جس طرح ہمیں امریکی جارحیت منظور نہیں اسی طرح ایرانی جارحیت بھی منظور نہیں ہے۔ ہم ہر صورت میں ایرانی جارحیت کا مقابلہ کریں گے۔

راؤ جاوید اقبال نے کہا کہ ہمارے موقف کو اکابر کی سرپرستی حاصل ہے۔ صحابہ کرامؓ کے مشن کو پایہ تکمیل تک پہنچا کر دم لیں گے۔ ہمارا جینا مرنا پاکستان میں ہے، لاشیں اٹھا کر بھی ملکی مفاد میں صبر تحمل کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ اہلسنت والجماعت کارکنان کی ٹارگٹ کلنگ اور ماورائے عدالت قتل کے واقعات کے باوجود کارکنوں کے

محکموں میں موجود کالی بھیڑیں اداروں اور اہلسنت کو آپس میں لڑانے کی سازش کر رہی ہیں ملکی ادارے ہوش کے ناخن لیں

ہاتھ باندھ کر جارہا ہوں، لیکن ملکی ادارے ہوش کے ناخن لیں، ایسا نہ ہوا کہ ظلم اس حد تک بڑھ جائے کہ اہلسنت والجماعت عوام اور کارکنان کنٹرول سے باہر ہو جائیں۔ واضح اکثریت کے باوجود بدقسمتی سے ملک پاکستان میں اہل سنت کے بنیادی حقوق غصب کیے جارہے ہیں اور اب بات حقوق سلبی سے بڑھ کر اہل سنت کی نسل کشی تک پہنچ گئی ہے۔

کراچی میں جاری ٹارگٹڈ آپریشن کو بھی بعض کالی بھیڑیں اہلسنت والجماعت کی طرف موڑنا چاہتی ہیں، تاہم اہل سنت بیدار ہو چکے ہیں، اپنے حقوق کی مزید پامالی ہونے نہیں دیں گے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ایران پاکستان میں کھلی مداخلت کر رہا ہے، توہین آمیز اور دل آزار لٹریچر کی تقسیم کے بعد اب پاکستان میں قتل و قتال بھی کرایا جارہا ہے۔ کراچی میں مولانا یوسف لدھیانویؒ، مفتی نظام الدین شامزئیؒ، مفتی سعید احمد جلال پوریؒ، مولانا اسلم شیخوپوریؒ، علامہ عبدالغفور ندیمؒ سمیت ہزاروں اہل سنت علما و کارکنان شہید ہو چکے ہیں۔ ایک اعلیٰ افسر کے مطابق ان سب وارداتوں میں ایران ملوث ہے۔ جس کی وجہ سے ہمارے پاس سڑکوں پر آکر احتجاج کرنے کے سوا کوئی راستہ نہیں ہے۔ عدم تشدد کی ہماری پالیسی کمزوری نہیں، حب الوطنی ہے۔ ہم بھی کسی ملک کے پٹھو ہوتے تو ہمارے خلاف مظالم نہیں ہوتے، لیکن ہمیں فخر ہے کہ ہماری پشت پر کوئی ملک نہیں ہے اور ہم پاکستان کے وفادار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں مزار قائد پر جلسہ کرنے سے منع کیا گیا۔ لیکن ہم نے ملکی اور شہر کے مفاد میں یہ فیصلہ قبول کیا۔ ایران نے پاکستان میں کارروائی کی دھمکی دی، اس تناظر میں ملک میں موجود شیعہ تنظیموں کو اپنی حیثیت واضح کرنا چاہیے کہ وہ کس کا ساتھ دیں گے۔ ہمیں گفتگو اور نعروں میں بھی صبر وتحمل کا درس دیا جاتا ہے جب کہ ماؤں کی گودیں اجاڑنے والوں کو صبر وتحمل کا نہیں کہا جارہا۔ مولانا رب نواز حنفی نے بھی خطاب کیا۔

اہلسنت والجماعت کراچی کے جنرل سیکرٹری ڈاکٹر فیاض کی جانب سے قراردادیں پیش کی گئیں، جو شرکاء نے ہاتھ کھڑا کر کے اور نعرے بازی سے منظور کیں۔

قراردادوں کے ذریعے مطالبہ کیا گیا کہ ٹارگٹ آپریشن کے نام پر بے گناہ اہلسنت والجماعت کارکنوں کی بلاجواز گرفتاریوں کا سلسلہ بند کیا جائے۔

ملک میں توہین صحابہ پر مبنی دل آزار لٹریچر پر پابندی عائد کی جائے۔

تحفظ ناموس صحابہ بل منظور کیا جائے۔ توہین صحابہ پر سزائے موت مقرر کی جائے۔

دینی مدارس قومی دھارے میں شامل ہیں۔ ان پر قدغن نہ لگائی جائے۔

ملک میں ایرانی اور امریکی مداخلت بند کی جائے۔

طالبان سے مذاکرات ہی واحد حل ہے۔ آپریشن کی تمام تجاویز مسترد کی جائیں۔

ماورائے عدالت قتل آئین کی سراسر خلاف ورزی ہے، ہمارے بے گناہ کارکنوں کے ماورائے آئین قتل کے ذمہ داروں کو سزا دی جائے۔

پاکستان کو سنی اسٹیٹ قرار دیا جائے۔

خلفائے راشدین کے یوم وفات وشہادت پر عام تعطیل کا اعلان کیا جائے۔

اہلسنت والجماعت کے قاتلوں کو فوری گرفتار کیا جائے اور اہل سنت علما اور راہنماؤں کو سیکورٹی فراہم کی جائے۔

اہلسنت والجماعت کے بے گناہ کارکنوں کے گھروں پر چھاپے بند اور اہلسنت والجماعت کے بے گناہ گرفتار کیے جانے والے کارکنوں کو فوری رہا کیا جائے۔

باقی صفحہ نمبر 28

سنی علماء و کارکنان کی شہادتوں کے پیچھے اسرائیل کے ایجنٹ اور یہود و ہنود کے چیلے ہیں، عدم تشدد کی ہماری پالیسی، کمزوری نہیں، حب الوطنی ہے

CamScanner

سیدالبشر بعدالانبیاء، پہل والا، پیکرِ صدق ووفا، یارِ غار ومزار، خلیفہ بلافصل، امیرالمومنین

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

حافظ اکرام الحق چوہدری
ikramch4@yahoo.com 03007671813

سیدہ عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ: ایک چاندنی رات میں جبکہ رسول ﷺ کا سر مبارک میری گود میں تھا، میں نے آسمان دنیا پر لاکھوں ستاروں کی طرف دیکھتے ہوئے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ کیا کسی شخص کی نیکیاں اتنی بھی ہیں جتنے آسمان پر ستارے ہیں؟ آپ ؐ نے فرمایا، ہاں! عمرؓ کی نیکیاں اتنی ہی ہیں۔ سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ پھر میں نے حیرت سے کہا آقا! میرے بابا کی نیکیوں کا کیا حال ہے؟ حضور اکرمؐ نے فرمایا: حمیرا! عمر(ؓ) کی ساری زندگی کی نیکیاں ابوبکر(ؓ) کی ایک نیکی کے برابر ہیں۔ (یعنی وہ تین راتیں جو اس نے میرے ساتھ غار میں گذاری تھیں۔)

عثمان ابو قحافہ بن عامر کا تعلق قریش کی مشہور ومعزز شاخ بنی تمیم سے تھا۔ عثمان شجاعت، سخاوت، مروت، بہادری، اور ہمسائیوں کی حمایت وحفاظت کے اوصاف سے متصف تھے۔ ان کا قریش کے سیاسی نظام میں بڑا عمل دخل تھا۔ ان کے ذمے خون بہا اور دیتوں کے مقدمات سننا، ان کا فیصلہ سنانا اور خون بہا اور دیت کے متعلق اموال جمع کرنا تھا۔ وہ جو بھی فیصلہ صادر کرتے قریش پر واجب العمل ہوتا تھا۔ ان کی بیوی سلمٰی بنت صخر ی ام الخیر کے ہاں بچے زندہ نہیں بچتے تھے۔ عام الفیل کے تین سال بعد اس کی گود پھر ہری ہونے والی تھی۔ گھر میں عورتوں کا ہجوم تھا اور ابوقحافہ باہر بیٹھے منتظر تھے کہ کیا خبر آتی ہے۔ اسی اثناء میں ایک عورت نے بیٹے کی خوشخبری دی۔ ان کا چہرہ فرط انبساط سے دمک اٹھا۔ اندر گئے بیوی کے پہلو میں نہایت خوبصورت بچے کو لیٹے دیکھ کر بے ساختہ منہ سے نکلا: ”یہ میرا بیٹا عبداللہ ہے“۔

عثمان ابوقحافہ کے ہاں کسی چیز کی کمی نہ تھی۔ دولت، عزت، منصب اور عالی نسبی سب موجود تھا۔ اس لئے بیٹے عبداللہ کی پرورش بڑے ناز ونعم سے ہونے لگی۔ وہ اپنا بچپن مکہ کی گلیوں اور کوچوں میں کھیل کود کر گزار نے لگا۔ کوئی نہیں جانتا تھا کہ آج سے اڑتیس سال بعد یہی بچہ ختم المرسلین، رحمۃ اللعالمین ﷺ پر ایمان لانے اور ان کی معیت ورفاقت کی بدولت صدیق اکبر بننے والا ہے۔

آپ کا نام عبداللہ اور لقب صدیق وعتیق اور کنیت ابوبکر ہے۔

یہاں ،،ابوبکر،، میں ابو کا معنی باپ نہیں ہے اس لئے کہ ”بکر“ نام کا تو جناب صدیقؓ کا کوئی بیٹا ہی نہ تھا۔ اور ہر جگہ ابو کا معنی باپ نہیں ہوتا۔ جس طرح ابوتراب کا معنی ہے مٹی والا..... مٹی کا باپ نہیں۔ ابوھریرہ کا معنی ہے بلی والا..... بلی کا باپ نہیں۔ اور ابوحسنات کا معنی ہے نیکیوں والا..... نیکیوں کا باپ نہیں۔ عربی میں۔ب۔ک۔ر۔کے مادہ والے لفظ کا معنی ہے... پہل، ابتداء، اسی لئے کھجور پر نیا نیا پھل آئے تو اسے بکرۃ کہتے ہیں۔ صبح کے پہلے وقت کو بکرۃ کہتے ہیں۔ اور کنواری عورت کو بکر کہتے ہیں اور جو ہر نیک کام میں پہل کرے اسے ،،ابوبکر،، کہتے ہیں۔

جناب صدیق اکبرؓ نے ہر نیک کام میں پہل کی۔ اسلام قبول کرنے میں پہل، حضور ﷺ کے بعد دعوت اسلام دینے میں پہل، رسول ﷺ کا دفاع کرنے میں پہل، غلاموں کو آزاد کرانے میں پہل، یتیموں کی نصرت میں پہل، امیر حج بنائے جانے میں پہل، رسول اللہؐ کی زندگی میں آپ ﷺ کے مصلے پر نمازیں پڑھانے

سیدنا ابوبکر صدیقؓ کا سلسلہ نسب ننھیال اور ددھیال دونوں طرف سے چھٹی پشت پر جا کر اللہ کے رسولؐ سے مل جاتا ہے نیز آپکی چار پشتوں کو صحابیت رسولؐ کا شرف بھی حاصل ہے

میں پہل، رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ بنائے جانے اور اسلام کی ڈولتی کشتی کو سہارا دینے میں پہل، منکرین ختم نبوت اور منکرین زکوۃ کے خلاف جہاد کرنے میں پہل، قرآن کے متفرق اوراق جمع کرنے میں پہل، جو آپؓ کے اختیار میں تھا اس میں حضرت نے پہل ہی پہل کی، اور جو اختیار میں نہ تھا وہ اللہ نے عطا کر دیا یعنی رسولؐ کے پاس روضہ اقدس میں آرام فرمانے میں پہل، حضرتؓ نے اتنی پہل کی، اتنی پہل کی کہ دنیا نے آپؓ کا نام ہی پہل والا مان لیا۔ ”ابوبکر“۔

سیدنا ابوبکرؓ کا لقب صدیق تھا۔ اور اس لقب کے عطا ہونے کا سبب یہ تھا کہ صحیح بخاری کی روایت کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے ایک موقع پر لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا تھا:...... ”اللہ نے مجھے تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا لیکن تم نے مجھے جھٹلا دیا، البتہ ابوبکر نے میری تصدیق کی اور پھر اپنی جان اور اپنے مال کے ساتھ میری غم خواری کی۔ ابن سعد کی روایت کے مطابق واقعہء معراج کے موقع پر بھی آپ کو صدیق کا لقب ملا، چنانچہ عہد صحابہؓ ہی میں آپ کا نام صدیق مشہور ہو گیا تھا۔

آپؓ کے والد کا نام: عثمانؓ بن عامر اور کنیت ابوقحافہ تھی۔ آپ کا تعلق قریش کے ایک اعلیٰ خاندان سے تھا، قریش کے دس معزز ترین گھرانوں میں سے ایک بنوتیم بن مرہ سے آپ کا حسب ونسب ہے۔ آپؓ کی والدہ محترمہ کا نام: سلمٰیؓ بنت صخر ی اور کنیت ام الخیر تھی، یہ آپؓ کے والد کی چچا زاد بہن تھیں۔ آپکا سلسلہ نسب ننھیال اور ددھیال دونوں طرف سے چھٹی پشت پر جا کر اللہ کے رسول ﷺ سے مل جاتا ہے۔

آپؓ کا ایک عظیم اعزاز یہ بھی ہے کہ آپؓ کے والد محترم اور والدہ محترمہ دونوں رسول اللہ ﷺ کے صحابہؓ میں شامل ہیں۔ آپؓ کی نمایاں خصوصیت یہ بھی ہے کی آپؓ کی چار پشتوں کو صحابیتؓ رسول ﷺ کا شرف حاصل ہے۔ ان چار پشتوں کی تفصیل دیکھتے ہیں۔

آپؓ کے والد محترم ابوقحافہؓ ہجرت کے بعد اسلام قبول کر کے صحابیت رسول ﷺ کا شرف حاصل کرتے ہیں۔ (روایات میں آتا ہے کہ جب آپؓ کے والد نے اسلام قبول کیا تو جناب صدیق اکبرؓ کی آنکھوں سے

آنسو جاری ہو گئے۔ لوگوں نے وجہ پوچھی کہ یہ تو خوشی کا موقعہ ہے اور آپؓ کی آنکھوں میں آنسو۔ تو آپؓ نے فرمایا میرے والد نے اسلام قبول کیا تو میری آنکھیں ٹھنڈی ہو گئیں ہیں۔ مگر آپ ﷺ کے والد محترم تو آپ ﷺ کی پیدائش سے قبل ہی وفات پا گئے تھے مگر آپ ﷺ کے والد کی جگہ اگر جناب ابو طالب ایمان لے آتے تو آپ ﷺ کی آنکھیں بھی ٹھنڈی ہو جاتیں۔ (دیکھئے! صدیقؓ کی اللہ کے رسول ﷺ سے محبت)

(۲) سیدنا صدیق اکبرؓ بذات خود اسلام قبول کرنے اور شرف صحابیت سے سرفراز ہونے والے مردوں میں سب سے پہلے فیصر ہیں۔

(۳)...... آپؓ کے صاحب زادے عبدالرحمٰنؓ اور محمدؒ بھی صحابی ہیں۔

(۴)...... اور عبدالرحمٰنؓ کے بیٹے محمد بن عبدالرحمٰنؓ بن ابوبکرؓ بن ابوقحافہؓ۔ گویا یہ چاروں دادا، باپ، بیٹا اور پوتا سب صحابی رسولؐ ہیں۔

(۱) آپؓ کی والدہ محترمہ ام الخیرؓ تو قدیم الاسلام ہیں۔ انھوں نے دار ارقم میں اسلام قبول کیا تھا۔

(۲) آپؓ کی بیوی زینب ام رومانؓ بھی ہجرت سے قبل اسلام قبول کر چکی تھیں۔

(۳) آپؓ کی صاحب زادی اسماءؓ اور عائشہؓ بھی شرف صحابیت سے مشرف تھیں۔

(۴) اور حضرت اسماءؓ کے صاحب زادے زبیر بن عوامؓ بھی صحابیٔ رسول ﷺ ہیں۔ گویا یہ چاروں نانی، والدہ، بیٹی اور نواسہ سب شرف صحابیت سے مشرف تھے۔ اسلامی تاریخ میں غالباً یہ منفرد شرف و عزت خاندان صدیق اکبرؓ کے سوا کسی اور کے حصہ میں نہ آئی۔

جناب صدیقؓ نبی کریم ﷺ کے اعلان نبوت سے قبل ہی آپ ﷺ کے قریبی دوست تھے۔ ان کی شخصیت میں اخلاق محمدی ﷺ کا پرتو نظر آتا ہے، چنانچہ

بارے میں بیان کیے۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب قوم کے مظالم سے تنگ آ کر آپؓ نے مکہ سے نکل کر حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ آپؓ راستے ہی میں تھے کہ قبیلہ قارہ کے سردار ابن دغنہ سے ملے۔ پوچھا......

ہر جگہ "ابو" کا معنی باپ نہیں ہوتا جس طرح ابوتراب کا معنی ہے مٹی والا، مٹی کا باپ نہیں، جو ہر نیک کام میں پہل کرے اسے "ابوبکر" کہتے ہیں

ابوبکر! کہاں کا ارادہ ہے؟ کہا: تمہاری قوم کے لوگ مکہ میں رہنے نہیں دیتے۔ ابن دغنہ نے کہا: ابوبکر! بھلا تمہارے جیسے محسن اور نفیس انسان کو بھی کوئی قوم اپنے سے نکال سکتی ہے؟ آؤ میرے ساتھ واپس چلو۔ اور ابن دغنہ نے قریش کے سامنے سیدنا ابوبکرؓ کے جو اوصاف بیان کیے، وہ مکارم اخلاق کی بہت اعلیٰ مثال ہیں۔ اس نے کہا:...... یہ شخص تو بے کسوں کی مدد کرنے والا ہے۔ صلہ رحمی کرتا ہے۔ مقروضوں کا بار اٹھاتا ہے۔ مہمان نوازی کرتا ہے۔ مصائب، مشکلات، مصیبتوں اور پریشانیوں میں حق کی حمایت کرتا ہے۔ بھلا ایسے شخص کو بھی کسی بستی سے نکالا جاتا ہے؟ آج سے تم میری پناہ میں ہو۔

شراب نوشی اسلام میں حرام ہے لیکن عرب میں جاہلیت کے دور میں بھی بعض ایسے سلیم الفطرت لوگ موجود تھے جنھوں نے شراب نوشی کو اپنے اوپر حرام قرار دے رکھا تھا۔ سیدنا ابوبکرؓ بھی انھی لوگوں میں سے تھے جنھوں نے شراب زمانہ جاہلیت ہی میں اپنے اوپر حرام کر لی تھی۔

اللہ کے رسول ﷺ سے ان کا دوستانہ تعلق نبوت سے قبل ہی پیدا ہو گیا تھا۔ عادات و اطوار کی مماثلت نے باہمی تعلقات اس قدر بڑھا دیے تھے کہ آپ ﷺ ہفتے بھر میں کئی مرتبہ ان کے مکان پر تشریف لے جاتے تھے قریش کے لوگوں کی طرح سیدنا ابوبکرؓ بھی تجارت کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے اس میں برکت دے رکھی تھی۔ آپ مکہ کے مشہور ذی اثر اور بڑے تاجروں میں سے ایک تھے۔ کپڑے کا کاروبار کرتے تھے۔ آپؓ کی امانت و دیانت اور حسن

میں جو بات سب کو معلوم ہے وہ یہ ہے کہ جب ان کو اللہ کے رسول ﷺ نے اسلام کی دعوت دی تو انھوں نے بلا میل و حجت اسلام قبول کر لیا۔

چونکہ صدیق اکبرؓ مکہ کی با اثر اور ممتاز شخصیت تھے۔ اس لئے اسلام کو ان کی ذات سے اخلاقی اور مادی دونوں اعتبار سے مدد ملی۔ ان کی تبلیغ کے نتیجے میں حضرت عثمان بن عفان، زبیر بن عوام، طلحہ بن عبیداللہ، عبدالرحمٰن بن عوف، سعد بن ابی وقاص، ابوعبیدہ بن جراح، عثمان بن مظعون، ابوسلمہ بن عبدالاسد، اور خالد بن سعید بن عاص رضی اللہ عنہم جیسی بلند پایہ شخصیات نے اسلام قبول کیا۔ اگر آپ اوپر کی فہرست کو دیکھیں تو عشرہ مبشرہ میں سے چھ شخصیات ایسی ہیں جو محض آپؓ کی دعوت سے متاثر ہو کر حلقہ بگوش اسلام ہوئیں۔ ان سب نے اسلام کی ترقی اور ترویج میں جو کردار ادا کیا وہ بلاشبہ تاریخ کا نہایت تابناک باب ہے۔

جب آپؓ مشرف بہ اسلام ہوئے تو آپؓ کے پاس چالیس ہزار درہم تھے اور بوقت ہجرت صرف پانچ ہزار درہم تھے۔ پینتیس ہزار درہم آپؓ نے رسول اللہ ﷺ کے ارشاد عالیہ کے مطابق خرچ کر دیئے۔ آپؓ نے سات ایسے مسلمان غلاموں کو آزاد کرایا جن کے آقا ان کے مسلمان ہونے کی بناء پر ان کو سزائیں دیتے تھے۔ ان میں سیدنا بلالؓ، عامر بن فہیرہؓ، زنیرہؓ، نہدیہؓ، ان کی بیٹی، بنو مومل کی ایک لونڈی اور ام عبیسؓ شامل ہیں۔ الغرض آپؓ نے اپنی دولت کو اسلام کی خدمت کے لئے وقف کر دیا۔

جامع الترمذی میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:......

""میں نے ہر ایک کا احسان اتار دیا سوائے ابوبکر کے احسان کے۔ ان کا احسان اتنا عظیم ہے کہ اس کا عوض قیامت کے دن اللہ ہی ان کو عطاء فرمائے گا۔ مجھے کسی کے مال سے اتنا نفع نہیں پہنچا جتنا ابوبکر کے مال سے پہنچا۔""

سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے حضور اکرم ﷺ کے جو اخلاق بیان کیے جن خوبیوں کا ذکر کیا وہی اخلاق و اوصاف "ابن دغنہ" نے قریش مکہ کے سامنے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں بیان کیے تھے

سیدہ خدیجۃ الکبریٰؓ نے اللہ کے رسول ﷺ کے جو اخلاق بیان کیے اور جن خوبیوں کا ذکر کیا وہی اخلاق و اوصاف ابن دغنہ نے قریش مکہ کے سامنے سیدنا ابوبکر صدیقؓ کے

معاملہ کی دور دور تک شہرت تھی۔ جب اللہ کے رسولؐ نے اعلان نبوت فرمایا تو ان کے پاس چالیس ہزار درہم تھے۔

سیدنا ابوبکر صدیقؓ کے اسلام لانے کے بارے

آپؓ سفر و حضر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ سے آپؓ کو والہانہ عشق و محبت تھی۔ تن، من، دھن سب اللہ تعالیٰ اور اس رسول ﷺ کے

لئے وقف کر دیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ کی بعثت سے لے کر آپ ﷺ کے وصال تک تیئس سالوں میں بمشکل چند ماہ ایسے ہوں گے جب رسول اللہ ﷺ کی اجازت و

مجھے اس سے نقصان پہنچ جائے تو مجھے یہ نقصان بصد شوق گوارا ہوگا مگر آپ ﷺ کو کوئی تکلیف پہنچے تو یہ نا قابل تلافی نقصان ہوگا جو مجھے ہرگز گوارا نہیں، چنانچہ صدیق اکبرؓ

فرشتوں نے ایک دوسرے سے کہا کہ دیکھو! صدیقؓ رسول اللہ کے ساتھ سائبان کے نیچے موجود ہیں۔ جنگ احد میں جب پانسہ پلٹ گیا تو آپؓ

چونکہ سیّدنا ابوبکر صدیقؓ مکہ کے بااثر اور ممتاز شخصیت تھے اس لیے اسلام کو ان کی ذات سے اخلاقی اور مادی دونوں اعتبار سے مدد ملی

حکم سے بارگاہ سے غیر حاضر رہے ہوں۔

آپؓ نے گھر کے صحن میں مسجد بنالی جس میں نمازیں پڑھتے اور بڑی عقیدت سے تلاوت قرآن کرتے۔ کفار نے اعتراض کیا کہ ہمارے لوگ متاثر ہوتے ہیں اور ابن دغنہ سے شکایت کی جس نے آپؓ کو پناہ دی تھی۔ اس نے ایسا کرنے سے منع کیا تو آپؓ ارشاد فرمایا: ”مجھے تیری پناہ نہیں چاہئے۔“

بعثت نبوی کے دسویں سال رمضان المبارک کے مہینے میں حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کا انتقال ہوا تو آپ ﷺ نے شوال ۱۱ نبوی میں اپنی بیٹی عائشہؓ کا عقد رسول اللہؐ سے کر دیا۔ اس طرح حضرت ابوبکر صدیقؓ کا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رشتہ اور بھی گہرا اور مضبوط ہو گیا۔

صدیق اکبرؓ کا بہت بڑا اعزاز یہ ہے کہ آپؓ رسول اللہؐ کے سفر ہجرت میں رفیق تھے۔ یہ سفر بے حد پر خطر اور دشوار تھا۔ اسی سفر سے صدیق اکبرؓ کے فضائل و مناقب کا سب سے زیادہ درخشاں باب شروع ہوتا ہے۔ ہجرت کے سفر کا پروگرام ایک دینی اور ملی راز تھا جسے مخفی رکھنا بہت ضروری تھا تاکہ کفار و مشرکین اس پروگرام سے بے خبر رہیں۔ صدیق اکبرؓ خود اور ان کا پورا گھرانہ اس پروگرام سے آگاہ تھا، مگر ان کی محبت رسول ایثار، وفاداری اور رازداری کی داد دیجیے کہ دنیا کا کوئی بڑے سے بڑا خوف یا لالچ ان سے یہ راز افشا نہیں کرا سکا۔

سفر ہجرت میں راہ حق کے یہ دونوں مسافر جب پہاڑ کے دامن میں پہنچتے ہیں تو پھر صدیق اکبرؓ کی قسمت کے کیا کہنے کہ، صدیق اکبرؓ رسول اللہ ﷺ کو اس خوف سے اپنے کندھوں پر اٹھا لیتے ہیں کہ کہیں آپ ﷺ کے خوبصورت اور نازک پاؤں اس چڑھائی کے دوران زخمی نہ ہو جائیں۔ اور آپ ﷺ کو اپنے کندھوں پر اٹھا کر پہاڑ کی چوٹی پر ایک غار کے پاس جا پہنچے جو تاریخ میں غار ثور کے نام سے معروف ہے۔

یہاں پہنچ کر وفور محبت سے بے قرار ہو کر پہلے خود غار میں داخل ہوتے ہیں کہ کہیں وہاں کوئی تکلیف دینے والی چیز یا موذی جانور موجود نہ ہو۔ اگر ایسی کوئی مضر چیز ہو تو اندر داخل ہوئے۔ غار کو رحمت عالم ﷺ کے لئے صاف کیا اور دیکھا کہ ایک طرف چند سوراخ ہیں۔ انھوں نے اپنی چادر پھاڑ کر اس کے ٹکڑوں سے سوراخ بند کیے مگر دو سوراخ باقی بچ گئے۔ ان پر انھوں نے اپنے دونوں پاؤں رکھ کر انہیں بند کر دیا اور آواز دی کہ اب تشریف لے آئیے۔ کلیرنس ملنے کے بعد آپ ﷺ اندر تشریف لے گئے اور صدیق اکبرؓ کی آغوش میں سر رکھ کر سو گئے۔ ادھر ابوبکرؓ کے پاؤں پر کسی جانور نے ڈس لیا مگر وہ اس احتیاط کی وجہ سے نہ ہلے کہ اللہ کے رسول ﷺ کی نیند میں خلل نہ پڑ جائے۔ لیکن جب شدت تکلیف سے صدیق اکبرؓ کی آنکھ سے آنسو نکل کر رسول کریم ﷺ کے چہرۂ انور پر گرے تو آپ ﷺ کی آنکھ کھل گئی۔ دریافت فرمایا:...... ابوبکر! تمہیں کیا ہوا؟ عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، مجھے کسی موذی جانور نے ڈس لیا ہے۔ آپؐ نے صدیق اکبرؓ کی ایڑی پر اپنا لعاب دہن لگایا تو ان کی تکلیف جاتی رہی۔

آپؓ نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تین دن غار ثور میں قیام فرمایا اور پھر بطرف مدینہ منورہ روانہ ہوئے۔ اور اسی سفر میں اللہ تعالیٰ کی طرف آپؓ کو بذریعہ قرآن ثانی اثنین کا خطاب عطاء ہوا۔ مدینہ منورہ میں آپؓ کا رشتہ مواخات حضرت عمرؓ سے قائم کر دیا گیا اور جب آنحضرتؐ نے مکانات کے لئے لوگوں کو زمین عطاء فرمائی تو حضرت ثانی اثنین کے لئے مکان کی جگہ مسجد نبوی کے پاس رکھی۔ ایک اور موقعہ پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ: مسجد نبوی میں کھلنے والے سب دروازے بند کر دیے جائیں، سوائے صدیق اکبرؓ کے دروازے کے۔

آپؓ نے تمام غزوات میں شرکت کی۔ غزوہ بدر میں اپنے محبوب ﷺ کی حفاظت کے فرائض انجام دیئے اور بروایت ابن عساکر:...... حضور انور ﷺ کے ساتھ ثابت قدم رہے۔ ۷ ہجری میں آپؓ کو مختلف سرایا اور مہمات دے کر بھیجا گیا۔ چنانچہ آپؓ ان سب میں کامیاب و کامران لوٹے۔ ۹ ہجری غزوہ تبوک کے موقعہ پر رسول اللہ ﷺ صحابہؓ سے مالی اعانت کا کہا تو: سیدنا ابوبکرؓ کے پاس جو کچھ تھا سب لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ابوبکر! اہل وعیال کے لئے کیا چھوڑ آئے ہو؟ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے عرض کیا کہ ان کے لئے اللہ اور اس کے رسول ﷺ چھوڑ آیا ہوں۔

؎ پروانے کو چراغ ہے بلبل کو پھول بس
صدیقؓ کے لئے ہے خدا کا رسول بس

اور اسی سال میں آپؓ کو پہلا امیر حج مقرر کیا گیا۔

تمام فضیلتوں کی بنیاد علم پر ہے اور اہل علم کا اس امر پر اتفاق ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ پوری امت میں سب سے زیادہ شرعی مسائل کو جاننے والے اور تمام صحابہؓ میں سب سے بڑھ کر ذہین و فطین تھے۔ آپؓ مدنی زندگی میں نبی کریم ﷺ کی موجودگی میں فتوے دیتے تھے اور نبی کریم ﷺ ان کے فتووں کی توثیق فرماتے تھے۔ یہ اعزاز ان کے سوا اور کسی کو حاصل نہیں۔ (صحیح بخاری)

سیدنا ابوبکرؓ کاتبین وحی میں بھی شامل ہیں۔ آپؓ کی یہ منفرد شان بھی ہے کہ انھیں جنت کے آٹھوں دروازوں سے داخل ہونے کی دعوت دی جائے گی۔

ایک منفرد اعزاز سیدنا ابوبکرؓ کو یہ بھی حاصل ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی زندگی ہی میں اپنے مصلے پر مسلمانوں کی امامت کے لئے کھڑا کر دیا۔ اور آپؓ نے رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ ہی میں سترہ نمازوں میں امامت کرائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ بھی یہی چاہتا ہے اور مؤمنین بھی یہی چاہتے ہیں کہ ابوبکر ہی امام بنیں۔

زمانہ جاہلیت میں بھی بعض ایسے سلیم الفطرت لوگ موجود تھے جنہوں نے شراب نوشی کو اپنے اوپر حرام قرار دے رکھا تھا سیّدنا ابوبکرؓ انہی لوگوں میں سے ایک تھے

خاتم الانبیاء ﷺ جب اپنے رفیق اعلیٰ کے پاس تشریف لے گئے تو۔ سیدنا ابوبکرؓ کی زندگی کا ایک تابناک اور آخری دور شروع ہوتا ہے جس میں انھوں نے امت مسلمہ

کو متعدد خطرناک بحرانوں کے گرداب سے نکالا اور دین اسلام کی ڈگمگاتی کشتی کو اپنی بے مثال ذہانت، شجاعت، علمی وسعت و گہرائی، اللہ پر گہرے توکل اور رسول اللہ ﷺ سے سچی محبت کے سہارے کنارے پر لگایا۔ رسول اللہ ﷺ کے ارشادات کی روشنی میں جب صحابہ کرامؓ نے متفقہ طور پر خلافت کا بار گراں سیدنا ابوبکرؓ کے کندھوں پر ڈال دیا۔ تو خلافت سنبھالنے کے بعد اس عظیم شخصیت نے ایک اور لازوال اور شاندار مثال قائم کی۔ جب صدیق اکبرؓ اپنا بہت سا مال اللہ کی راہ میں صدقہ کر چکے تو خلافت کی ذمہ داری ان کے کندھوں پر آن پڑی۔ آپؓ دنیا سے انتہائی بے رغبتی رکھنے والے شخص تھے۔ خلیفہ بنتے ہی بازار کی طرف چل دیے تاکہ کچھ خرید و فروخت کر کے اپنا اور بال بچوں کا پیٹ پال سکیں۔ راستے میں سیدنا عمر بن خطاب اور سیدنا علی بن ابی طالبؓ نے انھیں روک کر پوچھا:...... کدھر؟ اے خلیفہ رسول! کہا: بچوں کے لئے روزی کمانے جا رہا ہوں۔ تب انھیں بڑی تشویش لاحق ہوئی کہ جس شخص پر پوری امت کے مسائل کا بوجھ ہے اسے فکر معاش سے آزاد کرنا تو ہم سب کی ذمہ داری بنتی ہے۔ چنانچہ انھوں نے اس معاملے کو حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ اور دیگر مہاجرین کے سامنے پیش کیا اور اس امر پر اتفاق ہوا کہ انھیں بیت المال سے روزانہ دو درہم ادا کیے جائیں گے۔ چنانچہ اس معاملے کے بعد سیدنا ابوبکرؓ نے اپنا باقی ماندہ مال بیت المال ہی میں جمع کرا دیا۔ جب موت کا وقت آیا تو انہوں نے سیدہ عائشہؓ سے کہا: میری وفات کے بعد گھر میں جو کچھ موجود ہے وہ بیت المال میں جمع کرا دیا جائے۔ سیدہ عائشہؓ نے دیکھا کہ ایک چادر جو پانچ درہم سے بھی کم قیمت تھی، ایک حبشیہ لونڈی جوان کے بچے

آپ رضی اللہ عنہ نے ایسے سات مسلمان غلاموں کو آزاد کرایا جن کے آقا ان کے مسلمان ہونے کی بناء پر ان کو سزائیں دیتے تھے

کو دودھ پلاتی تھی، ایک کالا غلام اور ایک پانی لادنے والا اونٹ گھر میں موجود تھا۔ یہی ان کی کل کائنات تھی۔ ام المومنینؓ نے یہ سارا سامان نئے خلیفہ عمر بن خطابؓ کی خدمت میں بھجوا دیا۔ حضرت عمرؓ نے اس سامان کی قیمت بیت المال کو بذات خود ادا کر دی اور سامان اہل خانہ کو واپس بھجوا دیا۔ اور ساتھ ہی کہا: ابوبکر! اللہ تم پر رحم کرے، تم نے اپنے بعد آنے والے حکمرانوں کو سخت امتحان میں ڈال دیا۔

آپؓ کے خلافت سنبھالتے ہی چاروں طرف سے فتنوں اور شورشوں نے یلغار کر دی لیکن آپؓ نے ان سب

عشرہ مبشرہ میں سے چھ شخصیات ایسی ہیں جو محض آپؓ کی دعوت سے متاثر ہو کر حلقہ بگوش اسلام ہو گئیں

کا اس طرح مقابلہ و سد باب کیا کہ پھر انھیں فتنہ و فساد کی آگ روشن کرنے کا حوصلہ نہ ہوا۔ آپؓ نے سب سے پہلا حکم جو دیا یہ تھا کہ حضرت اسامہ بن زیدؓ کا لشکر کوچ کرے گا۔ اس اعلان نے سب کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا۔ بعض صحابہؓ نے اس کے خلاف رائے دی، تو سیدنا ابوبکرؓ نے فرمایا کہ: ابوبکر اس لشکر کو روک دے جس کو رسول اللہ ﷺ نے روانگی کا حکم دیا ہو۔ یہ کوئی سوچ بھی کیسے سکتا ہے؟ لشکر روانہ ہوا تو اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ باغی اور مرتد قبائل اور رومی، مسلمانوں کی قوت سے مرعوب ہو گئے۔ آپؓ کی خلافت کا پہلا سال زیادہ تر جھوٹے مدعیان نبوت، منکرین زکوٰۃ اور مرتد قبائل کی سرکوبی میں گزر گیا۔ پھر آپؓ نے صحابہ کرامؓ کے مشورے سے عراق اور شام پر فوج کشی کا حکم دیا۔

ابھی فتوحات کا سلسلہ جاری تھا کہ آپؓ کے وصال کا وقت قریب آ گیا۔ پندرہ روز تک بخار میں مبتلا رہنے کے بعد بالآخر وہ عظیم شخصیت دو سال، تین ماہ، گیارہ دن حکومت کرنے کے بعد تریسٹھ برس کی عمر پا کر، سن تیرہ ہجری ۲۲ جمادی الآخر، سوموار کا دن، اور سورج غروب ہونے کے بعد خلیفہ اول، عاشق رسول، صدیق اکبر سیدنا ابوبکرؓ اس دار فانی سے رخصت ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے وفات کے بعد بھی انھیں یہ اعزاز بخشا کہ وہ جس طرح زندگی میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ تھے وفات کے بعد بھی روضۂ رسول میں انہی کے ساتھ ہیں۔ اللہ ان پر اپنی بے شمار رحمتیں برسائے اور ہمارا حشر بھی ان کے ساتھ کرے۔ (آمین)

☆☆☆☆☆

خوشخبری
اصحاب رسول ﷺ کی عزت و ناموس کے تحفظ کا علمبردار
نظام خلافت راشدہ
اب انٹرنیٹ پر بھی
نظام خلافت راشدہ ہر ماہ FACEBOOK
پر باقاعدگی سے اپ لوڈ کیا جاتا ہے
نیا شمارہ پڑھنے یا DOWNLOAD
کرنے کے لئے VIST کریں
Nizam-e-Khelafaterashida
اپنی تجاویز اور آراء کے لئے ای میل کریں۔
khelafaterashida@yahoo.com

امیر عزیمت حضرت مولانا
حق نواز جھنگوی شہیدؒ
کے سوانح و افکار و مشن سے مکمل آگاہی کے لئے
نظام خلافت راشدہ
خصوصی شمارہ نمبر 1
جلد 2 کا مطالعہ فرمائیں
سٹاک میں دستیاب ہے
ہدیہ 40 روپے
منجانب
فاروق پبلی کیشنز قاسم بازار
بخاری چوک سمندری
0306-7810468 صبح 8 سے شام 5 بجے

تحریر ارشاد

منصب صحابیت رضؓ اور دفاع صحابہ رضؓ

شاہین اہلسنت خادم حسین ڈھلوں کا سعودی عرب میں ایمان پرور خطاب

مدینہ ہو اور پھر حضور اکرم ﷺ کے جانثار صحابہؓ کا ذکر ہو تو پھر اُس محفل کے کیا ہی کہنے...... الحمدللہ اس ماہ اللہ نے ایک بار پھر قائد راہ حق محمد ابراہیم قاسمی کے ہمراہ عمرے کی سعادت نصیب کی تو مسجد نبویؐ میں شاہین اہلسنت ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں سے ملاقات ہوئی وہاں کے مقامی ساتھیوں نے نماز عشاء کے بعد ایک پروگرام کا انعقاد کیا تھا اُنکی دعوت پر وہاں چلے گئے ماشاء اللہ شارٹ نوٹس پر ساتھیوں کا اخلاص تھا دُور دُور سے ساتھی پروگرام میں شریک ہوئے تلاوت کے بعد پروگرام کا آغاز ہوا گلگت سے تعلق رکھنے والے مولانا آصف عثمانی کے بعد محمد ابراہیم قاسمی اور اسکے بعد ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں کی تقریر ہوئی۔ لیکن ڈاکٹر صاحب نے جو الفاظ کے گلدستے لفظوں کی شکل میں جو پھول وہاں صحابہ کرامؓ کو پیش کئے اور مشن جھنگوی کی وہاں جو ترجمانی کی تو آج میں مجبور ہوا کہ اس کو نقل کر کے قارئین تک پہنچا دوں، میرا اور میرے ساتھ قارئین کا بھی ایمان تازہ ہو جائے۔

ڈاکٹر صاحب نے پھولوں کے گلدستے، لفظوں کی شکل میں صحابہ کرامؓ کو پیش کیے اور مشنِ جھنگوی کی دیارِ غیر میں ترجمانی فرمائی

امابعد۔۔ انتہائی واجب الاحترام بزرگو اور نوجوان دوستوں! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اُس ذات نے ہمیں اس دورِ پُرفتن میں دفاع صحابہؓ کے لئے قبول کیا ہے جنہیں قبول کیا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں اور جو ابھی باضابطہ شامل نہیں ہوئے وہ فکر کریں یہ وہ جماعت ہے......

جماعت صحابہؓ...... ہم لوگ روزانہ اپنے معاشرے میں دیکھتے ہیں کہ کسی عنوان پر فریقین کے مابین تنازعہ اختلاف ہوتا ہے بات چلتے چلتے پولیس سٹیشن تک پہنچ جاتی ہے جرگے تک پہنچی، پنچائیت تک پہنچی...... تو مدعی کے ذمے ہیں کہ وہ اپنے دعوے پر شہادت لائے کہ اسکے اس دعوے کو دیکھا کس نے اور مدعا علیہ پر اپنا کیس ثابت کرنے کیلئے اس موقع کے چشم دید گواہ کون ہیں؟

دنیا میں یہ اصول موجود ہے اور دنیا کی ہر عدالت میں یہ اُصول موجود ہے خواہ وہ اسلام کی عدالت ہو یا عدالت کفر ہو، دنیا کے تمام ممالک میں یہ ضابطہ مانا گیا ہے منوایا گیا ہے اور مسلمہ حقیقت ہے کہ فیصلہ شہادت کے بنیاد پر ہوگا۔ مدعا علیہ کا وکیل اپنے کلائنٹ کو یہ مشورہ دیتا ہے کہ تم کیس جیتنا چاہتے ہو پھر ایسا کرو کہ جو گواہ ہے وقوعہ کے، یعنی چشم دید جو گواہ ہے عینی شاہد ہے اُن گواہوں کو یا تو خرید لو یا گن پوائنٹ پہ جھکا لو اور یا اُنکی صداقت پر جرح کر لو یا موقع کی موجودگی پر اعتراض کر لو...... اور اگر یہ تم کر گزرو تو وکیل کہتا ہے کہ میں تمھیں یہ کیس جیتنے کی گارنٹی دیتا ہوں۔ لیکن اگر تم ایسا نہ کر سکے تو پھر کوئی ضمانت نہیں ہے...... اگر کیس کے گواہ...... گواہی دیتے ہیں مدعی کے حق میں تو کیس، استغاثہ، دعویٰ، مقدمہ سچا ثابت ہو گیا ملزم کو سزا ہو گئی اور اگر کیس کے گواہ کی غیر موجودگی ثابت ہو گئی غیر مصدقہ ہو گئے اُن پہ اعتراض آ گیا اُن پہ جرح ہو گئی تو نتیجہ کیا نکلے گا......؟

تو کیس کی عمارت دھڑ سے گر گئی...... اب یہ ثابت ہو گیا کہ مدعی اور مدعا علیہ کے مابین جو حیثیت ہے وہ گواہ کو حاصل ہے گواہ کو حاصل ہے...... گواہ ہے تو مقدمہ ہے اور گواہ نہیں تو مقدمہ نہیں ہے یہ اصول ہے قیامت کے دن بھی اللہ رب العزت اس عنوان پر فیصلہ کرینگے۔ ایک مجرم اللہ تبارک وتعالیٰ کے دربار میں لایا جائے گا اور اُس پر

> **منصب صحابیت اتنا اونچا ہے کہ اگر ایک زینہ اور اوپر چلا جائے تو نبی بن جاتا ہے صحابیت نبوت سے صرف ایک زینہ نیچے ہے**

شہادت لائی جائیگی جس کو قرآن نے اس انداز سے بیان کیا ہے کہ......

الیوم نختم علی افواھھم تا بما کانو یکسبون .

اُس مجرم کی زبان بند، اسکے ہاتھ بولیں گے اور اُسکے پاؤں اُس پر گواہ کے طور پر پیش ہونگے پھر اسکے بعد مجرم کی قسمت کا فیصلہ ہوگا دنیا میں بھی یہی اُصول ہے اور آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ نے اسی اصول کے بنیاد پر فیصلہ کرینگے جب یہ طے ہو گیا کہ کیس کھڑا ہے شہادت پر تو میرے بھائی نے جو تلاوت فرمائی......

محمدالرسول الله والذین معه

انکا مفہوم بھی یہی ہے کہ محمد اللہ کے رسول ہیں یہ دعویٰ ہے اور پیغمبر کے صحابہ اُس دعویٰ نبوت کے عینی گواہ ہیں اب دشمن کی جو ساری لڑائی ہے وہ جو اصحاب رسول ﷺ کو ٹارگٹ کر رہا ہے اُن کو سب وشتم کا نشانہ بنا رہا ہے اُنکی توہین و تنقیص کر رہا ہے۔ اُسکی بنیادی وجہ، اُسکی لڑائی گواہ سے نہیں ہے یعنی صحابہؓ سے نہیں ہے اُسکی لڑائی دراصل مدعی اور کیس کے ساتھ ہے اور کیس کو غیر مستحکم کرنا چاہتا ہے وہ دراصل کیس کو کمزور کرنا چاہتا ہے وہ یہ جانتا ہے کہ اگر میں گواہوں کو زیر بحث لاتا ہوں تو یہ دعویٰ نبوتؐ جو ہے پیغمبر ﷺ کے نبوت کا کیس تبھی ختم ہو سکے گا اب اُس نے ساری کوشش محنت اس کیس کو ختم کرنے پر لگائی اور طریقہ کیا اختیار کیا......؟ چونکہ کیس کے گواہ یہ پیغمبر ﷺ کے صحابہؓ ہیں، میں نہیں کہہ رہا بلکہ قرآن مقدس کے ساتھ ساتھ آپ احادیث مبارکہ کا ذخیرہ چیک کر لو۔ اُردو لٹریچر میں آپکو لکھا ہوا نظر آئیگا کہ روایت کرتے ہیں جناب ابو ہریرہؓ کہ نبیؐ نے یوں فرمایا...... روایت کرتی ہے جناب عائشہ صدیقہؓ کہ آقا نے یوں کیا۔ عربی لٹریچر میں......

عن ابی ھریرہؓ قال قال رسول اللہ ﷺ ...

عربی لٹریچر میں روایت صحابی، اُردو لٹریچر میں روایت صحابیؓ۔

اب یہ ساری صورتحال دیکھنے کے بعد اُس نے تبھی جرح صحابہ کرامؓ پر کیا ہے۔ اب دو طبقے پیدا ہو گئے ہیں ایک طبقہ کیس کو باقی رکھنا چاہتا ہے اور ایک طبقہ کیس کو کمزور کرنا چاہتا ہے وہ گواہوں پہ بحث کر کے کیس کمزور کر رہا ہے اور ایک طبقہ گواہوں کو تحفظ دیکر کیس مضبوط کر رہا ہے دو طبقے پیدا ہو گئے اور آمنے سامنے آ گئے اور ان صحابہؓ پر جرح اور

اللہ تعالیٰ نے جو صحابی اپنے نبیؐ کے لیے چنے انکے سر اس لائق تھے کہ ان پر تاج صحابیت سجایا جائے جس طرح انتخاب نبوت عطائے خداوندی ہے اسی طرح منصب صحابیتؓ بھی عطائے خداوندی ہے

اعتراض کی گنجائش بھی ممکن نہیں ہے علمائے کرام سے پوچھیے۔ اسماء الرجال ایک اُصول ایک کسوٹی، ایک معیار اور ایک فن کا نام ہے، پوچھا جاتا ہے کہ یہ راوی کون ہے......؟

ہاں جناب آپ یہ جو روایت بیان کر رہے ہیں کہاں سے لی ہے تو راوی کہتا ہے کہ میں نے فلاں سے لی ہے وہ راوی زیر بحث آتا ہے اُس نے کہاں سے لی ہے وہ زیر بحث آتا ہے۔

کہاں سے لی ہے تیرا نام کیا ہے والد کون؟ کہاں سے پڑھے ہو اساتذہ کون ہیں اور پوری ریسرچ ہوتی ہے چلتے چلتے سارے راوی زیر بحث آگئے لیکن جب آخر میں بات صحابیؓ پر پہنچی تو اسماء الرجال کے قدم بھی رک گئے صحابیؓ سے نہیں پوچھ سکتا کہ تو نے روایت کہاں سے لی بس اتنا کافی ہے کہ یہ صحابی رسول ﷺ ہے۔ یہ منصب صحابیتؓ ہے۔

میں چھوٹوں کی بات نہیں کرتا میں امام بخاریؒ سے شروع کر لیتا ہوں۔ اُنکے ساتھ احادیث کا ذخیرہ بخاری شریف ہوگا وہ سینے کے ساتھ ہوگی رب اللعالمین پوچھے گا کیا ہے تیرے پاس؟ وہ فرمائیں گے میرے پاس تیرے پیغمبرؐ کے فرمان ہیں رب اللعالمین فرمائیں گے کہ اس ترازو پر رکھو ادھر تیری محنت ادھر تیرے اعمال ہونگے ادھر تیرا کردار ہوگا ادھر بخاری شریف ہوگا اور وزن کرنے کے بعد پھر تیری قسمت کا فیصلہ کرینگے...... مسلم والے جائینگے مشکوٰۃ والے جائینگے۔ سب لوگ کوئی ولایت لے کر جائے گا کوئی رات کے سجدے لیکر جائے گا نمازیں، عمرے، حج، جہاد فی سبیل اللہ، روزے لیکر جائینگے رب فرمائے گا گناہ بھی رکھو ادھر اور اپنے نیک اعمال بھی رکھو تولنے کے بعد فیصلہ کرینگے...... جماعت اور بھی آرہی ہے اُس سے پوچھیں گے تم کون ہو؟ تمھارے پاس کیا ہے؟ وہ جواب میں کہیں گے ہمارے پاس صحبت پیغمبرؐ ہے ہمارے پاس تو نسبت رسولؐ ہے ہمارے پاس تو یاران مصطفیٰ ہے...... بس اسکے بعد قیامت کے دن...... روز محشر ہر ایک بندہ انگشت بدنداں ہوگا۔ انبیاء کے بعد بھی ایک جماعت ہے جماعت صحابہؓ کہ جس کا حساب نہیں ہوگا تو نسبت پیغمبرؐ کی وجہ سے نہیں ہوگا صحبت رسولؐ کی وجہ سے باقی ہر ایک ترازو میں تلے گا لیکن نہیں تلے گا تو صحابی رسول ﷺ نہیں تلے گا ہاں تلے گا نسبت رسول ﷺ کے ترازو میں...... یہ وہ مقدس منزہ جماعت ہے ایک بندہ کہتا ہے رب اللعالمین میں تجھ سے محبت کرنا چاہتا ہوں اُسکی شرائط کیا ہیں...... رب کہتا ہے

ان كنتم تحبون الله فاتبعوني

میرے محبوب کو پہلے فالو کرو اُسکی پیروی کرو اگر مجھ سے محبت ہے تو میرے محبوب کے دروازے پر جاؤ۔ اب یہ بندہ اللہ سے شرائط لیتا ہوا نبیؐ کے دروازے پر پہنچا یہی عرض کرتا ہے کہ آقا میں اللہ سے محبت کرنا چاہتا ہوں تو اللہ نے آپکے دروازے پر بھیج دیا ارشاد ہوتا ہے اللہ کی محبت چاہتے ہو تو فرمایا کہ......

فمن احبهم فبحبه احبهم ومن ابغضهم فببغضه ابغضهم

فرمایا کہ اگر اللہ سے محبت کرنا ہے تو میرے دروازے پر آؤ اور اگر مجھ سے محبت کرنا ہے تو صحابہؓ کے دروازے پر جاؤ صحابہؓ راضی تو میں راضی۔ میں زیادہ نہیں جانتا کیونکہ میں تو طالب علم ہوں صحابہؓ راضی ہونگے تو نبی ﷺ راضی ہوگا کہہ دیا کہ نبیؐ کے دروازے پر جاؤ اور انہوں نے کہا کہ صحابہؓ کے دروازے پر جاؤ وہ راضی تو میں راضی تو اسکا مطلب کہ رب راضی تب ہوتا ہے جب صحابہؓ راضی ہوں......

اور یہ وہ منصب ہے جو انتخاب اللہ کا ہے میرے دوستو! صحابہؓ نبیؐ نے نہیں چنے ورنہ اگر نبیؐ کی خواہش ہوتی نا اور نبیؐ کے ہاتھ میں ہوتا صحابیؓ کا انتخاب تو اُس دور کے تمام لوگ صحابیؓ بن جاتے۔ مانگا نبی ﷺ نے سب کے لئے...... دل دھڑک رہا ہے نبیؐ اپنے چچا کو کہتا ہے چچا میرے کان ہی میں کہہ دے لیکن اللہ کے نظر میں یہ سر لائق ہی نہیں تھا کہ اس کے سر پر تاج صحابیتؓ سجایا جاتا......

اللہ نے پوری دنیا میں سے جو ایک لاکھ چوبیس ہزار کم و بیش صحابیؓ نبیؐ کے لئے چنے انکے سر اس لائق تھے کہ جن کے سر پر تاج صحابیتؓ سجایا جائے اور یہ سب رب نے چُنا۔ جس طرح انتخاب نبوت عطائے خداوندی ہے اسی طرح منصب صحابیتؓ بھی عطائے خداوندی ہے۔ ہم اور آپ سارا دن نمازوں میں کھڑے ہو کر یہ کہتے ہیں کہ......

اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم والضالين.

کہ یا اللہ مجھے صراط مستقیم پر چلا اور راستہ ان لوگوں کا جن پر تو نے انعام کیا ہے اور گمراہ اور مغضوب لوگوں کا راستہ نہیں چاہیے مجھے۔ اب قرآن نے اسکی بھی وضاحت کر دی

انعم الله عليهم من النبين والصديقين والشهداء والصالحين.

راستہ وہی ہے جس پر نبیؐ چلتا ہے جس پر صدیق چلتا ہے وہی صراط مستقیم ہے۔ منصب صحابیت جو اتنا اونچا ہے بس اگر ایک سیڑھی اوپر چلا جائے تو نبیؐ بن جاتا ہے۔ صحابیؓ نبوت سے صرف ایک زینہ نیچے ہے۔ نبوتؐ سے ایک سیڑھی نیچے ہے۔ باقی تمام سیڑھیاں صحابیؓ کراس کر جاتا ہے۔ صدیق اکبرؓ کے بارے میں مولانا نور حسن بخاری نے اپنے کتاب نبی اور صدیقؓ میں لکھا ہے کہ صدیقؓ میں سب خصائل موجود ہیں بس صرف ایک خاصیت نہیں کہ صدیقؓ نبیؐ نہیں۔ حضور فرماتے ہیں کہ میری روح نے اور صدیق اکبرؓ کی روح نے دوڑ لگائی عالم ارواح میں میری روح چند قدم آگے اور صدیقؓ اُسکے پیچھے۔ حضور فرماتے ہیں کہ اللہ نے جو میرے سینے میں نازل کیا وہ میں نے سب ابوبکرؓ کے سینے میں منتقل کر دیا اب جس بلندی پر یہ صحابہؓ کھڑے ہیں اوپر ایک زینہ باقی ہے اور وہ زینہ اور سیڑھی ہے نبوتؐ کی۔ اب اس بلندی پر یہ گئے کیسے؟ وجہ علم بنا؟ وجہ عمل بنا، بھائی نہیں بس ایک ہی وجہ بنی کہ انہوں نے ایمان کی عینک سے حضور اکرم ﷺ کو دیکھا اور آخر تک اس پہ زندہ رہے اور اس پہ موت آئی یہ منصب صحابیت ہے۔

اب اُس زینے پر چڑھنے کا سبب نہ علم بنا اگر علم بنتا تو ابن تیمیہ صحابی بن جاتا تو احمد بن حنبل، امام شافعی، امام مالک، امام ابوحنیفہ صحابی بن جاتے...... عمل کی وجہ سے

صدیقؓ میں سب خصائل موجود ہیں۔ بس صرف ایک خاصیت نہیں کہ صدیقؓ نبیؐ نہیں

ہوتے تو جناب حسن بصریؒ، شیخ عبدالقادر جیلانیؒ صحابی ہوتے اب جب علم عمل وجہ نہیں بنا بلندی پر جانے کا تو...... صفین اور جنگ جمل کو بنیاد بنا کر صحابہؓ کو اُس زینے سے کوئی اُتار سکتا ہے؟ جب عمل کوئی وجہ نہیں بنا وہاں لے جانے کیلئے تو نیچے اتارنے کیلئے کوئی عمل وجہ نہیں بن سکتی۔ یہاں مجھے ایک بات یاد آئی ۔۔۔ کہتے ہیں چادر تطہیر آقا کے پاس چادر تھی۔ آقا ﷺ نے اپنے اوپر بھی ڈال دی اور ایک بیٹی پر داماد پر دو نواسوں پر چادر ڈال دی۔ چادر مقدس چادر مطہر، چادر پاکیزہ، تقدس مآب چادر، عظمتوں والی چادر آئی انکار نہیں ہے۔ لیکن ایک اور چادر بھی ہے وہ چادر حضور ﷺ نے حضرت امیر معاویہؓ کو دی، کُرتا مبارک بھی دیدیا، کندھے والی چادر بھی عطا کر دی اور جب 60 ہجری میں سیدنا امیر معاویہؓ کا وفات ہوا تو یہ تینوں چیزیں محفوظ رکھی ہوئی تھیں اور اسکے ساتھ آقاؐ کے ناخن مبارک، زُلفیں مبارک بھی رکھی ہوئی تھیں۔ اور فرمایا دیا تھا کہ میرے منہ پر، میرے آنکھوں پر آقا کے ناخن اور زُلفیں رکھ دینا کرتا پہنا دینا چادر اوپر ڈال دینا تو میں نے کہا کہ وہ چادر جو نبیؐ کے جسد اطہرؐ سے لگنے سے چادروں کو عزت دے سکتی ہے تو آج تک امیر معاویہؓ پر پڑے رہنے والی یہ چادر انہیں عزت کیوں نہیں دے سکتی......؟ اچھا وہ چادر جو اُنکو عطا ہوئی وہ انہوں نے کتنی دیر اوڑھے رکھی گھنٹہ دو گھنٹہ آٹھ گھنٹے ایک دن، دو دن، ہفتہ، مہینہ، دو مہینے سال تاریخ لا...... وہ سیدنا امیر معاویہؓ پر چادر 60 ہجری سے آج تک تنی ہوئی ہے یہ ہے امیر معاویہؓ...... امیر معاویہؓ صحابی رسولؐ ہیں۔ یہ بہت بڑا اعزاز ہے اور انکا احترام تو ہر ایک چیز نے کیا جب نبوت نے عرفات کے میدان میں جماعت صحابہؓ سے کہا...... "بلغو عنی ولو آیۃ" اس پیغام کو جو کچھ مجھ پہ نازل ہوا تھا اب تمھاری ذمہ داری ہے کہ دنیا کے کونے کونے تک پہنچا دو اب پیغام لے کر چل رہے ہیں وہ...... ایک جماعت نکلی تو راستے میں دریائے دجلہ آتا ہے دجلے نے جب راستہ روکا جناب سیدنا سعد بن ابی وقاصؓ نے دریائے دجلہ سے مخاطب ہو کر فرمایا...... دجلہ...... ہم نے پیغام شریعت کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچانا ہے اور ہمارا راستہ مت روکو...... اور راستے سے ہٹ جاؤ...... اور ہاں دجلہ ہم نے انتظار بھی نہیں کرنا اگر تم کہتے ہو کہ کشتی آئے گی اور ہم تیری کشتیوں کا انتظار کریں گے تو یہ بھی نہیں

صحابہ کرامؓ اپنے علم اور عمل کی وجہ سے اتنے بلند مقام پر نہیں پہنچے بلکہ انہوں نے ایمان کی عینک سے حضور اکرمؐ کو دیکھا اور پھر موت تک اس پہ زندہ رہے

کرنا ساڈے کول ٹائم ہی کوئی نہی...... تیری چھاتی پہ گھوڑا چڑھا دونگا ...... اور پھر ہوا بھی اسی طرح' جناب سیدنا سعد بن ابی وقاصؓ نے دریا کی چھاتی پر گھوڑا چڑھا دیا اور جتنے صحابہؓ پیچھے کھڑے تھے وہ بھی اس صحابیؓ کے پیچھے چڑھ دوڑے...... جا رہے ہیں میں نے جب دجلہ سے پوچھا کہ اوپر اوپر گھوڑے اور نیچے پانی اوپر صرف گھوڑے کے پاؤں (سم) دجلہ کہتا ہے کہ میں نے تو صحابہؓ کے گھوڑوں کے پاؤں کو بوسے دیے بس...... اور اس غرض سے والعدیت ضبحا...... گھوڑوں کی قسمیں رب نے کھائی۔

اس لئے مجھے عقیدت ہے میں اگر انہیں ڈبوتا ہوں، اگر بے ادبی کرتا ہوں تو تاریخ کا مؤرخ مجھے گستاخ لکھے گا صحابہؓ کا گستاخ لکھے گا میں یہ نہیں بننا چاہتا۔

یہ صحابہؓ ہیں یہ وہ جماعت ہے جس جماعت کی عزت و آبرو کے تحفظ کیلئے ہم کوشاں اور سرگرم عمل ہیں جو جماعت ذریعہ بنی ہے نبی کی شریعت امت تک پہنچانے کا۔ اسے غیر معتبر، غیر موثر، غیر مستحکم کرنے کیلئے انکی توہین تنقیص کیلئے دشمن برسرپیکار ہے۔ ہم پیغمبر ﷺ اور اُنکے جانثار صحابہؓ و اھل بیتؓ کا دفاع چاہتے ہیں...... پر ہمیں ملے گا کیا؟ ملے گا کیا؟ میں نے ایک کتاب میں پڑھا کہ یہ جو کبوتر اڑتے ہیں نا...... یہ جو مکہ مدینہ میں جو کبوتر اڑتے ہیں نا...... میں نے انوار الصدیق کتاب میں پڑھا کہ یہ وہ کبوتر ہیں کہ جب حضور ﷺ مکہ سے مدینہ ہجرت کرنے لگے تو غار ثور کے اُس دروازے پر جالے کے اوپر جس کبوتری نے انڈے دیئے تھے یہ اُسی کی نسل ہے، ایک بندے نے اُسے ذبح کیا اور آگ پر پکانا چاہا تو آگ نے اسے ٹچ تک نہیں کیا، اور ہاں یہاں اسکو کوئی ذبح بھی نہیں کرتا آپ نے کبھی دیکھا کہ کسی نے کبوتر کو ذبح کیا ہو......؟

ہجرت کے موقع پر جس کبوتری نے غارِ ثور کے دروازے پر انڈے دیئے تھے جب اس کی نسل کو آگ نہیں جلاتی تو نیک نیتی سے نبیؐ وصدیقؓ کے دروازے پر پہرہ دینے والے کو بھی آگ نہیں جلا سکتی

میرا دعویٰ پھر یہ ہے کہ جب اس کبوتر کے نسل نے کہ جس کے خاندان کے بڑے نے صدیق اکبرؓ پر جو پہرا دیا تھا یہ آگ نہیں جلاتی تو اگر نیک نیتی کے ساتھ تشہیر ذات اور تعمیر ذات سے ہٹ کے یہ پہرا ہم بھی دینگے نبیؐ وصدیقؓ کے دروازے پہ تو کل وہ آگ انشاء اللہ ہمیں بھی نہیں جلائے گی۔

حضرت فاروق اعظمؓ جب زخمی ہوئے تو بیٹے سے کہا کہ بیٹا جاؤ جا کہ امی سے کہو کہ مجھے تھوڑی سی جگہ قبر کیلئے دیدو تو اماں عائشہؓ رو پڑی تو اماں نے کہا کہ بیٹا کہ تیرے باپ کا جو مجھ پہ احسان ہے نا...... تیرا باپ میرے بغیر فیس کے وکیل تھا اُس نے پیسا کوئی نہیں لیا اور میرے عزت کا کیس لڑا ہے۔ جب مجھ پہ الزام لگا ساری دنیا نے رخ پھیر لئے...... میرا سرتاج بھی مجھے میکے چھوڑ آیا۔ مسجد نبوی ﷺ میں جرگہ قائم کر لیا میں زیر بحث تھی میں ڈسکس ہو رہی تھی...... بوڑھا باپ بھی موجود ہے ماتھا پکڑ کے بیٹھا ہے۔ باپ کی موجودگی میں عفت مآب بیٹی زیر بحث ہے...... کسی کے لب پہ کچھ ہے کسی کے لب پہ کچھ ہے...... فرماتی ہیں عبداللہ اُس نے قبر کی جگہ مانگی ہے...... یہ دین پور کا قبرستان نہیں ہے اور نہ ہی جامعہ حیدریہ یا جامعہ محمودیہ کا قبرستان ہے کہا......

ما بین بیتی وممبری روضة من الریاضة الجنة

یہ تو جنت ہے۔ اور فرمایا عبداللہ جھولی کرو اور میں ماں کی طرف سے جنت لے جاؤ...... جا کے اپنے ابا کو دے دو تو اُس ماں نے اپنے روحانی حلالی بیٹے کو کل جنت دیدی اور ہم اور آپ اپنی ماں کی اسلئے بھی خدمت کریں کہ کل قیامت کے دن اس خدمت اور پہرہ داری پہ ہمیں جنت ملے گی۔

دوستو! اس مقصد کے لئے سپاہ صحابہؓ کی بنیاد پڑی، محنتیں ہوئی، قربانیاں لگیں، منزل کی طرف کارواں چلتا رہا، علمی میدان میں قلم چلتی رہی محنت ہوتی رہی، خون بہتا رہا جنازے اُٹھے، پھانسیاں ہوئی، مظلومیت، سسکیاں' آہیں سب کچھ ہوا لیکن الحمدللہ کام پابندیوں کے باوجود اپنے بساط کے مطابق بطریق احسن چلتا رہا اور اپنی منزل کے جانب گامزن ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کاز اور مشن سے وابستہ رکھیں اور مشن جھنگوی شہیدؒ کے تکمیل کیلئے ہمیں جدوجہد کرنے کی توفیق اور ہمت عطا فرمائیں۔ آمین

☆☆☆☆☆

''فرینڈز آف پاکستان کے تحت کوئی امداد نہیں دے رہے۔ پاکستان کے ساتھ دفاعی معاملات پر بات چیت ہوئی ہے مگر اس کی تفصیلات پر بات نہیں کر سکتے۔ پاکستان سے شام کے معاملے پر مدد مانگنے نہیں آئے۔ ایران ہمسایہ ملک ہے مگر دیگر ممالک میں مداخلت کر رہا ہے۔ پاکستان کی خارجہ پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ پاکستان خودمختار ملک ہے۔ اس پر اثر انداز نہیں ہو رہے'' بدھ کے روز اسلام آباد کے ہوٹل میں بحرین کے وزیر خارجہ خالد بن احمد اور وزیر ٹرانسپورٹ کمال احمد پریس

ایران دیگر ممالک میں مداخلت کر رہا ہے بحرینی وزیر خارجہ

کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ یہ بحرین کے شاہ کا پہلا دورہ ہے۔ صدر پاکستان، وزیر اعظم جناب میاں محمد نواز شریف، وزیر خارجہ، وزیر دفاع اور وزیر خزانہ سے ملاقاتیں کی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ لاکھوں پاکستان بحرین میں کام کر رہے ہیں دونوں ممالک کے درمیان چھ ارب ڈالر کی تجارت ہے۔ اس کو مزید بڑھایا جائے گا بہت ساری کمپنیاں ہیں جو ہمارے ملک میں آ کر کام کر سکتی ہیں ہمارے ساتھ 70 بزنس مین ہیں۔ پاکستان میں کاروباری شعبے کو بھی دورے کی دعوت دی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ''سعودی عرب کو خطرہ ہوا تو جی سی سی ممالک کی حیثیت سے اس کے ساتھ کھڑے ہوں گے۔ ایران کے حوالے سے انہوں نے کہا ہم ایران کے ساتھ اچھے تعلقات چاہتے ہیں ایران اہم ملک ہے ایران کے مشرق وسطیٰ بالخصوص بحرین میں مداخلت پر تحفظات ہیں۔ اسی وجہ سے اچھے تعلقات قائم نہیں ہو رہے۔ ایران ایسے اقدام سے گریز کرے جس سے خطے میں اعتماد کا فقدان ہو، پاکستانی قیادت کے ساتھ شام سمیت ہر علاقائی معاملے پر بات چیت ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کو سعودی عرب کے طرز پر کسی ڈیولپمنٹ فنڈ کی کوئی یقین دہانی نہیں کرائی۔ بحرین میں 450 سے زیادہ کاروباری ادارے ہیں۔ جو پاکستان میں ڈیولپمنٹ میں سرمایہ کاری کرنے کو تیار ہیں۔ ''ہم جانتے ہیں کہ پاکستان خطے کے ہر ملک کے ساتھ متوازن اور قریبی تعلقات چاہتا ہے ہم پاکستان کے اس حق کو تسلیم کرتے ہیں۔''

آنحضور ﷺ کے جلیل القدر صحابہ کرامؓ کے ولولہ انگیز واقعات پر مشتمل تحریر

ہر موڑ پہ لکھ دیں گے کہانی اپنی

خرم بلال منہاس، چکوال 0336-4248177

رفیق بابا کی کمزور آنکھیں طاقت ور آنسو بہا رہی تھیں۔ جنکے آنسوؤں نے ہم آزاد منش جوانوں کو ارد گرد کے ٔول سے بے نیاز کر دیا تھا۔

بابا جی نے دو گھونٹ پانی پیا اور خاموشی کے بندھن توڑتے ہوئے آگے بڑھے" مکہ کی سرزمین پر یہ نوجوان جس گلی سے گزرتے لوگ فضا میں پھیلی خوشبو سے پہچان جایا کرتے تھے۔

قیمتی ترین لباس ہر وقت ان کے جسم پر نظر آتا تھا، والدین کی آنکھوں کا چین اور خاندان والوں کے لئے راحت قلب وجان گھر کی بھی رونقیں انہی کے دم سے تھیں۔ کبھی ایسا نہ ہوا کہ ان کے چہرے پر اداسی ہو اور عزیز واقرباء مسرت بانٹ رہے ہوں۔

تمام تر حالات سمجھنے کے باوجود ردائے مصلحت کو روندتے ہوئے خلاصہ کائنات پیغمبر ﷺ نے جب چوٹی فاران پر نعرہ مستانہ بلند کیا تو یہ نوجوان بھی سچائی پر سر تسلیم خم کرتے ظلم سے ٹکرانے کا عزم کر بیٹھے۔ تاریخ واقعات کو اپنے قرطاس میں جگہ دیتے آگے بڑھتی رہی اور وہی نوجوان کہ جس کے حکم کو بجالانے کے لئے خدام باادب نظر آتے وہ قید تنہائی میں تھا۔

جن کے سامنے طرح طرح کے کھانے دستر خوان پر چنے جاتے تھے اب وہ پانی پر گزارا کرتے۔ وقت گزرتا گیا کہ اس نوجوان نے مکہ سے مدینہ ہجرت کر لی۔ ایک دن وجہ تخلیق کائنات پیغمبر ﷺ کی نظر نبوت ان پر پڑی تو حالت زار دیکھ کر آنسو رواں ہو گئے اور فرمایا کہ قبل از اسلام یہ نوجوان قیمتی پوشاک میں ہوا کرتا تھا مگر اب جسم پر جو چادر ہے اس میں چمڑے کے پیوند دکھائی دے رہے ہیں۔"

72 سالہ بابا رفیق ہم میں سے ایک ایک کا چہرہ پڑھ رہے تھے۔ ہماری آنکھیں جیسے پتھر کی ہو گئیں تھیں، کہ ہم پلک بھی جھپک نہیں رہے تھے...... رفیق بابا بولے۔"

"یہی ناز ونعم میں پلا نوجوان احد کے معرکہ میں لشکر جرار کا علمبردار تھا۔

عیش وعشرت میں اپنا بچپن اور لڑکپن گزارنے والے اس نوجوان کے ہاتھ سے علم اسلام گرانے کے لئے اس دور کے کالے دل والے کافروں نے تلوار کے وار کئے، چشم فلک نے دل دہلا دینے والے اس منظر کو دیکھا کہ اس نوجوان کے ایک ایک کر کے دونوں ہاتھ کاٹ دیئے گئے۔

مگر مقصد کفر پورا نہ ہوا اس پرچم والے علمبردار نے پرچم اسلام اپنے سینے سے چمٹا لیا تو بولہبی کمپنی کے ایک ورکر نے آگے بڑھ کر پشت کی جانب سے نیزے کا وار کیا اور یہ نرم ونازک جسم والا مجاہد احد کے چٹیل میدان میں آگرے مگر پرچم اسلام زمین پر نہ گرنے دیا۔"

ہمارا تجسس اور بڑھ گیا کہ رفیق بابا نے بغیر توقف سلسلہ آگے بڑھایا......"اس جواں ہمت علمبردار کے جسم کو کفنانے کا مسئلہ درپیش تھا۔ سر ڈھانپو تو پاؤں سے چادر سرک جاتی...... چادر پاؤں کی جانب کرو تو سر خالی۔ سرتاج انبیاء علیہم السلام کے سامنے معاملہ آیا تو بہتے آنسوؤں سے فرمانے لگے کہ" چادر سر کی جانب کر دو اور پاؤں پر اذخر کے پتے رکھ کر لحد میں اتار دو۔"

ہماری کلاس کا وقت گزرا جا رہا تھا اس لئے ہم رفیق بابا سے نہ چاہتے ہوئے بھی اجازت لے کر اکیڈمی آ گئے۔

مگر آج نہ کتاب اچھی لگ رہی تھی نہ عبارت، کلاس کا ماحول سمجھ آ رہا تھا نہ استاذ محترم کا لیکچر...... ذہن پر بار بار یہی دستک ہو رہی تھی کہ عجب مزاج لوگ تھے...... کہ جن میں سے ابھی ایک کی روداد عشق ووفا کو سنا تو یہ حالت ہو گئی۔ پہلے عیش وآرام کو خیر باد کہا، پھر والدین کی محبت کو قربان کیا، قید تنہائی کو برداشت کیا، تو کبھی آباؤ اجداد کی سرزمین کو بے سروسامانی کے عالم میں ہجرت کر کے اپنی دنیاوی خواہشات کو ذبح کیا۔

جس کے جسم پر 200 درہم کا لباس ہوا کرتا تھا، وہاں چمڑے سے پیوند لگی پرانی چادر، پھر آ کر میدان احد میں تلوار نیزہ کی ضربیں اور کٹا جسم، اور جب لحد میں اترے تو جسم پر کپڑا کم ہونے کی وجہ سے کفن کی جگہ سوکھے پتے۔

رات کا دوسرا پہر گزرا جا رہا تھا مگر آج نیند کی دیوی مجھ سے کوسوں دور تھی، مجھے کبھی رفیق بابا کی زبانی سنا ہوا سفیر اسلام سیدنا مصعب بن عمیرؓ کا قصہ یاد آ جاتا تو کبھی مدارج النبوۃ میں درج حضرت عبداللہ ذوالبجادینؓ کا ذکر آنکھوں کے سامنے کہ اسلام کو گلے سے لگا لیا تو سارا جگ اور جگ کے لوگ مخالف صف میں نظر آئے۔

دامن نبوت کو تھامنے کے بعد گھر جو گئے، ابھی دہلیز

بولہبی کمپنی کے ایک ورکر نے غزوہ احد میں پشت کی جانب سے نیزے کا وار کیا اور نرم ونازک جسم والا مجاہد احد کے چٹیل میدان میں آگرا مگر پرچم اسلام زمین پر نہ گرنے دیا

صحابہ کرامؓ بھی عجب مزاج لوگ تھے، عیش وآرام کو خیر باد کہا، والدین کی محبت کو قربان کیا تو کبھی آباؤ اجداد کی سرزمین کو بے سروسامانی کے عالم میں ہجرت کر کے اپنی دنیاوی خواہشات کو ذبح کیا

CamScanner

پوری طرح عبور نہیں کی کہ زوردار آواز میں دھمکی سنائی دی اے بھتیجے......اس باغی انسان (نعوذ باللہ) کی محبت میں گرفتار ہو کر کیوں چین وراحت کو خیر باد کہتے ہو اب فیصلہ تمہارے ہاتھ میں اگر اس کا ساتھ دینا ہے تو اس دہلیز سے اندر نہ آنا۔ یہ دروازہ تمہارے لئے ہمیشہ بند رہے گا۔ حضرت عبداللہ خاموش لہجے میں انقلابی جملہ کہتے ہیں چچا جان......بس اتنی سزا...... امتحان عاشق کا ہوتا ہے منافق کا نہیں۔ آپ کر گزریئے مگر یاد رکھئے گا......جس کو آپ باغی کہہ رہے ہیں ان کی محبت میں آپ فنا ہی دیکھیں گے......اس جواب نے کافر چچا کے تن بدن میں آگ کے شعلے بھڑکا دیئے۔

چلا جا یہاں سے......اور یہ جو کپڑے زیب تن کر رکھے ہیں یہ بھی میری کمائی کے آئے ہوئے ہیں ان کو بھی یہیں چھوڑ کے جا......تھوڑی دیر کے لئے جیسے زمانے کی نبض پر کسی نے پاؤں رکھ دیا ہو......اللہ جی مدنی کے غلاموں نے اسلام کی خاطر اس حد تک قربانی دی کہ خود لفظ قربانی ان صحابہ پر ناز کرنے لگا۔ یہ لے چچا اگر تمہارے نزدیک میرے جرم کی سزا یہی ہے تو لے......تا کہ کل تیرے جیسے کچھ اور کافر دنیا کے کسی کونے میں ہم پر اعتراض نہ کریں کہ صحابہ دولت وعشرت کے لئے رسول کریم ﷺ کے قریب تھے۔

حضرت ذوالبجادین ؓ اپنی ماں کو پیتے ہوئے دودھ کا واسطہ دے کر تن ڈھانپنے کے لئے کپڑوں کا سوال کر رہے تھے۔

صحابہ پر بھونکنے والی زبان رکھنے والے......کاش تھوڑی دیر کے لئے حقیقت کو قریب سے دیکھنے کی کوشش کرتے......شارٹ کٹ رستہ دکھانے والے بے نسلئے بے ضمیر ذاکر حقیقت کے کانوں سے سنتے تو اپنی زندگیاں یوں نہ برباد کرتے۔

صحابی ماں کو ممتا کی دہائی رہے ہیں مگر دل نہیں پتھر کی سل رکھنے والی اس ماں نے نفرت وحقارت سے پھٹا پرانا کپڑے کا چیتھڑا اپنے بیٹے کی جانب اچھال دیا۔ دنیا کا آسمان عجیب نظارہ دیکھ رہا تھا۔

اس صحابی نے اپنے ستر کو ڈھانپا......نہ گلہ نہ فریاد۔

اللہ کی رضا پر راضی۔ محبت رسول ﷺ کی دریا میں غوطہ زن دربار نبوت کی جانب چل دیئے۔

یہی حضرت عبداللہ ذوالبجادین ؓ ہیں جن کو پھر اعزاء عطا فرمایا رب محمد نے کہ غزوہ تبوک کے قیام کے دوران نصف شب کو حضرات شیخین ؓ اور خود عائشہ و

مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کے آفاقی کردار نے اندھے قانون، ایرانی سرمایہ اور اپنے بیگانوں کے تنقیدی نشتروں کو پاؤں کی ٹھوکر سے اڑا کر رکھ دیا تھا

حفصہ ؓ کا محرم رسول امین ان کی قبر میں اترے، دفنایا اور نبوت لب کشا ہوئی کہ میں عبداللہ سے راضی ہو گیا اے اللہ تو بھی راضی ہو جا۔

میں کبھی 1434 سال پہلے ایک ایک صحابی کی لازوال اور عزیمت بھری زندگی کو ذہن میں لاتا، کبھی 1979ء کے بعد رات کے سناٹوں میں جنم لینے والی اولاد متعہ کی جانب سے طوفان بدتمیزی کہ جس میں اس جماعت صحابہ پر کیچڑ اچھالا گیا......

مجھے ایرانی خمینی کے ایجنٹوں کا سرزمین بھکر پر جمع ہونا بھی نظر آیا تو کھیسیوں کتابیں، پاکستانی بک سٹالوں پر ریک میں پڑی نظر آئیں کہ جن میں اسلام کے تشخص کو مجروح کرنے کے لئے بے غیرتی، بے حیائی، کی تمام حدوں کو عبور کر دیا گیا کہ ان لکھنے والے بدبودار قلموں والے بدقماشوں سے خود بے غیرتی و بے حیائی بھی شرماتی نظر آنے لگی۔

مجالس حسین کے نام پر جماعت صحابہ کو گالی عام ہو گئی۔

ایمان بگاڑوں سے نکل کر بیچ چوراہے پر یہ اول روز سے کمر اسلام میں چھرا گھونپنے والے یہ چھریوں والے قرآنی نسخوں کو آگ لگانے لگے مسلمانوں کی عمارات کو نذر آتش کرنے لگے۔ بے قابو بھینسے کی طرح یہ ٹولہ پورے ملک کو خمینی کی جاگیر سمجھنے لگا۔

تو ولی محمد کا بیٹا جھنگ کی تنگ سی گلی سے نمودار ہوا کہ جس کے آفاقی کردار نے اندھے قانون، ایرانی سرمایہ، اپنوں، بیگانوں کے تنقیدی نشتروں کو پاؤں کی ٹھوکر سے اڑا کر

میں ہزار بار جنم لے کر ہزار بار قربان جاؤں عزیمت حق نواز جھنگوی شہیدؒ پر جس نے اپنے آج کی قربانی دے کر سنی مسلمان کا کل محفوظ کیا

رکھ دیا۔

یہ اعلان کیا کہ......

حکمرانو اہم لاؤڈ سپیکر پر رفعت صحابہ بیان کریں تو FIR، وہ صدیق اکبر کو خلیفہ غاصب کہے تو کوئی ردعمل نہیں۔

وہ کھوجی کا بیٹا مصلحت کی چادر میں لپٹے مولویوں کو مخاطب کرتا کہ مولوی بھی محض بند حجرے میں بازو چڑھا کر بات نہ کرے بلکہ میدان عمل میں آئے۔

جرأت وحمیت کا کوہ گراں سنی جوانوں کو مخاطب کرتا سنی نوجوان تیری جوانی، تیری غیرت، تیری قوت، تیری دولت، تیری برادری، تیرا حلقہ احباب موجود ہو اور شیعہ پھر بھی امی عائشہ کو کتیا لکھے......

حق نواز بولا اور بولتا چلا گیا کہ گستاخ تبراء کر کے چلا جائے پھر 15 دن بعد احتجاج ریکارڈ نہیں ہوگا۔ جب بھی گستاخ کی زبان کھلے گی اسی دن تھانے کا، عدالت کا ایمان بگاڑے کا گھیراؤ کیا جائے گا۔ میں ہزار بار جنم لے کر ہزار بار قربان جاؤں عزیمت حق نواز پر کہ جس نے اپنے آج کی قربانی دے کر سنی مسلمان کا کل محفوظ رکھا۔

مرشد حق نواز کے آوازہ حق پر تاریخ کے مورخ کو قلم روک کر منٹوں سوچنے پر مجبور کرنے والے لوگ میدان میں آتے گئے، کوئی دشمنان اسلام کی نشاندہی سپیکر کے ذریعے کر کے لوگوں کے ایمان کا تحفظ کرنے کا حق ادا کرتے چلے گئے کہ تاریخ کے صفحات نے ان کو ایثار، ضیاء، شعیب، اعظم، علی شیر تو احمد کے نام سے پہچانا۔ اور کوئی ڈنڈا اٹھا کر ان دشمنان اسلام کا تعاقب کرتے گلی میں نکلے تا کہ ان کو دور کے اندھے کنویں میں پہنچا دیں ان ابوبصیر ؓ، ابو جندل ؓ کے جانشینوں کو قرطاس تاریخ نے ریاض، قاسم، اکرم، حق نواز تو کبھی ملک کے نام سے جانا۔ خرم بیٹا......نیند پوری نہ ہوئی تو صبح کلاس میں سر درد ہوگا اور پڑھائی نہیں ہو سکے گی......ہاسٹل کے چوکیدار چاچا کی نصیحت بھری آواز نے میرے ذہن و دل کے دریچے کے ربط کو توڑ دیا اور میں یہ کہتا کمرے کی طرف چلا آیا کہ......

ہر موڑ پہ لکھ دیں گے کہانی اپنی
لفظ صحابہ ؓ پہ لٹا دیں گے جوانی اپنی

☆☆☆☆☆

CamScanner

خلیفہ رابع

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی عالی ظرفی اور عصر حاضر کی تنگ نظری

تحریر: حافظ عبدالرشید ارشد

نوع انسانی جہاں کسی اجتماعی نظام سے وابستہ ہے وہاں اختلاف رائے اور تجاذب افکار سے چارہ نہیں مختلف نقطہ ہائے نظر فطرت کا عین اقتضاء ہیں اور وہی قومیں اور افراد سعادت مند ہیں جو عالی ظرفی سے باہمی اختلاف کو برداشت کرلیں۔

زندگی کے ان اہم ابواب میں حضرت علی المرتضیٰؓ کی سیرت عالیہ ایک نہایت روشن مشعل راہ ہے کیا یہ سیرت صرف پڑھنے اور لکھنے کیلئے ہے کرنے کے لیے نہیں؟

شیعہ کرم فرما یہ تو مانتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ ؓ نے خلفاء ثلثہ سے علیحدگی اختیار نہ کی ان کے ساتھ مل کر رہے۔ سوال یہ ہے کہ شیعہ خلفاء ثلثہ سے صلح کیوں نہیں رکھتے شیعہ یہ تو مانتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے واقعہ جمل کے بعد ام المومنینؓ کی اسی طرح تکریم کی' سوال یہ ہے کہ شیعہ ایسا کیوں نہیں کرتے؟

شیعہ علماء یہ تو مانتے ہیں کہ حضرت امام محمد باقرؒ اور حضرت امام جعفر صادقؒ کے حلقہ عقیدت میں وہ لوگ بھی ہوتے تھے جو انہیں مامور من اللہ امام نہ سمجھتے تھے انہیں صلحائے نیکو کار سمجھ کران کی مجلس میں آتے تھے۔ سوال یہ ہے کہ آج شیعہ حضرات ان لوگوں کو نیک و عادل کیوں نہیں سمجھتے جو امامی عقیدہ نہ رکھتے ہوں شیعہ یہ تو مانتے ہیں کہ حضرت حسنؓ نے حضرت معاویہؓ سے صلح کی لیکن خود وہ ان سے صلح نہیں رکھتے۔ شیعہ یہ تو مانتے ہیں کہ حضرت حسینؓ کا کردار حضرت امیر معاویہؓ سے صلح کا اور یزید سے خلاف کا تھا۔ اور ان کا مؤقف ان دو کے بارے میں ایک سا نہ تھا لیکن شیعہ خود ان دونوں کو ایک فہرست میں رکھتے ہیں کیا یہ تنگ نظری کی انتہا نہیں؟

> **شیعہ یہ تو مانتے ہیں کہ حضرت حسینؓ کا کردار حضرت امیر معاویہؓ سے صلح کا اور یزید سے خلاف کا تھا لیکن شیعہ کا خود ان دونوں کو ایک فہرست میں رکھنا تنگ نظری کی انتہا ہے**

پھر شیعہ یہ بھی مانتے ہیں کہ پاکستان میں اکثریت اہل سنت کی ہے اور انہیں یہ بھی پتہ ہے کہ اہل سنت صحابہؓ کے بارے میں وہ حضرت علیؓ ہوں یا امیر معاویہؓ، حضرت سلمان فارسیؓ ہوں یا عمرو بن عاصؓ ہوں کس قدر حساس واقع ہوئے ہیں۔ پھر شیعہ اس عالی ظرفی کو کیوں خیر باد کہہ آئے جو ان کی اپنی کتابوں کی روشنی میں خود حضرت علیؓ اور انکی اولاد کی علمی اور فکری میراث تھی۔

پھر شیعہ کو یہ بھی معلوم ہے کہ ملکی مشترک آبادیوں پر اہل سنت کا حق ان کے حق سے کہیں زیادہ ہے۔ پھر یہ سب کچھ جانتے ہوئے اور حضرت علیؓ اور اولاد علیؓ کی سیرت پہنچانتے ہوئے اتنی بڑی اکثریت کو محرم میں ملک سے باہر کیوں سمجھ لیتے ہیں اور سڑکوں پر اس دریدہ دہنی سے کیوں نکلتے ہیں گویا ان کے سوا اس ملک میں نہ کوئی دیکھنے والی آنکھ ہے نہ کوئی سننے والا کان...... بس ہمیں ہیں جو چاہیے کرتے پھریں اور جو چاہیں بکتے پھریں۔ اختلاف میں اتحاد کی راہ تلاش کرنا اور اکثریتی آبادی کو بڑا بھائی سمجھ کران کے عقائد و جذبات اور ان کی ہدایات کا پورا احترام کرنا کیا یہ آل رسول کی مشترکہ عالی ظرفی نہ تھی؟

تاریخ کے اس زریں سبق کو بھلا کر ہمیں کیا ملے گا؟ مسلمانان ہند تحریک پاکستان میں کیا مختلف گروہوں میں بٹے ہوئے نہ تھے؟ قائد اعظم، خان لیاقت علی، علامہ شبیر احمد عثمانی، سردار عبد الرب نشتر نے ان اختلاف کرنے والوں کو کیا اپنا دشمن سمجھا یا پاکستان بننے کے بعد ان سب کو ایک شہریت میں لیا؟

پاکستان بننے کے بعد کیا حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ اور مولانا ابو الکلام آزادؒ نے پاکستان کے لئے دعائیں نہیں کیں؟ شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوریؒ اور امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے کیا پاکستان کے چپے چپے کے لئے لڑنا اور مرنا جہاد اور شہادت قرار نہیں دیا؟ اختلاف کے بعد پھر سب کا مل بیٹھنا کیا یہ ہماری قومی زندگی کا تقاضا نہیں؟ خدارا حضرت علی المرتضیٰ ؓ کی عالی ظرفی اور حضرت امام زین العابدینؒ حضرت باقرؒ اور حضرت جعفر صادقؒ کے مومنانہ کردار کو دیکھئے یہ حضرات کس طرح امت کو مزید انتشار و انشقاق سے بچاتے رہے ہیں۔

تحریک پاکستان کی مخالفت یا موافقت کی اساس پر لوگوں سے آج مختلف طرح کے برتاؤ ہماری قومی اساس کے لئے نہایت مضر اور تباہ کن ہیں۔ نہایت افسوس ہے کہ عصر حاضر کے ہمارے بعض کرم فرما تعصب اور تنگ نظری میں حضرت علی المرتضیٰ ؓ کی سیرت کو یک سر چھوڑ چکے ہیں۔ اور اس کا نتیجہ ہمارے سامنے ہے۔

مولانا سید محمد داؤد غزنوی مرحوم و مغفور ایک جید عالم دین اور مسلمانوں کے ایک اہم مکتب فکر کے ایک مرکزی رہنما تھے۔ جدو جہد آزادی میں بھی انہوں نے پر جوش حصہ لیا اور قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کیں۔ وہ مسلم لیگ کے بھی رکن رہے آج وہ ہم میں موجود نہیں مگر آپ کی عظمت کا ملک کے فہمیدہ اور سنجیدہ حلقوں نے پوری طرح اعتراف کیا ہے۔

> **اختلافات بذاتِ خود کوئی بری چیز نہیں مگر جب اختلافات بڑھ کر تعصب تنگ نظری اور تنگ دلی کی شکل اختیار کرلیں تو اس سے زیادہ تباہ کن کوئی شے نہیں ہوتی**

آپ کے جنازہ میں اہل حدیث طبقے کی نسبت دوسرے مکاتب فکر کے لوگوں کی تعداد کئی گنا زیادہ تھی۔ یہ آپ کی سیاسی عظمت اور ملکی جذبات کی ہمہ گیر مقبولیت کا ایک مخلصانہ مظاہرہ تھا۔ اختلافات بذات خود کوئی بری چیز نہیں مگر جب اختلاف بڑھ کر تعصب، تنگ دلی اور تنگ نظری کی شکل اختیار کرلیں تو اس سے زیادہ تباہ کن کوئی شئے نہیں ہوتی۔

پاکستان ایک اسلامی ریاست ہے جسے ایک نظریاتی مملکت کی حیثیت سے صرف اس لئے قائم کیا گیا کہ یہاں اقامت دین کے تقاضے پورے ہوں گے اور اسلامی نظریہ حیات کو عملاً نافذ کیا جائے گا۔ اسلام کے نام پر حاصل کئے ہوئے ملک میں بدقسمتی سے چند ایسے مغرب زدہ اندھے قوم پرست افراد بھی موجود ہیں جو اسلام سے محبت رکھنے والوں کو ملائیت اور تنگ نظری کا طعنہ دیتے رہتے ہیں۔ مگر انداز فرنگ کے یہ اندھے مقلد، اور ماڈرن ملا جو دوسروں کو تنگ نظر اور تنگ دل کہتے نہیں تھکتے، بذات خود اتنے تنگ نظر ہیں کہ اپنی ذرا سی مخالفت بھی برداشت نہیں کر سکتے۔ اور چونکہ اسلام کا کمبل انہیں چھوڑتا نہیں لہٰذا وہ اس کو اپنے مغربی آقاران نعمت کی خواہش کے مطابق رنگنا ہی وقت کی بہت بڑی خدمت اور اپنے دائرے کا مقصد ملت قرار دیتے ہیں۔ اسی تنگ نظری کی تکمیل کے لئے وہ اسلام کے ہر نام لیوا کو بلا امتیاز کوسنا اپنی سیاسی زندگی کا سرمایہ فخر سمجھتے ہیں۔

اسی گروہ کے ایک ناقوس خصوصی بٹالہ کے ایک سینئر ایڈووکیٹ ہیں۔ انہیں قوم کی بدقسمتی سے تحریک پاکستان کی تاریخ لکھنے کا شوق چرایا ہے۔ تعصب اور تنگ نظری میں اتنے آگے بڑھ گئے ہیں کہ مولانا محمد داؤد غزنویؒ جیسے جید عالم دین کی وفات کے بعد ان کی ذات گرامی کے بارے میں یہاں تک کہہ گئے کہ ”داؤد غزنوی کا کردار عمل تو ایسا بھی نہیں تھا کہ وہ خضر حیات ٹوانہ کے جوتے سیدھے کر سکتے“۔

جناب بٹالوی صاحب پاکستان کی تاریخ لکھ رہے ہیں۔ انہیں یہ صدمہ ہوا کہ مولانا مرحوم کی وفات پر ”نوائے وقت“ جیسے قومی اخبار نے تعزیت کا اظہار کیوں کیا؟

سیدنا علی المرتضیٰؓ، امام حسنؓ، امام زین العابدینؒ، حضرت باقرؒ اور حضرت جعفر صادقؒ کے مومنانہ کردار امت کو مزید انتشار و انشقاق سے بچاتے رہے ہیں

مسٹر بٹالوی کی نگاہ میں وہ افراد اگر گردن زدنی ہیں جو جنگ آزادی میں مسلم لیگ کے سوا کسی تحریک سے وابستہ رہے...... تو اس ضمن میں انہیں چودھری خلیق الزمان اور وزیر داخلہ حبیب اللہ خان کے بارے میں بھی ایسا ہی اظہار خیال کرنا چاہیے جو کبھی کانگرسی رہے تو کبھی خاکسار ...... اور پھر بٹالوی صاحب کو برسر اقتدار گروہ کے ان افراد کے لئے بھی کسی تعزیر کا اہتمام کرنا چاہیے جو ڈاکٹر خان صاحب کی حکومت کے کل پرزے اور ان کے حامی و ناصر تھے۔

پاکستان ایک اسلامی ریاست ہے اس کے تمام شہری امن کے برابر کے بہی خواہ ہیں اور امن عامہ سے سب کا مفاد وابستہ ہے۔ رائے اور تعبیر میں اختلاف ہر جگہ ہو سکتا ہے۔ جنگ آزادی میں ہزاروں انسانوں نے خلوص و دیانت کے ساتھ ایک دوسرے سے اختلاف کیا ہے، اور قیام پاکستان کے بعد ان لوگوں نے بھی جو تحریک پاکستان کے خلاف تھے اس ملک کو ایک اسلامی ریاست کی حیثیت سے شرح صدر کے ساتھ تسلیم کیا اور اس کے وفادار شہری کی حیثیت سے اس کی تعمیر میں مصروف رہے ہے یہ کہاں کا انصاف ہے کہ ہم یہ مطالبہ کریں کہ ان کو تعمیر وطن میں حصہ لینے کا بھی کوئی حق نہیں۔

پاکستان کے استحکام و تحفظ میں کیا حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ اور مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے سیاسی کام نہیں کیا جنگوں کے دوران کیا انہوں نے ارض مقدس کے چپہ چپہ کی حفاظت کے لئے صدائیں نہیں دیں؟ اور یہ لوگ ہمیشہ کے لیے مردود و معطون ہیں؟ اور پھر ان جدید تنگ نظری ملاؤں کا یہ سمجھنا انتہائی تنگ نظری اور بے وقوفی ہے کہ یہ طرز استدلال تو انتہائی ناپسندیدہ ہے کہ وہ مرنے کے بعد ایک عالم دین کو یہ ریمارکس دیں کہ انہوں نے جو خدمات سرانجام دیں ایک غیر ملکی سامراج کے ایجنٹ کے جوتے سیدھے کرنا اس سے بڑی سعادت ہے۔ جو شخص علماء دین سے اتنا عناد اور بغض رکھتا ہو اس سے کب توقع کی جا سکتی ہے کہ وہ پاکستان جیسی نظریاتی مملکت جس کی بنیاد ہی اسلام کے نظریہ حیات پر ہے کی تاریخ لکھتے وقت ایک مورخ کی سی دیانت و امانت سے کام لے سکے گا اور انصاف کی راہ کو اپنانے کی پوری سعی کرے گا۔

کسی مسلمان کے دار فانی سے اٹھ جانے کے بعد اس کی سیرت کے کمزور پہلوؤں کو موضوع بحث بنانا قطعاً نامناسب ہے کیونکہ موت کے بعد کا معاملہ اس کے اور اس کے خدا کے درمیان ہوتا ہے

اس جہان فانی میں کسی کو بقا نہیں اور یہ دنیا ہمیشہ کے لئے کسی کا ٹھکانہ نہیں۔ یہاں ہر انسان اپنی باری میں آتا اور اپنی باری پر چلا جاتا ہے کسی مسلمان کے اس دار فانی سے اٹھ جانے کے بعد اس کی سیرت کے کمزور پہلوؤں کو موضوع بحث بنانا قطعاً نامناسب ہے۔ کیونکہ موت کے بعد کا معاملہ اس کے اور اس کے خدا کے درمیان ہوتا ہے اور منصف و عادل کے ہاں انصاف کے تقاضوں کی از خود تکمیل ہو جاتی ہے۔

تاریخی اختلاف ہوں یا سیاسی اعتقادی اختلاف ہوں یا عملی، ملکی سلامتی اور وحدت ملی کی ہر مرحلے پر حفاظت ہونی چاہیے۔ شیعہ سے ہمارے اختلاف گو اصولی ہیں فروعی نہیں لیکن یہ اس درجے میں بھی نہیں کہ وہ دس محرم کی عزاداری کے لئے ملک میں اتنی عظیم اکثریت کو عملاً شہر بدر کر دیں اور کہیں آزادی یہی ہے کہ ہم جو چاہیں کریں اور جہاں چاہیں پھریں ہماری اس خود ساختہ سانحہ کربلا کی عزاداری پر قانون کی کوئی گرفت نہیں ہونی چاہیے۔

اسی طرح ہمارے سیاسی صحافی اور ادبی احباب کو بھی چاہیے کہ وہ قوم کو ایک رکھنے کے لئے سیاسی اختلافات کو اس درجے میں نہ کھولیں کہ دنیا کہے......

مردے پھر سے زندہ ہو گئے ہیں

☆☆☆☆☆

خاندان ابی جہل کی عظیم شخصیتیں

پروفیسر محمد حمزہ نعیم سابق پرنسپل گورنمنٹ کالج جھنگ

بندہ عشق شدی ترک نسب کن جامی
کہ دریں راہ فلاں ابن فلاں چیزے نیست

"اس کی شان عجیب ہے وہ زندہ میں سے مردہ مردہ میں سے زندہ کو نکالتا ہے"

جب تک ہمارے علم پر جہالت غالب تھی ہم بھی سین کو سلام کرتے تھے یعنی سید خاندان کے افراد کو معصوم سمجھتے تھے چاہے وہ کھلی منکرات میں مبتلا ہوتے۔ مگر جب قرآن اور حدیث رسول میں پڑھا کہ کسی کو کسی پر فضلیت نہیں "اِلَّا بِالتَّقْویٰ" ہاں تقویٰ ہو تو فضلیت ہے۔ سب انسان ابنائے آدم ہیں اور یہ آدم مٹی سے بنائے گئے...... پھر اللہ نے اپنی مشیت سے بعض کو بعض پر فضلیت دی۔ فرمایا......

"ہم نے شعوب وقبائل تو تعارف اور پہچان کیلئے بنائے۔" (القرآن)

اور فرمایا جس کے اعمال اسے پیچھے کھینچے لے جائیں اسکا خاندانی شرف اسے آگے نہیں لے جا سکتا۔ یعنی فضلیت تقویٰ اور اعمال خیر سے ہے (الحدیث)

عوامی جہالت کی وجہ سے بعض دشمنان اسلام کی کوششیں رنگ لائیں اور خود نبی علیہ السلام کے خاندان بنی عبد مناف میں سے صرف ایک شاخ بنی ہاشم یعنی سادات کی تعظیم پوجا کی حد تک کی جانے لگی (ہاں اہل حق نے تعظیم وتکریم کی عبدیت وعبودیت کی حدود میں داخل نہیں ہونے دیا جو نہایت لائق تحسین ہے)

بنی عبد مناف کی دوسری شاخ یعنی حضرت ہاشم کے بھائی عبد شمس کی اولاد کو مستقلاً اعدائے اسلام ظاہر کرنے کے لیے طرح طرح کے جھوٹے افسانے گھڑے گئے۔

مولد النبی اور مولد علیؓ شعب بنی ہاشم کے سب سے آخری اونچے کنارے (معلاۃ) پر جبل ابی قبیس کے دامن میں تھے۔ یہاں سے ذرا شمال کی جانب چند گز کے فاصلے پر بیت خدیجہ ؓ اور اس کے متصل شمال میں دار ابی سفیان (وہی دار ابی سفیان جسے فتح مکہ سے پہلے ہی نبی علیہ السلام نے دار امن قرار دے دیا تھا) اسی دار ابی سفیان سے کچھ فاصلے پر شارع ابی سفیان کی دوسری جانب شمال مغرب میں سیدنا عثمان غنی ؓ کا خاندان رہائش پذیر تھا۔ اسی بنا پر مروہ کے متصل ایک دروازہ حرم کو باب عثمان کا مسعود نام دیا گیا۔ یعنی شمال مشرق میں بنی ہاشم اور شمال مغرب میں بنی عبد شمس (بنی امیہ) آباد تھے۔ نبی علیہ السلام نے انہی ابنائے عبد شمس میں سے ابی العاص بن الربیع بن عبد العزیٰ سے اپنی بڑی نور چشم (افضل بناتی...... الحدیث) سیدہ زینب ؓ کا نکاح کر دیا تھا۔ اول نواسہ رسول حضرت علی زینبی انہی کے بیٹے ہیں اور نبی کی دو بیٹیاں سیدہ رقیہ اور سیدہ ام کلثوم ؓ کو شہزادہ بنی عبد مناف حضرت عثمان بن عفان بن ابی العاص امیہ بن عبد شمس سے بیاہ دیا تھا۔ دوسرا نواسہ رسول حضرت عبد اللہ انہی حضرت عثمان ؓ کا شہزادہ تھا۔ امام ابن تیمیہؒ نے منہاج السنۃ میں لکھا کہ امام زین العابدین علی بن حسین کو امہات المومنین عائشہؓ ام سلمہؓ اور حفصہؓ کے علاوہ نواسہ رسول حضرت عبد اللہ بن عثمانؓ سے بھی شرف تلمذ حاصل ہے۔

شیعہ مورخ مسعودی نے لکھا ہے کہ ان عبد اللہ کی عمر 76 سال کی تھی کہ ایک پرندے نے آنکھ میں ٹھونگ ماری بڑھاپے اور کمزوری کی وجہ سے شفایاب نہ ہو سکے۔ (مروج الذہب)

بڑائی اور اچھائی کا انحصار کسی کے اچھے خاندان ہونے پر نہیں اچھے خاندان میں سے برے بلکہ بدترین بھی ہوتے ہیں اور بے نام خاندانوں میں نیک نام بلکہ عظیم نام افراد بھی ہوتے ہیں

ذکر ہو رہا تھا خاندانی تعصب اور شخصیت پرستی کا تو اللہ کی شان! ابو جہل (اور شاید) اس خاندان کو عوام میں بدترین دشمن اسلام سمجھا جاتا ہے۔ یہ جہالت کا کرشمہ ہے اور اپنی تاریخ، تاریخ اسلام اور سیرۃ خاندان نبوت سے ناواقفیت کی دلیل ہے...... حقیقت کیا ہے۔ آج کی مختصر نشست میں بنی مخزوم خاندان ابی جہل کا ذکر کیا جاتا ہے......

نبی پاک کی چھٹی پشت میں دادا کلاب بن مرہ کے دو بھائی یقظہ اور تیم ہوئے تیم کی اولاد میں صدیقوں میں سب سے بڑے، بعد الانبیاء افضل الناس سیدنا ابوبکر اور ام المومنین محبوبہ محبوب رب العالمین سیدہ صدیقہ طاہرہ ؓ کو چار پشت صحابہ بیٹے کی طرف سے اور بیٹی کی طرف سے فضلیت میں ان کو حاصل ہے......

اول الذکر یقظہ برادر کلاب کے بیٹے سردار مخزوم سے خاندان بنی مخزوم چلا۔ مخزوم کی چوتھی پشت میں ابو جہل عدو اسلام کا نام آتا ہے۔ مخزوم کے دو بیٹے عمران اور عمر تھے۔ عمران کی پڑوتی سیدہ فاطمہ بنت عمرو بن عائذ بن عمران حضرت عبد اللہ (والد النبی) حضرت زبیر (نبی کے تایا) عبد مناف ابی طالب (والد سیدنا علیؓ) اور سیدہ ام الحکیم البیضا (حضرت عثمانؓ کی نانی اماں) ان چاروں کی والدہ، جد النبی حضرت عبد المطلب کی بیوی ہیں، ابو جہل کے پردادا کے بھائی کی اولاد میں سے ہیں۔

مخزوم کے دوسرے بیٹے عمر کا پوتا ہشام ہے جس کا ایک بیٹا ابو جہل دشمن اسلام دوسرا بیٹا حارثؓ بن ہشام

دار ارقم سے چند قدم کے فاصلے پر ابو جہل کا گھر تھا لیکن اسے جرأت نہیں تھی کہ دار ارقم پر یلغار کرے اور یہاں ہونے والی جہادی سرگرمیاں روک سکے

سابقون الاولون اصحاب رسول میں سے ہیں۔ابوجہل کے دو چچا اسد اور مغیرہ، عبداللہ بن عمر بن مخزوم کے بیٹے ہیں۔ اسد کا پوتا ارقم بن ابی الارقم عبد مناف ہے۔ یہی سیدنا ارقم سابقون الاولون میں سے ہیں جنہوں نے اپنا ڈیرہ (دار ارقم)

ابوجہل کے خاندان کو اسلام کا بدترین دشمن سمجھا جاتا ہے یہ جہالت کا کرشمہ ہے اور تاریخِ اسلام سے ناواقفیت کی دلیل ہے

پہلا اسلامی مدرسہ اور اسلامی ٹریننگ سنٹر بنا دیا تھا...... چند قدم کے فاصلے پر ابوجہل کا گھر تھا اسے جرأت نہیں تھی کہ دار ارقم پر یلغار کرے اور یہاں ہونے والی اسلامی جہادی سرگرمیاں روک سکے۔تا آنکہ مراد نبی دعا نبی بنی عدی کے مرد شجاع فاروق اعظم یہیں آ کر مشرف بہ اسلام ہوئے۔

بنی عدی، مرہ کے بھائی کا خاندان تھا۔ابوجہل کے دوسرے چچا مغیرہ کے دو بیٹے تھے ابوامیہ اور ولید...... ولید کے دو بیٹے (۱) ولید بن ولید سبقت اسلام والے ہیں (۲) سیدنا خالد بن ولید جب اسلام لائے تو اعدائے اسلام ایران و روم و شام میں سے کوئی ان کو شکست نہ دے سکا اور یہ نبی کی زبان سے اللہ کی تلوار کہلائے۔

ابوجہل کے چچا مغیرہ بن عبداللہ عمر بن مخزوم کی پوتی سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بھی سابقون الاولون میں سے ہیں اور دنیا و آخرت کا سب سے بڑا قرآنی شرف ام المومنین ہونے کا بھی ان کے حصے میں آیا.....تو اس طرح نبیؐ و علیؓ کی دادی بھی اسی خاندان سے ہیں ام المومنین بھی اسی خاندان سے ہیں۔دار ارقم کا بانی حضرت ارقم اور خالد سیف اللہ بھی اسی خاندان سے ہیں حتیٰ کہ ابوجہل کے بیٹے جناب عکرمہ بھی داخل اسلام ہوئے تو پوری زندگی جہاد و تقویٰ کی راہ پر گزار دی......

المختصر حضرت ارقمؓ کے والد اور ابوجہل چچا زاد بھائی ہیں۔حضرت ارقم، حضرت خالد بن ولید اور ام المومنین ام سلمہ بنت ابوامیہ کے دادا اور حضرت عکرمہ بن ابی جہل کے دادا حقیقی بھائی ہیں۔ابوجہل کے دادا عبداللہ بن عمران چاروں کے پردادا ہیں۔ابوجہل کے پردادا عمر بن مخزوم اور جدۃ الرسول فاطمہ بنت عمرو کے پردادا عمران بن مخزوم سگے بھائی ہیں گویا یہ سب لوگ بنو عمام ہیں......تو برائی اور اچھائی کا انحصار کسی کے اچھے خاندان ہونے پر نہیں۔اچھے خاندان میں سے برے بلکہ بدترین بھی ہوتے ہیں جیسے مذکورہ بالا سعید لوگوں میں ابوجہل......اور بے نام خاندانوں میں نیک نام بلکہ عظیم نام افراد بھی ہوتے ہیں جیسے بلال، صہیب، سلمان، عمار اور یاسر رضی اللہ عنہم۔ابوجہل عظیم اور نامور خاندان میں سے تھا۔اسے خاندانی عظمت کام نہ آئی اور بہت لوگ جو غلام اور باندیاں بن کر آئے نام کما گئے، وہ کہتے گئے ہم فلاں کا فرزند فلاں عدو اسلام کو اپنا باپ کیوں کہیں......

اَبِی الْاِسْلَامُ لَا اَبَ لِی سِوَاہُ

ترجمہ:......"ہمارا باپ، ہمارا رشتہ ونسب تو اسلام ہے اس کے سوا کچھ نہیں۔"

☆☆☆☆☆

بقیہ صفحہ نمبر 14

تحفظ اہلسنت کانفرنس کراچی کی سیکورٹی اور دیگر انتظامات کے لیے اہلسنت والجماعت کے 250 کارکنان مامور تھے۔اہلسنت والجماعت کے الحسینی اسکاؤٹس کے 150 کارکن سیکورٹی اور دیگر انتظامی امور کے لیے مامور تھے۔جبکہ دستہ صدیق اکبرؓ، دستہ عمر فاروقؓ، دستہ عثمان غنیؓ، دستہ علی المرتضیٰؓ، کے 50، 50 کارکنان قائدین کی سیکورٹی اور شرکاء کی رہنمائی کے لیے تعینات کیے گئے تھے۔پولیس کے جوان پنڈال کے باہر اور قریبی عمارتوں کی چھتوں پر بھی موجود تھے۔

تحفظ اہلسنت والجماعت کانفرنس کراچی میں ایک لاکھ سے زائد شرکاء موجود تھے، جن میں اندرون سندھ سے آئے ہوئے ہزاروں کارکنان بھی شامل تھے۔اندرون سندھ کے مختلف علاقوں سے آئے کارکنان گزشتہ روز صبح ہی کراچی پہنچ گئے تھے۔پنڈال میں اہلسنت والجماعت کے کارکن 11 بجے آنا شروع ہو گئے، سب سے بڑا قافلہ ضلع سینٹرل کے صدر عبدالروف کی قیادت میں پنڈال پہنچا، مذکورہ قافلے میں سینکڑوں موٹر سائیکلوں، بسوں، ٹرکوں پر سوار ہزاروں کارکنان پنڈال پہنچے جس کے بعد ضلع ویسٹ بلدیہ، اورنگی ٹاؤن، سائٹ ٹاؤن کے علاقوں سے آنے والے کارکن ضلع ویسٹ کے صدر عامر چوہدری کی قیادت میں پنڈال پہنچے جب کہ ضلع ملیر سے مولانا محی الدین شاہ کی قیادت میں موٹر سائیکلوں، گاڑیوں اور بسوں پر مشتمل قافلہ پنڈال پہنچا۔

پاکستان کی حفاظت اور نظریہ پاکستان کا تحفظ کریں گے۔ضلعی قائدین

فیصل آباد:"سب سے پہلے جو پرچم فاضل دیوبند علامہ شبیر احمد عثمانی نے پاکستان کی آزاد فضا میں لہرایا تھا اسے کبھی بھی سرنگوں نہیں ہونے دیں گے۔نظریہ پاکستان کی حفاظت درحقیقت نظریہ اسلام کی حفاظت ہے۔ملک دشمن اور سیکولر ذہنیت رکھنے والے دوقومی نظریے کا مفہوم بگاڑ کر لاکھوں شہداء کے خون سے غداری کرنا چاہتے ہیں۔مگر اہلسنت والجماعت کا بچہ بچہ پاکستان کی نظریاتی اور جغرافیائی سرحدوں کا چوکیدار ہے۔ناموس رسالت ﷺ ناموس صحابہؓ کی طرح ناموس ارض وطن کا تحفظ بھی ہمارے ایمان کا جزو ہے۔نظام مصطفیٰ ﷺ اور نظام خلافت راشدہ ہی اصل میں نظریہ پاکستان کی روح ہے۔اور نظام خلافت راشدہ کے نفاذ سے ہی بانی پاکستان اور مصور پاکستان کا خواب پورا ہوگا۔ملک پاکستان میں دہشت گردی، لاقانونیت اور فرقہ واریت اور تمام مسائل کا حل نظام خلافت راشدہ میں پوشیدہ ہے"۔

ان خیالات کا اظہار اہلسنت والجماعت فیصل آباد کے ضلعی صدر مولانا حبیب الرحمٰن صدیقی، سٹی صدر مولانا سلمان جھنگوی نے نظریہ پاکستان و امن سیمینار سے کثیر تعداد میں کارکنوں اور عوام سے خطاب کے دوران کیا۔اس موقع پر تحصیل صدر و منور سجاد عثمانی اور مولانا ریحان محمود ضیاء، ملک فیاض انقلابی، حاجی عبدالخالق فاروقی اور ضلعی سیکرٹری اطلاعات محمد نعیم انصاری، سٹی ترجمان محمد فاروق اعظم و دیگر ذمہ داران بھی موجود تھے۔

دعائے صحت کی اپیل

سلسلہ وار نظام خلافت راشدہ کے معروف کالم نگار، جید عالم دین مولانا ارشاد احمد دیوبندی شدید بیمار ہیں تمام قارئین سے اپیل ہے کہ دعا فرمائیں خداوند کریم انہیں صحت کاملہ، عاجلہ، مستمرہ عطا فرمائیں، جو احباب براہ راست ان کی خیریت دریافت کرنا چاہیں وہ درج ذیل نمبر پر رابطہ کر سکتے ہیں۔(ادارہ)

0300-4483744

CamScanner

حصہ ہفتم

12 اماموں کے حیرت انگیز کمالات

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

یہ مضمون دراصل شہید اسلام مفکر اہلسنت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی معرکۃ الآرا تصنیف ''اختلاف امت اور صراط مستقیم'' کا ایک عنوان ہے۔ یہ کتاب انہوں نے اپنے علاقے کے ایک مشہور شیعہ حکیم میاں حسن شاہ کی طرف سے اپنے ایک مختصر ''اختلاف امت'' نامی پمفلٹ پر اعتراضات کے تفصیلی جواب کے لیے تحریر فرمائی تھی۔ یہ کتاب اللہ پاک کے ہاں ایسی مقبول ہوئی جس سے اللہ پاک نے ہزاروں بیمار ذہنیتوں کو ایمان کی لازوال دولت سے بہرہ ور فرمایا ہے۔ یہ کتاب اب ''بولتے حقائق'' کے عنوان سے بھی طبع ہو چکی ہے۔ اس کتاب کے چند اہم عنوانات شکریہ کے ساتھ قارئین نظام خلافت راشدہ کے لیے شائع کیے جا رہے ہیں۔ (ادارہ)

تیسرا گروہ:...... ان لوگوں کا تھا جو امام زین العابدینؒ کی امامت کے قائل تھے، اور یہ چند اشخاص تھے۔ ''رجال کشی'' میں امام صادقؒ سے نقل کیا ہے۔

ترجمہ:...... ''قتل حسینؓ کے بعد سب لوگ مرتد ہوگئے تھے، سوائے تین آدمیوں کے، یعنی ابو خالد کابلی، یحییٰ بن ام الطویل اور جبیر بن مطعم، بعد میں لوگ آ ملے اور زیادہ ہوگئے۔ (رجال کشی ص:۱۲۳، ترجمہ یحییٰ بن ام الطویل)

الغرض! ان دنوں محمد بن حنفیہؒ کی امامت کا غلغلہ تھا، اور امام زین العابدینؒ کی امامت کا کوئی نام بھی نہ لیتا تھا، خود امام زین العابدینؒ دعویٰ امامت سے کوسوں دور تھے۔ کربلا کے مناظر ان کے چشم دید تھے، شیعہ راویوں نے تو ان سے، یہاں تک منسوب کیا ہے کہ وہ یزید کی غلامی کا اقرار کرتے تھے، روضۂ کافی میں ان کے صاحبزادے امام باقرؒ سے نقل کیا ہے کہ یزید بن معاویہ حج کو جاتے ہوئے مدینہ آیا، اس نے ایک قریشی کو بلایا اور کہا: کیا تم اقرار کرتے ہو کہ تم میرے غلام ہو؟ اس نے انکار کیا تو اسے قتل کر دیا:

ترجمہ:...... ''پھر اس نے حضرت علی بن حسینؒ کو بلا بھیجا ان سے بھی وہی بات کہی جو قریشی سے کہی تھی، حضرت علیؒ بن حسین علیہ السلام نے فرمایا کہ:...... اگر میں تیری غلامی کا اقرار نہ کروں تو کیا تو مجھے اسی طرح قتل نہ کر دے گا جیسے کل قریشی کو قتل کیا تھا؟ یزید نے کہا:...... یقیناً! حضرت علی بن حسین علیہ السلام نے فرمایا:...... تو نے جو پوچھا ہے میں اس کا اقرار کرتا ہوں، میں بے بس غلام ہوں تو چاہے تو اپنے پاس رکھ اور چاہے تو مجھے فروخت کر دے۔'' (روضۂ کافی ج:۸ ص:۲۳۵)

چوتھا گروہ:...... وہ تھا جو اس کے قائل تھے کہ حسینؓ کے بعد امامت ختم ہوگئی، امام بس یہی تین تھے: حضرت علیؓ، حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ، یہ لوگ حضرت حسینؓ کے بعد کسی کی امامت کے قائل نہیں تھے۔ (فرق الشیعہ ص:۸۴)

پانچواں گروہ:...... ان لوگوں کا تھا جو یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ امامت صرف اولادِ حسینؓ کا حق نہیں، بلکہ حسنؓ و حسینؓ دونوں کی اولاد میں جو بھی امامت کے لئے

> **شیعہ مذہب کے بانی نہایت بدعقیدہ تھے۔ محض اپنی مطلب براری کے لیے آئمہ کا نام لیتے تھے ورنہ درحقیقت وہ آئمہ کے قائل ہی نہیں تھے**

کھڑا ہو جائے اور لوگوں کو اپنی طرف اعلانیہ دعوت دے وہ حضرت علیؓ کی طرح امام واجب الطاعت ہے، جو شخص اس سے سرتابی کرے یا اس کے مقابلے میں لوگوں کو اپنی امامت کی دعوت دے، وہ کافر ہے، اسی طرح حسنؓ اور حسینؓ کی اولاد میں جو شخص امامت کا دعویٰ کرے، مگر دروازہ بند کر کے گھر میں بیٹھ رہے، وہ اور اس کے تمام پیروکار مشرک و کافر ہیں۔ (ایضاً ص:۸۵)

دوسرا اختلاف:...... حضرت علیؓ بن حسینؓ زین العابدینؒ کا انتقال محرم ۹۴ھ میں ہوا۔ ان کے بعد پھر امامت کے مسئلے پر طوفان کھڑا ہوا، ان کے صاحبزادے حضرت زید بن علی (جو ''زید شہید'' کے لقب سے معروف ہیں) امامت کے مدعی ہوئے، انہوں نے چالیس ہزار کے لشکر کے ساتھ والیٔ عراق کے خلاف خروج کیا، شیعہ سبیہ میں سے تیس ہزار افراد نے عین موقع پر ان سے بے وفائی کی اور حضرت حسین شہید کربلا رضی اللہ عنہ کی سنت پھر تازہ ہوئی، حضرت زیدؒ نے جام شہادت نوش کیا، ان کی اِمامت کے قائلین ''زیدیہ'' کہلائے، اور ان میں سے بہت سے ان کے مہدی ہونے کے قائل ہیں۔

کچھ لوگ حسن مثنیٰ بن حسن مجتبیٰ کی اِمامت کے قائل ہوئے، ان کے بعد ان کے صاحب زادے عبداللہ محض کی اور ان کے بعد صاحب زادے محمد نفس زکیہ کی اِمامت کے قائل ہوئے، یہ لوگ ان کو اِمام مہدی سمجھتے ہیں۔

کچھ لوگ حضرت علی بن حسینؓ کے دوسرے صاحبزادے حضرت محمد باقر بن علی بن حسینؓ کی امامت کے قائل ہوئے، ان میں چار افراد نامور تھے، ''رجال کشی'' میں امام صادقؒ کا قول نقل کیا ہے:

ترجمہ:...... ''نہیں ہے کوئی جس نے زندہ کیا ہو ہمارے ذکر کو، اور میرے والد (امام باقرؒ) کی احادیث کو سوائے چار شخصوں کے، زرارہ، ابوبصیر لیث مرادی، محمد بن مسلم، برید بن معاویہ عجلی، اگر یہ لوگ نہ ہوتے تو کسی کے لئے ممکن نہ تھا کہ اس (عقیدۂ امامت) کا استنباط کر سکتا، یہ چار آدمی دین کے محافظ اور اللہ کے حلال و حرام پر میرے باپ کے امین ہیں، یہی لوگ سبقت کرنے والے ہیں، ہمارے طرف دنیا میں اور یہی سبقت کرنے والے ہیں، ہماری طرف آخرت میں۔'' (رجال کشی ص:۱۳۶)

امام صادقؒ نے واقعی سچ فرمایا:...... ''یہی چار آدمی (دوسرے چار کے ساتھ مل کر) شیعہ مذہب کے مصنف ہیں، یہ لوگ نہایت بدعقیدہ تھے، محض اپنی مطلب براری کے لئے ائمہ کا نام لیتے تھے، ورنہ درحقیقت وہ ائمہ کے قائل ہی نہیں تھے، وہ ائمہ پر نکتہ چینیاں کرتے تھے، ائمہ ان پر سو سو

لعنتیں بھیجتے تھے اور ان کو جھوٹا بتاتے تھے۔ جب ان چالاک اور مکار لوگوں کو بتایا جاتا کہ امام تو تمہیں جھوٹا کہتے ہیں تو یہ لوگ جواب دیتے:...... ''امام تقیہ کرتے ہیں'' رجال کشی اور

گیارہویں امام کی آمد سے پہلے شیعہ مذہب نادوسیہ، اسماعیلی، مبارکیہ، سمیطیہ، واقفہ، مرجئی مذہب اور زیدی مذہب وغیرہ وغیرہ اختیار کر کے دنیا میں سب سے زیادہ فرقے رکھنے والے مذہب کا ریکارڈ قائم کر چکا تھا

دیگر کتابوں میں اس کی تفصیلات موجود ہیں، اس کے لئے ''نصیحت الشیعہ'' کا مطالعہ کیا جائے۔

تیسرا اختلاف:...... امام محمد باقرؒ کا انتقال ربیع الثانی ۱۱۴ھ میں ہوا، ان کے وصال کے بعد پھر امامت کے مسئلے میں اختلاف کھڑا ہوا، جس کا خلاصہ حسب ذیل ہے:

(۱):...... ایک گروہ ان کو ''حی لایموت'' سمجھتا تھا، یعنی وہ زندہ ہیں مرے نہیں، وہی امام مہدی ہیں، ان کے بعد کوئی امام نہیں۔

(۲):...... ایک گروہ ان کے صاحبزادے زکریا کو آخری امام، امام مہدی مانتا تھا۔

(۳):...... ایک گروہ امام محمد بن عبداللہ بن حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب کو (جو ''نفس زکیہ'' کے لقب سے ملقب ہیں) کی امامت کا قائل تھا۔ یہ لوگ ان کو ''مہدی آخرالزماں'' جانتے تھے، تاریخ میں منصور عباسی کے خلاف ان کا خروج معروف و مشہور ہے۔

(۴):...... ایک گروہ امام جعفرؒ کی امامت کا قائل ہوا، اس گروہ کے کرتا دھرتا وہی لوگ تھے جن کا ذکر اوپر آچکا ہے۔

چوتھا اختلاف:...... امام جعفرؒ (متوفی ۱۴۸ھ) کے بعد پھر اختلاف رونما ہوا، اور شیعوں کی بہت سی جماعتیں وجود میں آئیں:

(۱):...... ایک گروہ کا عقیدہ تھا کہ وہ امام مہدی ہیں، ان کے بعد کوئی امام نہیں، ان کا انتقال نہیں ہوا، بلکہ وہ روپوش ہو گئے ہیں، دوبارہ ظاہر ہوں گے، یہ فرقہ نادوسیہ کہلاتا تھا۔

(۲):...... بعض لوگ ان کے بعد ان کے صاحبزادے موسیٰ بن جعفر کی امامت کے قائل ہوئے۔

(۳):...... ایک گروہ امام جعفر کے صاحبزادے اسماعیل بن جعفر کی امامت کا قائل ہوا، یہ لوگ ان کو ''امام مہدی'' جانتے تھے، یہ اسماعیلی فرقہ کہلاتا ہے۔

(۴):...... ایک گروہ امام جعفرؒ کے پوتے محمد بن اسماعیل بن جعفر کی امامت کا قائل ہوا، یہ فرقہ مبارکیہ ہے جو اسماعیلیوں کی ایک شاخ ہے، اس کے بعد اسماعیلیوں کے بہت سے فرقے ہوئے، جن کی ایک طویل تاریخ ہے۔

(۵):...... ایک گروہ امام جعفرؒ کے تیسرے صاحبزادے امام محمد بن جعفر کی امامت کا قائل ہوا، یہ سمیطیہ کہلاتے تھے۔

(۶):...... ایک گروہ امام جعفرؒ کے چوتھے صاحبزادے عبداللہ بن جعفر الافطح کی امامت کا قائل ہوا۔'' رجال کشی'' میں ہے:

ترجمہ:...... ''جو لوگ ان کی امامت کے قائل ہوئے وہ شیعہ گروہ کے عام مشائخ تھے، اور ان کے فقہاء بھی اسی عقیدے کی طرف مائل ہوئے، ان کو شبہ اس بنا پر ہوا تھا کہ آئمہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ:...... ''امام کے انتقال کے بعد امامت، امام کے بڑے صاحبزادے کو پہنچتی ہے'' (چونکہ اسماعیل کے بعد سب سے بڑے صاحبزادے عبداللہ الافطح ہیں، لہٰذا وہی امام ہیں)''۔ (رجال کشی ص ۲۵۴)

نوبختی لکھتے ہیں:......

''چونکہ عبداللہ اپنے والد (امام جعفرؒ) کے انتقال کے وقت ان کے تمام فرزندوں کے سردار تھے اور اپنے والد کی جگہ بیٹھتے تھے، اس لئے انہوں نے اپنے والد کے بعد امامت و جانشینی کا دعویٰ کر دیا، ان کے پیرو امام جعفرؒ کی یہ حدیث روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ:...... ''امامت، فرزندان امام میں سب سے بڑے کی ہے'' اس بنا پر بہت سے لوگ جو امام جعفرؒ کو امام مانتے تھے، ان کے بعد ان کے بیٹے عبداللہ کی امامت کے معتقد ہوئے، سوائے چند گنے چنے آدمیوں کے، جنہوں نے سچے امام کو پہچانا، باوجودیکہ عبداللہ حلال و حرام کے مسائل کے صحیح جواب نہ

امام علی ہادیؒ کے شیعہ مریدوں کا ایک گروہ محمد بن بشیر نمیری کی نبوت پر ایمان لے آیا جس نے محارم کے ساتھ نکاح اور مردوں کے ساتھ ہم جنس پرستی کو حلال قرار دیا تھا

دے سکتے تھے، لیکن اس کے باوجود زیادہ تر بزرگان شیعہ اور ان کے فقہاء اس عقیدے کے معتقد رہے، اور عبداللہ کی امامت سے بدگمان نہ ہوئے۔ (فرق الشیعہ ص:۱۱۳)

پانچواں اختلاف:...... امام موسیٰ کاظم بن جعفر صادق کا انتقال ۱۸۳ھ میں ہوا، اور ان کے بعد ان کے شیعوں کے چند گروہ ہو گئے:

(۱):...... ایک گروہ ان کے صاحبزادے علی رضا کی امامت کا قائل ہوا۔

(۲):...... دوسرے گروہ نے کہا کہ امام موسیٰ بن جعفر مرے نہیں، زندہ ہیں، وہی مہدی قائم ہیں۔

(۳):...... ایک گروہ نے کہا کہ وہ امام مہدی ہیں، مر گئے، مگر مرنے کے فوراً بعد زندہ ہو کر کہیں روپوش ہو گئے، ان کے خاص لوگ ان کی زیارت بھی کرتے ہیں، اور وہ ان کو امر و نہی بھی فرماتے ہیں، بہرحال وہ دوبارہ ظاہر ہوں گے اور زمین کو عدل و انصاف سے پُر کر دیں گے۔

(۴):...... ایک گروہ نے کہا کہ وہ مر گئے ہیں، لیکن آخری زمانے میں دوبارہ زندہ ہوں گے، اور وہی مہدی آخر الزماں ہوں گے۔

(۵):...... ایک گروہ نے کہا کہ ان کا انتقال ہو گیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو آسمان پر بلا لیا ہے، آخری زمانے میں دوبارہ ان کو بھیجیں گے۔

نوبختی لکھتے ہیں:......

ترجمہ:...... ''یہ تمام فرقے (جن کا ذکر نمبر ۲ سے نمبر ۵ تک ہوا ہے) ''واقفہ'' کہلاتے ہیں، کیونکہ یہ لوگ سلسلۂ امامت موسیٰ بن جعفر پر ختم کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہی ''امام مہدی'' ہیں، ان کے بعد کسی اور امام کا انتظار نہیں، اور وہ ان کے بعد کسی امام کے قائل نہیں۔'' (فرق الشیعہ ص:۱۱۹)

(۶):...... ایک فرقہ اس کا قائل تھا کہ معلوم نہیں کہ موسیٰ بن جعفر زندہ ہیں یا فوت ہو گئے ہیں؟ بہت سی روایات میں آیا ہے کہ وہ مہدی قائم ہیں، ان خبروں کو جھوٹ بھی نہیں کہہ سکتے، چونکہ موت برحق ہے اس لئے ان کی زندگی اور موت کا فیصلہ کئے بغیر ہم ان کی امامت پر قائم ہیں (فرق الشیعہ ص:۱۲۱)

(۷):...... ایک گروہ نے محمد بن بشیر نامی ایک شخص کو ان کا جانشین مانا، ان کا دعویٰ تھا کہ موسیٰ بن جعفرؒ زندہ ہیں، وہی مہدی قائم ہیں، فی الحال روپوش ہیں، اور محمد بن بشیر کو آپ نے اپنا جانشین بنا رکھا ہے۔ (ایضاً ص:۱۲۲)

CamScanner

چھٹا اختلاف :.......امام علی رضاؒ بن موسیٰ کاظمؒ بن جعفر صادقؒ کا انتقال ۲۰۳ھ میں ہوا۔ اس وقت ان کے صاحبزادے محمد بن علی (المعروف بہ ''امام جواد'') کی عمر سات سال کی تھی، (ان کی پیدائش ۱۹۵ھ میں ہوئی) اس لئے امام علی رضاؒ کے بعد پھر اختلاف ہوا۔

(۱):......ایک گروہ نے کہا کہ محمد بن علی نابالغ ہی سہی، آخر امام زادہ ہے، اسی کو امام بناؤ۔

(۲):......ایک گروہ نے کہا کہ امام علی رضاؒ کے بعد ان کے بھائی احمد بن موسیٰ بن جعفرؒ امام ہیں، کیونکہ امام رضاؒ نے اپنے بعد ان کے حق میں وصیت فرمائی تھی۔

(۳):......ایک گروہ جو امام علی رضاؒ کی امامت کا قائل تھا، وہ ان کے بعد ان کی امامت سے منحرف ہوگیا، اور کہا کہ امامت ان کے والد موسیٰ کاظمؒ پر ختم ہوگئی تھی، اگر امامت کا سلسلہ آگے چلنا ہوتا تو امام علی رضاؒ نابالغ بیٹا چھوڑ کر کیوں مرتے؟

(۴):......کچھ لوگوں نے امام علی رضاؒ کی وفات کے بعد عقیدۂ امامت ہی کو خیرآباد کہہ دیا، اور انہوں نے مرجئی مذہب اختیار کرلیا۔

(۵):......کچھ لوگوں نے موسوی سلسلے سے منحرف ہوکر زیدی مذہب اختیار کرلیا۔

نوبختی لکھتے ہیں:......

ترجمہ:......''دو گروہوں کے احمد بن موسیٰ کی امامت کے قائل ہونے اور باقی گروہوں کے امامت سے منحرف ہوجانے کی وجہ یہ تھی کہ امام علی رضاؒ کے وصال کے وقت ان کے صاحبزادے سات سال کے تھے، ان لوگوں نے کہا کہ:......امام بالغ ہونا چاہیے، نابالغ کی امامت کیسے صحیح ہوسکتی ہے؟ اگر نابالغ کو امام مانا جائے تو لازم آئے گا کہ نابالغ بچہ مکلف ہو، حالانکہ نابالغ بچہ نہ مکلف ہوسکتا ہے، نہ لوگوں کے درمیان فیصلے کرسکتا ہے، نہ شریعت کو پورا سمجھ سکتا ہے، نہ اس کی تعلیم دے سکتا ہے۔ (فرق الشیعہ ص:۱۲۸)

ساتواں اختلاف :......امام محمد بن جواد بن علی بن موسیٰ کاظمؒ کا وصال ۲۲۰ھ میں ہوا، نوبختی لکھتے ہیں کہ ان کے بعد امامت کا کوئی جھگڑا کھڑا نہیں ہوا، بلکہ جو لوگ ان کی امامت کے قائل تھے، ان کے بعد ان کے صاحبزادے علی ہادی بن محمد جواد بن علی رضاؒ کے حلقہ بگوش ہوگئے (حضرتؒ کی ولادت ۲۱۴ھ میں ہوئی تھی اور والد بزرگوار کی وفات کے وقت شش سالہ تھے) البتہ چند لوگ ان کے بھائی موسیٰ بن محمد کی امامت کے قائل ہوئے، تاہم کچھ عرصے کے بعد (غالباً جب حضرت علی بن محمد بن بلوغ کو پہنچے ہوں گے) موسیٰ بن محمد کی امامت سے منحرف ہوکر ان کی امامت کے گرویدہ ہوگئے، یہ دوسرا موقع تھا کہ شیعہ (بامر مجبوری) چھ سال کے نابالغ بچے کی امامت کے قائل ہوئے۔

آٹھواں اختلاف :......امام علی ہادیؒ کا وصال ۲۵۴ھ میں ہوا، ان کے بعد پھر امامت میں اختلاف ہوا۔

(۱):......ان کے مریدوں کا ایک گروہ محمد بن بشیر نمیری نامی ایک شخص کی نبوت پر ایمان لے آیا، یہ ایک ملحد شخص تھا اور اس نے محارم کے ساتھ نکاح اور مردوں کے ساتھ ہم جنس پرستی کو حلال قرار دے دیا تھا۔

متعدد بار شیعہ بامر مجبوری نابالغ بچوں کی امامت کے قائل ہوئے

(۲):......ایک گروہ امام علی ہادی کے صاحبزادے محمد بن علی کی امامت کا قائل ہوا، جن کا انتقال والد بزرگوار کی زندگی میں ہوگیا تھا، ان لوگوں کا کہنا تھا کہ محمد بن علی مرے نہیں، کیونکہ ان کے والد بزرگوار نے ان کو امامت کے لئے نامزد کیا تھا، اور اپنے مریدوں کو بتادیا تھا کہ ان کے بعد امام محمد بن علی ہوں گے، امام جھوٹ تو نہیں بولتے، لہٰذا یہی کہا جاسکتا ہے کہ ان کے والد بزرگوار نے دشمنوں کے اندیشے کی بنا پر ان کو غائب کردیا اور وہی امام مہدی ہیں۔ (فرق الشیعہ ص:۱۳۷)

(۳):......ایک گروہ نے امام علی بن محمد کے بعد ان کے صاحبزادے امام حسن عسکری کو امام قرار دیا۔

(۴):...... اور کچھ لوگ امام حسن کے بھائی جعفر بن علی کی امامت کے قائل ہوئے، ان کا کہنا تھا کہ امام علی نے اپنے صاحبزادے محمد کی وفات کے بعد اپنے دوسرے صاحبزادے جعفر کو امامت کے لئے نامزد کیا تھا۔ (فرق الشیعہ ص:۱۳۸)

نواں اختلاف :......سب سے زیادہ ہولناک اختلاف امام حسن بن علی عسکری کی وفات پر رونما ہوا، امام موصوف کی ولادت ۲۳۲ھ میں ہوئی تھی اور وفات شب جمعہ ۸ ربیع الاول ۲۶۰ھ کو ۲۸ سال کی عمر میں ہوئی۔

نوبختی لکھتے ہیں:

ترجمہ:......''امام حسن عسکریؒ کا انتقال ہوا تو ان کا کوئی نشان باقی نہ رہا، جب لوگوں نے ظاہر میں ان کا کوئی لڑکا نہ پایا تو ناچار ان کی وراثت ان کی والدہ اور ان کے بھائی جعفر کے درمیان تقسیم کردی۔'' (فرق الشیعہ ص:۱۳۹)

بہرحال امام حسن عسکریؒ کے بعد ان کے مریدوں میں شدید اختلاف رونما ہوا۔ نوبختی لکھتے ہیں کہ ان کے مرید: ''برچہاردہ دستہ شدند'' (فرق الشیعہ ص:۱۳۹) یعنی ان کے چودہ فرقے ہوگئے۔ ان کی تفصیل نوبختی کے رسالے میں دیکھ لی جائے۔

خلاصہ یہ کہ ایک فرقے نے ان کے بھائی امام جعفرؒ کو امام مانا، ایک فرقے نے کہا کہ امام حسن عسکریؒ مرے نہیں، بلکہ روپوش ہوگئے ہیں، وہ دوبارہ آئیں گے، کیونکہ وہی مہدی قائم ہیں، بعض نے کہا مرتو گئے مگر دوبارہ زندہ ہوں گے، کیونکہ وہی مہدی قائم ہیں، بعض نے کہا حسن اور جعفر دونوں بھائیوں کا دعویٰ غلط تھا، امامت ان کے باپ پر ختم ہوگئی، وغیرہ وغیرہ۔

ان چودہ فرقوں میں سب سے زیادہ دلچسپ موقف ان لوگوں کا تھا جو امر کے قائل ہوئے کہ امام حسن عسکریؒ کا ایک بیٹا تھا، جو ۲۵۵ھ یا ۲۵۲ھ میں پیدا ہوا تھا، ان کی ولادت کو لوگوں سے مخفی رکھا گیا تھا، یہ صاحبزادے چار پانچ سال کی عمر میں اپنے والد کے انتقال سے دس دن پہلے اپنے شہر (سرمن رائی) کے ایک غار میں جا چھپے، اور وہ تمام چیزیں جو امامت کے لوازم ہیں اور حضرت علیؓ سے لے کر ہر امام کے پاس رہا کرتی تھیں، اور آخر میں امام حسن عسکریؒ کے پاس تھیں (مثلاً حضرت علیؓ کے ہاتھ کا لکھا ہوا قرآن، قدیم آسمانی کتابیں، توریت، انجیل، زبور اور دیگر انبیاءؑ کے صحائف، مصحف فاطمہ، جفر احمر، جفر ابیض، ستر گز کا ''الجامعہ'' نامی صحیفہ، انبیائے سابقین کے معجزانہ تبرکات مثلاً عصائے موسیٰ، قمیض آدمؑ اور حضرت سلمان علیہ السلام کی انگشتری وغیرہ وغیرہ) ان تمام چیزوں کا پشتارہ بھی ساتھ لے گئے۔

یہ تھا مشکلات کا وہ پہاڑ جس کو عبور کرنا امامیہ کے لئے ناممکن ہوگیا اور انہیں امام کے غائب ہوجانے کا اعلان کرنا پڑا، انہی مشکلات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے میں نے لکھا تھا۔

''شیعہ مذہب کا ''نظریۂ امامت'' چونکہ فطری پر غلط تھا، اس لئے شیعہ مذہب بھی اس کا بوجھ زیادہ دیر تک نہ اٹھا سکا، بلکہ اس نے اماموں کا سلسلہ بارہویں امام پر ختم کرکے اسے ۲۶۰ھ میں کسی نامعلوم غار (سرمن رائی کے غار) میں ہمیشہ کے لئے غائب کردیا۔''

☆☆☆☆☆

غیر قانونی امام باڑہ سیل کر دیا گیا

حبیب کالونی سمن آباد میں چند شر پسند عناصر نے غیر قانونی اور غیر آئینی امام باڑے کی تعمیر شروع کر دی جس پر اہل علاقہ اور خصوصاً اہلسنت والجماعت کے نوجوان مشتعل ہو گئے تو مقامی انتظامیہ حرکت میں آ گئی۔ اے سی سٹی جناب ظہیر انور چیمہ کے روبرو فریقین نے اپنا موقف پیش کیا۔ اہلسنت والجماعت فیصل آباد کے سٹی صدر مولانا سلمان جھنگوی نے مضبوط دلائل دیتے ہوئے کہا کہ کسی بھی نیا امام باڑہ تعمیر کرنے کی پاکستان کا آئین اجازت نہیں دیتا۔ اور امام باڑہ سے اذان کے نام پر اصحاب ثلاثہ پر تبرا کیا جاتا ہے جس سے فیصل آباد کی مسلمان اکثریت کے جذبات مجروح ہونگے۔ تیسری بات یہ ہے کہ یہ علاقہ اس وقت امن و امان کا گہوارہ ہے۔ جب یہاں امام باڑہ بن جائیگا تو یہ لوگ خنجر بردار ماتمی جلوس نکالنے کی اجازت مانگیں گے جس سے پورا علاقہ راولپنڈی کی طرح ظلم و بربریت کا نشانہ بن سکتا ہے۔ مولانا سلمان جھنگوی کی گفتگو سن کر اے سی نے امام باڑہ کو سیل کرنے کا آرڈر جاری کر دیا۔ جس سے اہل علاقہ میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ ضلعی صدر مولانا حبیب الرحمٰن صدیقی نے، اے سی اور مولانا سلمان جھنگوی کو جرأت مندانہ کردار پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے توقع ظاہر کی کہ آئندہ بھی یہ حضرات مشن جھنگوی کے لیے سرگرم عمل رہیں گے۔ انشاءاللہ۔ ''رپورٹ: ضلعی سیکرٹری محمد نعیم انصاری، فاروق اعظم''

لعنت اللہ علی الکاذبین ترجمہ جھوٹوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت

1500 روپے

ہمارا عزم فطرت سے قریب تر صحت مند زندگی

نسخہ جوہر زیتون

صدق بیانی کی تمام حدود کو ملحوظ رکھ کر یہ کہا جا سکتا ہے کہ نسخہ جوہر زیتون کی ایک ہی خوراک انشاءاللہ ایک مرتبہ تو مریض گھٹنیا کو بستر مرگ سے اٹھا دیتی ہے۔

جوہر زیتون جوڑوں کے درد کا مکمل علاج

تمام نباتات خالق ارض وسماء کے ہی پیدا کردہ ہیں لیکن چند پودوں کا ذکر اللہ تعالیٰ نے خود اپنے مقدس کلام میں فرمایا ہے اس طرح ان پودوں کے نام تا ابد کلام الٰہی میں محفوظ ہو گئے ہیں ان میں زیتون کا ذکر بکثرت ملتا ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے'' قسم ہے انجیر کی اور قسم ہے زیتون کی اور قسم ہے طور سینا کی اور اس امن والے شہر کی ہم نے انسان کو بہترین انداز میں پیدا فرمایا ہے'' قرآن پاک میں زیتون کا لفظ اس کے نام کے ساتھ چھ مرتبہ آیا ہے۔

فوائد جوہر زیتون

- جوہر زیتون: جوڑوں کا درد، کمر کا درد، ٹانگ کا درد ختم کرتا ہے۔
- جوہر زیتون: پٹھوں کی کمزوری، جوڑوں پر سوج، ورم ختم کرتا ہے۔
- جوہر زیتون: گنٹھیا، موہروں کا درد، سر درد، کمزوری ختم کرتا ہے۔
- جوہر زیتون: تمام جسمانی درد کو ختم کر کے یورک ایسڈ کو خارج کرتا ہے۔

قائم شدہ 1950 شعبہ طب نبوی ﷺ دارالخدمت رجسٹریشن نمبر 1195

0308-7575668
0345-2366562

جوہر زیتون بذریعہ ڈاک منگوانے کے لیے 24 گھنٹے ہیلپ لائن

قسط نمبر 23

عالم اسلام کے ہر مسلمان کے نام کھلا خط کے ذریعے

غور و فکر کی دعوت

امت محمدیہ اور فرقہ جعفریہ کا علمی تجزیہ

از قلم: حافظ ارشاد احمد دیوبندی ظاہر پیر

چودہ سو سال سے دین اسلام کا نام استعمال کر کے' اسلام کی بنیادیں کمزور کر دینے والے گروہ کے بارے میں اکابرین اسلام' علماء امت' فقہاء عظام' مجتہدین کرام' مفتیان محترم کے واجب التسلیم اقوال، تاریخ ساز فیصلہ جات پر مشتمل علمی دستاویز۔

جیسا کہ آپ سب محبان اسلام محبان صحابہ کرامؓ بخوبی جانتے ہیں کہ اسلام اور اہل اسلام اس وقت بہت بڑے مشکل ترین دور سے گزر رہے ہیں جسکی مثال ماضی کے کسی دور میں تلاش بسیار کے باوجود تاریخ میں نہیں ملتی۔

لاریب! اسلام صرف عبادات کے مجموعہ کا نام نہیں۔ اسلام ایک ہمہ گیر دنیاء کائنات میں اسلامی مملکت نفاذ خلافت راشدہ کے قیام کا عملاً مدعی ہے۔ قرآن کریم بار بار مسلمانوں کو عملی جہاد کی تربیت دیتا ہے جس کا عملی نفاذ حضرت خاتم النبیین ﷺ کے دور مبارک سے شروع ہوا جسے صحابہ کرامؓ نے بطور غذا درختوں کے پتے تک استعمال کر کے قرآن کریم کے جمیع فرمودات کو دنیاء کائنات میں طلوع شمس سے غروب شمس تک اپنی جان کی بازی لگا کر پہنچانے کا فریضہ انجام دیا۔ قرآن مجید کے فرمان کے مطابق جہاد کو ترک کر کے مملکت میں خلافت راشدہ کا نفاذ ناممکن ہے جس کی مثال صحابہ کرامؓ کے عمل سے واضح ہے جب کہ اس وقت "الکفر ملة واحدہ" کا اجتماع اسلام کے نظام مملکت کے خلاف متحد دکھائی دیتا ہے۔

کفار، یہود، ہندو، نصاریٰ، مرزائی، شیعیت سب قرآن مجید کے نظام خلافت راشدہ کے خلاف مجتمع ہو چکے ہیں۔ آج جس طرح دنیا کو اسلام نفاذ خلافت راشدہ سے روکا جا رہا ہے اور حیرت انگیز ابلیسی منصوبے بنائے جا رہے ہیں، مسلمانوں کی تذلیل و رسوائی کے لئے سب دشمنان اسلام مجتمع ہو رہے ہیں۔ اس کافرانہ اسکیم کے تحت مسلمانوں محبان صحابہ کرامؓ کے خون مبارک کی ندیاں بہائی جا رہی ہیں۔ اہل اسلام محبان صحابہ کرامؓ کے راستے مسدود کئے جا رہے ہیں۔ اہل اسلام میں باہمی خلفشار اور انتشار پھیلایا جا رہا ہے۔ اہل اسلام کے مذہب اسلام کو وحشت اور دہشت گرد مذہب قرار دیا جا رہا ہے۔ مگر الحمد للہ، اللہ تعالیٰ کی شان قدرت ملاحظہ کیجئے کہ بزعم خویش اپنے آپ کو سپر طاقت کے حامل ہونے کے باوجود اسلام کی شان و شوکت، اسلام کی مقبولیت و محبوبیت اسلام کی جذب و کشش میں یوماً فیوماً اضافہ ہی اضافہ ہو رہا ہے نہ اہل اسلام ان سے مرعوب یا خوف زدہ ہیں نہ آئے دن ان خون کی ندیوں سے متاثر ہو کر پیچھے ہٹنے کے لئے تیار، اور نہ ہی اہل اسلام کو کروڑہا ڈالر خرچ کرنے کے باوجود مٹایا جا سکا ہے اور نہ ہی انشاء اللہ تعالیٰ تا قیام قیامت اہل اسلام کو مٹایا جا سکتا ہے۔

یہ صرف اسلام ہی کا معجزہ ہے یہ اللہ تعالیٰ کا آخری سچا دین ہے دین اسلام تدریجاً تدریجاً کفرستانوں میں مخالفت کے طوفانوں کا مقابلہ اور سامنا کرتا ہوا داخل ہوتا جا رہا ہے۔ مخالفت کے طوفانی جھکڑ اسلام کو روک سکتے ہیں، اور نہ ہی یہ اسلام کے نفاذ کو روک سکیں گے اس وقت عالم کفر امریکہ کی سربراہی میں پوری قوت پورا زور مسلمانوں اور اسلام کو مٹانے اور نیست و نابود کرنے میں لگا رہا ہے۔ امریکہ کو جب یہ معلوم ہوتا ہے کہ فلاں تنظیم یا شخصیت کفر پر ضرب کاری لگانے کی سعی اور کوشش کر رہی ہے تو اس تنظیم یا شخصیت کو دہشت گرد قرار دے کر اس کے اثاثے وغیرہ منجمد کر دیتا ہے۔

صلیبی افواج کا ظلم و ستم:

کفر و شرک اور ظلم و ستم کے علمبردار امریکہ ہی کی کمان میں اتحادی صلیبی افغانستان میں ظلم و ستم کا بازار گرم کئے ہوئے ہیں۔ امریکہ کی سربراہی میں صلیبیوں کی جنگ طالبان سے ہے۔

محترم! ہم اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے نبی کا وارث بھی کہتے ہیں لیکن امت محمدیہ کی مظلوم بیٹیاں کفار کی قید میں سسک رہی ہیں آج حضرت نبی کریم ﷺ کی ختم نبوت اور اصحاب رسول اللہ ﷺ کی عظمت پر ڈاکہ ڈالا جا رہا ہے۔ آج ابو غریب جیل سے لے کر گوانتاناموبے کے عقوبت خانے تک صالح محبان صحابہ کرامؓ مسلمان نوجوان بیٹیاں اور بیٹے سامراج انگریزوں کی قید میں ہیں۔ افغانستان کی خالص سو فیصد اسلامی حکومت کو ختم کر کے پوری دنیا کا کفر اپنا ظالمانہ نظام جمہوریت لے کر افغانستان آ گیا ہے۔ پوری دنیا کا کفر اکھٹا ہو کر اسلام اور مجاہدین اسلام کو مٹانے کے لئے سرزمین شہداء پر آ چکا ہے۔ انکے خلاف طالبان اسلام علماء کرام کی قیادت و سیادت میں جہاد کر رہے ہیں۔ اور یہ جہاد تا قیام قیامت کفر کے خلاف

قرآن کریم مسلمانوں کو بار بار عملی جہاد کی تربیت دیتا ہے جس کا عملی نفاذ حضرت خاتم النبیینؐ کے مبارک دور سے شروع ہوا

امریکہ کو جب یہ معلوم ہوتا ہے کہ فلاں تنظیم یا شخصیت کفر پر ضرب کاری لگانے کی سعی اور کوشش کر رہی ہے تو اس تنظیم یا شخصیت کو دہشت گرد قرار دے کر اس کے اثاثے وغیرہ منجمد کر دیتا ہے

انشاءاللہ تعالیٰ جاری وساری رہے گا۔ حضرت نبی کریم ﷺ کا فرمان مقدس ہے......

"من مات ولم یغز ولم یحدث به نفسه مات علی شعبة من نفاق" (رواہ ابوداؤد)

جو شخص اس حال میں مرگیا کہ کبھی نہ اس نے جہاد کیا نہ کبھی اپنے دل میں جہاد کرنے کا ارادہ کیا تو اس کی موت ایک قسم کے نفاق پر ہوئی۔

محترم مسلمانو! اس وعید سے بچنے کے لئے اپنے آپ کو جہاد فی سبیل اللہ کے لئے تیار کرلو۔ امریکہ کی سربراہی میں طالبان اسلام کے خلاف آتش وفولاد کی ظالمانہ جابرانہ بارش برسائی گئی۔ جس میں امریکہ کی دعوت پر پورا عالم کفر امنڈ آیا ایک طرف پوری دنیا دہشت گرد امریکہ کی دعوت پر ہر طرح کا خطرناک جدید ترین اسلحہ سے لیس ہوکر ان کے گھر میں اتر آیا اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ کے نام لیوا محمد عربی ہاشمی ﷺ کے بے بس سیدھے سادھے غلام تھے جن کے اپنے اور بیگانے دشمن بن چکے تھے۔ ان اہل اسلام کو صرف اسلام کے شیدائی ہونے کی سزا دی جارہی تھی۔ مسلمان حاکم بھی کفر کے آگے اپنے سر جھکا چکے تھے۔

کفار اور اعدائے اسلام اور منافقین غرور وتکبر کا اظہار کررہے تھے کہ ہم نے طالبان کو اسلامی حکومت قائم کرنے کی یہ سزادی ہے کہ ان کا نام بھی صفحہ ہستی سے مٹادیا ہے۔ طالبان کو نیست ونابود کرکے رکھ دیا ہے ہم جیت چکے ہیں مگر الاسلام یصلو ولا یعلے اسلام مغلوب نہیں بلکہ ہمیشہ غالب ہی رہے گا۔ اب سب نے یہ نظارہ دیکھا اور دیکھ رہے ہیں کہ وہی شمع توحید کے پروانے حضرت نبی کریم ﷺ کے غلام محبان صحابہ کرامؓ بے سروسامانی کے باوجود موجود ہیں۔ اور کفر کے سورماؤں عدوان صحابہ کرامؓ کے منہ میں خاک ودھول جھونک رہے ہیں۔

کفر کے آلہ کار ابلیسی کارندے اندر سے شرمندہ و ابلیسی دجالی فوج بھی دلدل میں پھنس گئی اور اب تک مزید دلدل میں دھنستی جارہی ہے۔ یہ عالم کفر کے سورما اپنے غیض وغضب میں ذلت آمیز شکست سے دوچار ہوکر اپنے ظالمانہ انجام کو پہنچ چکے ہیں اب پوری دنیا ان پر لعنت و

جہاد کو ترک کرکے مملکت میں خلافت راشدہ کا نفاذ ناممکن ہے جس کی مثال صحابہ کرامؓ کے عمل سے واضح ہے

ملامت کی بارش برسارہی ہے۔ اب یہ دوسرے ممالک سے مدد مانگ رہے ہیں کہ ہمیں بچاؤ، سہارا دو ورنہ ہم اکیلے ان کا مقابلہ نہیں کرسکیں گے۔ اور پاکستان کے حکمرانوں کو بھی کہتے ہیں کہ اگر القاعدہ اور افغانستان طالبان کامیاب ہوگئے تو پھر پاکستان کو بہت خطرہ ہے جب پوری دنیا پر واضح اور عیاں ہے کہ افغانستان طالبان ابابیلوں نے ان وحشی دہشت گرد امریکیوں کو بلکہ نیٹو کی مکمل فوج کو اپنی فدائی کاروائیوں سے اس قدر خوف زدہ کردیا ہے کہ امریکہ اور اس کے حواری دلی طور پر یہ چاہتے ہیں کہ چند لمحوں میں یہاں سے بھاگ جائیں اور افغانستان میں ہزاروں کی تعداد میں واصل جہنم ہوکر کفر کے ان سورماؤں کو یہ بخوبی علم ہوگیا ہے کہ ظلم کے راج زیادہ دیر تک نہیں چلتے یہ قانون فطرت ہے کہ اندھیرے کے بعد اجالا ضرور ہوا کرتا ہے۔

محترم اہل اسلام محبان صحابہ کرام! اس دردمندانہ کھلے خط کی تمہید اس لئے کچھ طویل ہوگئی ہے کہ آپ حضرات دردمندانہ اسلام غور وفکر کرسکیں کہ مصائب وآلام اور حوادثات مالی وجانی قربانیاں اسلام کی راہ میں اللہ تعالیٰ کو بہت ہی پسند ہیں اس لئے صحابہ کرامؓ نے پوری دنیا میں اسلام کی آواز حق پہنچانے کے لئے جو قربانیاں دی ہیں انکی مثال کہیں اور نہیں ملتی۔ صحابہ کرامؓ کا تعلق مع اللہ اس حد تک پہنچ چکا تھا کہ دنیا باوجود (آخر دور میں) وافر مقدار میں

صحابہ کرامؓ کے ایسے واقعات کو اگر مختصراً بھی قلم بند کیا جائے تو کئی ضخیم ترین کتب میں بھی اندراج ناممکن ہے اسلئے ایک دو واقعات صرف تبرکاً ملاحظہ فرمائیے۔

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ:

آپؓ کے بارے میں مستند روایت سے منقول ہے کہ آپؓ کا ایک کھجوروں کا بہت عمدہ شاندار باغ تھا۔ آپؓ اکثر اس باغ میں نماز نفل ادا فرمایا کرتے تھے ایک بار آپؓ نماز میں مشغول تھے کہ ایک پرندہ اڑا آپؓ کی توجہ اس کی طرف ہوئی تو آپؓ یہ بھول گئے کہ کونسی رکعت ادا فرمارہے تھے اس کا آپؓ کو بہت دکھ ہوا فوراً آپؓ حضرت نبی کریمؐ کی خدمت اقدس حاضر ہوئے اور آپؓ نے فرمایا کہ یارسول اللہ ﷺ مجھے اپنے باغ کی وجہ سے یہ زبردست تکلیف پہنچی ہے میں نہیں چاہتا کہ ایسی دنیا کو اپنے پاس رکھوں جس کی وجہ سے میرا دینی نقصان ہو میں یہ باغ اللہ تعالیٰ کے راستے میں وقف کرتا ہوں اب یہ باغ مسلمانوں کے بیت المال کی ملکیت ہے آپؓ نے اپنی ملکیت ختم کردی۔

دیگر اصحاب رسول اللہ ﷺ کے ایسے واقعات سیکڑوں کی تعداد میں ہیں۔ ایک اور صحابی رسولؐ کے بارے میں مرقوم ہے کہ آپؓ نماز میں مشغول تھے کہ ایک چور انکے گھر گھس آیا اور آپؓ کا گھوڑا بہت ہی عمدہ کھول کر چوری کر کے لے گیا جس کا آپؓ کو بھی علم ہوا مگر آپؓ نے بڑے اطمینان اور خشوع وخضوع تسلی سے اپنی نماز جاری رکھی نماز ادا کرنے کے بعد جب لوگوں کو معلوم ہوا کہ اس طرح آپؓ کا گھوڑا چوری ہوگیا ہے تو لوگوں نے کہا کہ جب آپؓ کو معلوم تھا کہ چور آپؓ کا گھوڑا چوری کرکے لے جارہا ہے تو آپؓ اس چور کو پکڑ لیتے۔

محترم! اس صحابیؓ نے جو جواب دیا وہ آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ صحابی رسولؐ نے فرمایا:......" جس عبادت یعنی اپنے فائدے کے لئے میں مشغول تھا وہ اس

افغانستانی طالبان ابابیلوں نے نیٹو کی مکمل فوج کو اپنی فدائی کاروائیوں سے اس قدر خوف زدہ کردیا ہے کہ امریکہ اور اس کے حواری دلی طور پر یہ چاہتے ہیں کہ چند لمحوں میں یہاں سے بھاگ جائیں

ذلیل ہیں مگر پھر بھی دنیا کو دکھانے کے لئے بڑھکیں ماررہے ہیں۔ امریکہ کی سربراہی میں کفر کے آلہ کار وسرغنے امریکہ وبرطانیہ وغیرہ نے ایک مسلم ملک عراق پر بھی ناحق یلغار کر کے شیعوں کو راضی اور خوش کرنے کے لئے جس کے نتیجے میں صدام حسین حکومت تو ختم ہوگئی مگر امریکہ وبرطانیہ کو

ہونے کے کسی کو بھی اپنے جال میں نہیں پھنسا سکی۔ صحابہ کرامؓ نے دنیا کے مال واسباب کو محض اپنے دین اسلام کی ترقی کے لئے استعال کیا اور جب دیکھا کہ یہ دین کے راستے میں رکاوٹ بن رہا ہے تو پھر اس کو فوراً چھوڑنے میں ذرا بھر تامل سے کام نہیں لیا۔

گھوڑے سے کروڑ گنا زیادہ اہم تھی (شان صحابہ سبحان اللہ) اس لئے قرآن مجید نے صحابہ کرامؓ کو ہمارے لیے معیار حق قرار دیا ہے۔

محترم! ہمارے اسلاف حضرات نے بھی صحابہ کرامؓ کے عین نقش قدم پر اپنی زندگی کے شب وروز گذارنے کو عملی

CS CamScanner

طور پر ترجیح دی کسی قسم کی لالچ طمع یا حوادثات اور حکمرانوں کے ڈر اور خوف سے اسلامی احکامات پر عمل کرنے سے انکو رکاوٹ کا سامنا نہیں کرنا پڑا ۔آج بھی اپنے اسلاف" کی سیرت و کردار کے واقعات ملاحظہ کر کے مجاہد اعظم امیر عزیمت مجدد ملت حاضرہ حضرت علامہ حق نواز جھنگوی شہیدؒ کا یہ فرمان سو فیصد درست اور سچا ہے کہ حالات کا مقابلہ کیا جاتا ہے۔ورنہ کسی دور میں بھی حالات خود بخود آسانی پیدا نہیں کرتے۔

میں کفن ساتھ لایا ہوں۔شیخ الاسلام مولانا مدنیؒ

شاہجہانپور حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی" کی ایک تقریر سے مخالفین بے حد مشتعل ہو گئے اور انہوں نے چیلنج کیا کہ اگر آئندہ ایسی تقریر کرنی ہو تو کفن ساتھ لانا ہمارے پاس تمہارا کفن نہیں ہے تو اسی جلسہ میں حضرت شیخ الاسلام رحمہ اللہ نے اعلان فرمایا کہ آنے والے جمعہ کو اسی جگہ یہیں تقریر ہوگی پھر آپ" دوسرے جمعہ کو جب شاہ جہان پور تشریف لائے اور ٹرین سے اترے تو آپ" کے ہاتھ میں ایک پوٹلی تھی جلسہ گاہ میں پہنچ کر اس پوٹلی سے کفن نکال کر آپ" نے فرمایا کہ یہ دیکھیے میں اپنا کفن ساتھ لایا ہوں یہ فرمانے کے بعد آپ" نے سابقہ تقریر سے بھی بہت زیادہ کھل کر قرآن واحادیث کے فرمودات کے مطابق تقریر فرمائی اعلائے کلمۃ اللہ کے سلسلہ میں حضرتؒ کی عظیم الشان جرأت و بے باکی کا اثر یہ ہوا کہ مخالفین کی اکثریت بدعت سے تائب ہو کر حضرت" کے دست مبارک پر بیعت کر لی مگر خوف خشیت الٰہی کا یہ حال تھا کہ مرض الوفات میں ایک دن حضرت مولانا فخر الدین صاحب" اپنے احباب علماء کرام کے ساتھ بغرض عیادت مزاج پرسی مکان پر تشریف لائے تو حضرت شیخ الاسلام" نے فرمایا دیکھیے بھائی میری نمازیں جماعت کے ساتھ فوت ہو رہی ہیں نمازیں تیمم سے ادا کرتا ہوں اور لوگ ہیں کہ میرے بارے میں کچھ حسن ظن رکھتے ہیں۔حضرت" یہ فرما کر اس قدر زور زور سے روئے کہ ہچکی بندھ گئی اور پورا جسم بے تحاشا لرزنے لگا۔اللہ اکبر۔

باطل کے آگے ڈٹ جانا اہل اسلام کا ابتداء سے شیوہ چلا آ رہا ہے خواہ اس کے نتائج کچھ بھی کیوں نہ برآمد ہوں پوری دنیا جانتی ہے کہ امیر عزیمت حضرت علامہ حق نواز جھنگوی شہیدؒ کا علمی اور عملی مقام کس قدر بلند تھا مگر آپ" کو حق کہنے کے جرم میں پولیس والے مادر زاد ننگا کر کے آپ" کے جسم مبارک سے سب کپڑے اتار کر منہ کے بل گرا کر جوتے برساتے جسے عام لوگ بھی دیکھ کر رونے لگ جاتے مگر آپ" ، امیؒ ، امیؒ ، امیؒ کہہ کر سب کچھ برداشت کرتے تھے۔

جو شخص اس حال میں مر گیا کہ کبھی نہ اس نے جہاد کیا اور نہ کبھی اپنے دل میں جہاد کرنے کا ارادہ کیا تو اس کی موت ایک قسم کے نفاق پہ ہوئی

بندہ عفاء اللہ عنہ نے اس لئے یہ مناسب سمجھا کہ اہل اسلام کے ہر مسلمان کو ایک کھلے خط کے ذریعہ شیعیت کے عین کافرانہ نظریات جنہوں نے خلفائے راشدین کے دور مبارک سے لے کر اب تک اسلام کو مذاق بنایا ہوا ہے۔ملاحظہ فرمائیے شیعہ کا کلمہ طیبہ اسلام کے کلمہ کے خلاف ہے شیعہ کی نماز اسلام کی نماز کے خلاف ہے۔شیعہ کا حج اسلام کے حج کے احکامات کے خلاف ہے۔شیعہ اذان ، شیعہ قرآن اسلام کی اذان اور قرآن کے خلاف ہے شیعہ کے وضو کے احکامات اسلامی وضو کے خلاف ہیں۔شیعہ کا نکاح اسلام کے نکاح کے خلاف قادیانی ایک کو نبی ماننے سے کافر ہیں۔شیعہ بارہ نبی حضرت نبی کریم ﷺ کے بعد مانتے ہیں یعنی اسلام کے عقیدہ ختم نبوت کا انکار اگر ایک گروہ ایک نیا نبی مانکر مسلمان نہیں ہو سکتا تو شیعہ پورے اسلام کا انکار کر کے کیسے مسلمان ہو سکتا ہے؟

محترم!غور وفکر فرمائیے صحابہ کرامؓ ہی کی وجہ سے ہمارے پاس اسلام آیا ہے۔یہی کچھ میدان بدر میں حضرت نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایک درخواست میں بڑے عجز سے یوں اظہار فرمایا ہے۔

سر بسجود ہو کر نہایت ہی خشوع وخضوع سے رو رو کر یوں دعا فرمائی۔

"اللھم انجزنی ما وعدتنی اللھم ان تھلک ھذہ العصابۃ من اھل الاسلام لا تعبد فی الارض ابداً"

ترجمہ:......"اے اللہ! جو میرے ساتھ وعدہ تھا یا اللہ اب وہ وعدہ پورا فرما دے۔یا اللہ!اگر تو نے میری جماعت صحابہ کرامؓ کو ہلاک کر دیا تو پھر میرے مولیٰ میرے اللہ (میری جماعت صحابہ کرامؓ کی شہادت کے بعد) اس سطح ارض پر تا قیام قیامت تیری خالص عبادت کرنے والا کوئی ایک فرد بھی نہیں ہوگا۔یااللہ میں پوری زندگی بھر کی تیار کردہ جماعت صحابہ کرامؓ خالص اسلامی احکامات کی بقاء کے لئے اپنے ساتھ لے آیا ہوں۔یااللہ یہ میرے اصحابؓ احبابؓ کی جماعت ہے ان کا تحفظ فرما۔آمین ثم آمین۔

محترم غور وفکر فرمائیے یہی ہر مسلمان کا دین ہے۔اسلام ہے مگر وائے افسوس کہ شیعہ گروہ نے اسلام کے جمیع احکامات کو بگاڑ کر رکھ دیا۔آپ ﷺ کے اس فرمان سے واضح ہو رہا ہے کہ اب ہم جو اللہ تعالیٰ کی بندگی خالص اسلام کے مطابق عبادت کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔اور یہ قرآن مجید ہمارے پاس موجود ہے۔خالص اسلام اللہ اور اللہ کے رسول کا بیان فرمودہ موجود ہے۔یہ سب بفرمان حضرت نبی کریم ﷺ یہ صحابہ کرامؓ کی محنت ہے صحابہ کرامؓ کے اخلاص کا شیریں ثمر ہے۔اس کے بالمقابل شیعہ اسلام کے مجموعہ احکامات کا صرف منکر نہیں بلکہ اسلام کے مجموعہ احکامات کو بگاڑ کر اپنی کتابوں میں واضح اعلان کرتا چلا آ رہا ہے۔کہ موجودہ قرآن مجید حقیقی قرآن نہیں ہے بلکہ اصل قرآن مجید کا اس موجودہ قرآن میں کم از کم صرف ایک حرف بھی نہیں ہے۔شیعوں کے اپنے الفاظ ملاحظہ فرمائیے۔

شیعوں کی سب سے زیادہ افضل ترین کتاب "اصول کافی" میں ہے۔

ثم قال وان عندنا المصحف فاطمة علیھا السلام وما یدریھم ما مصحف فاطمة قال فیه مثل قرآنکم ھذا ثلاث مراة والله ما فیه من قرآنکم حرف واحده (اصول کافی)

ترجمہ :......"پھر اس کے بعد امام نے کہا کہ ہمارے پاس (شیعوں کے پاس) مصحف فاطمہ علیھا السلام ہے اور ان لوگوں کو کیا خبر (یعنی مسلمانوں کو کیا خبر) کہ مصحف فاطمہ کیا ہے؟یعنی فاطمہ کا قرآن کیا ہے؟امام نے کہا کہ مجھے اللہ کی قسم اس میں یعنی فاطمی قرآن میں کیا ہے کہا امام نے یہ قرآن مسلمانوں کے موجودہ قرآن سے تین گنا بڑا ہے۔اور امام نے پھر کہا کہ مجھے اللہ کی قسم اس میں یعنی فاطمی قرآن میں مسلمانوں کے پاس جو قرآن ہے اس میں ایک حرف بھی نہیں ہے۔(اصول کافی)

ظلم کے راج زیادہ دیر نہیں چلتے ، یہ قانون فطرت ہے کہ اندھیرے کے بعد اجالا ضرور ہوا کرتا ہے

CamScanner

محترم! غور وفکر فرمالیجئے کہ امام جعفر صادقؒ نے قرآن کریم کا دوبار ذکر کیا ہے اور دونوں بار قرآنکم قرآنکم بیان کیا ہے یعنی تمہارا قرآن تمہارا قرآن کیا ہے اور مصحف فاطمہ کے بارے میں کہ وہ تمہارے قرآن سے تین گنا بڑا ہے اور اس خالص شیعی قرآن (یعنی مسلمانوں کے موجودہ قرآن والے حروف میں سے ایک حرف بھی نہیں ہے یعنی (واللہ ما فیہ من قرآنکم حرف واحدۃ) جب کہ سب کو معلوم ہے کہ موجودہ مسلمانوں کے قرآن مجید میں لفظ ''اللہ'' 269 دو سو انہتر بار موجود ہے۔ جو ملاحظہ کیا جاسکتا ہے اور امام جعفر اللہ تعالیٰ کی قسم کے حلف سے کہتا ہے کہ اس میں ایک حرف بھی نہیں تو اس مصنوعی جھوٹے شیعی قرآن جسے امام غائب کسی نامعلوم گہری غار میں چھپا کر بھاگ گیا ہے۔ ایک بار بھی حرف ''اللہ'' موجود نہیں تو لاریب واللہ باللہ وہ قرآن ہی نہیں ہاں وہ کوئی ڈرامہ ہے۔ فسانہ ہے قرآن میں مسلمانوں کے قرآن کا ایک لفظ بھی نہیں اور یہ ''قرآنکم قرآنکم'' کا تکرار اس لئے بڑی شدت سے ہے کہ موجودہ حقیقی قرآن کریم میں بڑی وضاحت سے بار بار صحابہ کرامؓ کے فضائل ومناقب اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرامؓ کا بڑے دلائل سے دفاع فرمایا ہے اور جو قرآن یا متعہ ڈائجسٹ امام باالغیب قرب قیامت میں لے کر آئے گا جو چالیس گز لمبا ہے اس وقت اس کوئی فائدہ ہی نہیں ہوگا۔

ویسے بھی یہ فرضی قرآن امام کیسے لے کر آئے گا۔ جب کہ مجاہد اسلام حضرت مولانا علامہ محمد اعظم طارق شہیدؒ نے آگے بڑھنے کے لئے اس کا راستہ ہی روک رکھا ہوگا۔

بڑے ظالم ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت نبی کریم ﷺ کی نبوت وختم رسالت کے گواہ خود مسلمان ہی نہیں تھے۔ انکے نزدیک اصحاب رسول اللہ العیاذ باللہ جھوٹے تھے، چونکہ نبی کریم ﷺ کو وحی کے ذریعہ یہ بتادیا گیا تھا کہ عنقریب ایک گروہ صحابہ کرامؓ دشمنی میں آ کر فتنہ وفساد پیدا کردیگا۔ اس لئے آپ ﷺ نے ایک سخت وعید کے ساتھ فرمایا...... ''اے مسلمانوں خبردار ہوجاؤ

ترجمہ:...... ''جب تم دیکھو کہ ایک گروہ میرے اصحاب کی توہین کررہا ہے تو تم فوراً انکو جواباً کہو کہ تمہاری اس خباثت پر اللہ تعالیٰ کی لعنت بے شمار''۔ (الحدیث)

صحابہ کرامؓ نے دنیا کے مال اسباب کو محض اپنے دین اسلام کی ترقی کے لیے استعمال کیا اور جب دیکھا کہ یہ دین کے راستے میں رکاوٹ بن رہا ہے تو پھر اس کو چھوڑنے میں ذرہ بھر تامل سے کام نہیں لیا

شیعہ ببانگ دھل واشگاف لفظوں میں اعلان کررہا ہے کہ...... ''یقیناً ہم سنی مسلمانوں کے ساتھ نہ تو ایک معبود پر اکٹھے ہو سکتے ہیں نہ ہی ایک نبی پر اور نہ ہی ایک امام پر جس کی وجہ یہ ہے کہ سنی مسلمان رسول اللہ ﷺ کے بعد ابوبکرؓ کو خلیفہ مانتے ہیں جب کہ ہم شیعہ یہ کہتے ہیں کہ جس رب کے نبی کا خلیفہ ابوبکرؓ ہے نہ وہ رب ہمارا رب ہے اور نہ ہی وہ نبی ہمارا نبی ہے۔ (انوار النعمانیہ موسوی)

محترم مسلمانو! غور وفکر فرمایئے کہ کیا جو رب کی ربوبیت اور نبی کی نبوت ورسالت کا واضح لفظوں میں انکار کردے وہ کسی لحاظ سے بھی مسلمان کہلانے یا کہلوانے کا مستحق ہوسکتا ہے؟ اس کے باوجود بھی شیعہ مسلک کے ساتھ یگانگت چہ معنی دارد؟؟

اسلام کے شیدائی مسلمانو آپ حضرات کو شاید معلوم ہے یا نہیں کہ مرزائیت کے خلاف جب مجلس احرار اسلام نے تحریک شروع کی تو اس وقت ہر ایک اس مقدس تحریک کو'' احرار احمدی نزاع'' سے تعبیر کرتے تھے صرف عوام ہی نہیں خواص بھی ''احرار احمدی نزاع'' کی رٹ لگاتے تھے جس سے ہم مسلمانوں کو سمجھاتے کہ یہ ''احرار احمدی نزاع'' نہیں بلکہ اسلام اور مرزائیت کا اختلاف ہر مسلمان کی اسلامی

باطل کے آگے ڈٹ جانا اہل اسلام کا شیوہ چلا آرہا ہے خواہ اس کے نتائج کچھ بھی برآمد ہوں

ذمہ داری ہے۔ ہر مسلمان کا ہر مرزائی سے مسئلہ ختم نبوت کے باعث اختلاف ہے۔

آج جب الحمدللہ مرزائیت کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جاچکا ہے تو اب سے احرار مرزائی اختلاف کی بجائے اسلام مرزائی اختلاف واضح ہوچکا ہے۔ مجلس احرار اسلام نے مسئلہ ختم نبوت کو منوانے کے لئے بڑی قربانیاں پیش کی ہیں یہاں تک کہ برادر محترم جناب شاعر انقلاب جانباز مرزا صاحب ﷫ نے بڑی جرأت سے مرزا قادیانی کی قبر پر بیٹھ کر پیشاب کیا جسے سیدنا امیر شریعت علیہ الرحمتہ نے بھی خوب سراہا۔

آج بھی بعینہ تحفظ ناموس صحابہ کے مقدس مشن کو صرف ''سپاہ صحابہ اور شیعیت نزاع'' سمجھا ہوا ہے جو کہ تحفظ ناموس صحابہ جمیع اہل اسلام مسلمانوں کا متفقہ عقیدہ ہے تحفظ ختم نبوت اور تحفظ ناموس صحابہ جمیع اہل اسلام کا مرکزی عقیدہ ہے ہر مسلمان اپنے دل سے یہ بات نکال دے واللہ باللہ جمیع اہل اسلاف محدثین، مفسرین، فقہاء کرام، اور علماء حق کے نزدیک متفقہ طور پر صحابہ کرامؓ کو تبرا اور توہین گالیاں دینے والا کافر ہے۔ اس کا قرآن مجید اور احادیث شریف میں واضح اعلان ہے کہ کافر کو برملا کہو۔

قل یا ایھا الکفرون

اکثر حضرات اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ اصحاب رسول کے دشمنوں کو کافر کہنے والوں کا کافر کہنا امیر عزیمت حضرت مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کا ذاتی نعرہ ہے۔ جو کہ یہ خیال سو فیصد غلط ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ تحریک مقدس تحفظ ناموس صحابہ کرامؓ مسلمانوں کی قربانیوں سے ضرور ہماری پہلی تحریک ختم نبوت کی مانند کامیاب ہوگی تو پھر ہر مسلمان کی زبان پر ہوگا۔

رواں رہے گا یوں ہی کارواں صحابہؓ کا
عدو یہ نہ سمجھیں کہ ہم دل بجھا کے بیٹھ گئے
وہ لوگ جنہوں نے خوں دیکر پھولوں کو رنگت بخشی ہے
دو چار سے دنیا واقف ہے گمنام نہ جانے کتنے ہیں

نوٹ:...... یہ خط میں بڑی دردمندی سے ہر مسلمان کے نام بذریعہ نظام خلافت راشدہ روانہ کررہا ہوں تاکہ ہر مسلمان اپنی قیمتی رائے سے بندہ عفاءاللہ عنہ کو مطلع فرمائیں۔ تاکہ میں انکے ان قیمتی نظریات کے تحت ایک کتابچہ مرتب کرکے ہر ایک کے پاس پہنچانے کے پروگرام کو عملی جامہ پہناسکوں۔

وما علینا الا البلاغ

☆☆☆☆☆

شیعہ کا مکر و فریب

دشمنان اصحاب رسول ﷺ کی طرف سے تاریخی کتب میں ردوبدل اور اہم تاریخی واقعات میں اپنے مطلب کی باتیں شامل کرکے امت مسلمہ کو گمراہ کرنے کی وارداتوں کو بریلوی مکتب فکر کے نامور عالم دین حضرت مولانا محمد علی نقشبندیؒ نے اپنی معرکتہ الآراء کتاب ''میزان الکتب'' میں ننگا کردیا ہے۔ اس کتاب سے ہر ماہ ایک موضوع قارئین کے مطالعہ کے لیے شائع کیا جاتا ہے تاکہ دشمنان اصحاب رسول ﷺ کی اسلام کے خلاف سازشوں کا علم ہو سکے (ادارہ)

عبارت ششم از شواہد النبوۃ:

ترجمہ:...... ''اور فرمایا...... اے میرے بیٹے اللہ تعالیٰ کے حکم سے بولو۔ پس بیٹا بولا......

بسم اللہ الرحمن الرحیم...... ونرید الآیۃ.

ہم ارادہ رکھتے ہیں کہ ان لوگوں پر احسان کریں جو زمین میں کمزور کردیئے گئے ہیں اور ہم انہیں امام بنائیں اور ہم انہیں وارث بنائیں۔ اس کے بعد میں نے دیکھا کہ سبز رنگ کے پرندوں نے ہمیں گھیرے میں لے لیا۔ جناب ابو محمد نے ان سبز پرندوں میں سے ایک کو بلا کر فرمایا...... یہ لے لو اور اسے اس وقت تک محفوظ رکھنا۔ جب تک اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں کوئی حکم نہیں دیتا۔ اللہ تعالیٰ بے شک اپنے حکم کو کر گزارنے والا ہے۔ میں نے ابو محمد سے پوچھا کہ یہ سبز پرندہ کون تھا۔ اور دوسرے سبز پرندے کون تھے؟ فرمایا یہ جبرئیل علیہ السلام تھے۔ اور وہ رحمت کے فرشتے تھے۔

تبصرہ:

شیعوں کا عقیدہ ہے کہ گیارہویں امام حسن عسکریؒ کا ایک ہی بیٹا تھا۔ جس کی کنیت ابو محمد تھی۔ اور اسی کو امام مہدی بھی کہا جاتا ہے۔ اس کی والدہ کا نام نرجس تھا۔ یہ لڑکا ۲۵۵ھ میں پیدا ہوا۔ اور ان کی پیدائش سے تقریباً پانچ سال بعد ۲۶۰ھ میں ان کے والد حسن عسکری کا انتقال ہو گیا۔ پھر جب ان کی عمر نو برس ہو گئی۔ تو یہ صاحبزادے ایک غار میں داخل ہوئے۔ جس سے ان کے وکیل ان کو لوگوں کی خبریں سناتے اور لوگوں کو ان کی باتیں بتاتے رہے۔ جب چوتھا وکیل فوت ہوا۔ تو یہ کام بھی ٹھپ ہو گیا۔ اس کے بعد امام مہدی بے خبری کے عالم میں بغداد کے نزدیک سرداب غار میں منتظر ہیں۔ سر من رائی بھی اس کو کہتے ہیں۔ اصل قرآن بھی ان کے پاس ہی ہے۔ قیامت سے نزدیک غار سے نکل کر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، عمر فاروقؓ اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو قبروں سے نکال کر سخت سزا دے گا۔

امام مہدی کے بارے میں تفصیلی گفتگو ہم نے اپنی تصنیف عقائد جعفریہ جلد دوم ص ۱۹۵ تا ۲۵۶ پر لکھ دی ہے۔ اس کا مطالعہ ضرور کر لیجئے۔ مختصر یہ کہ امام حسن عسکریؒ کا کوئی لڑکا نہ تھا۔ بلکہ وہ بے اولاد ہی انتقال کر گئے تھے۔ شیعوں نے اس غائب امام کے بارے میں ایسے من گھڑت واقعات منسوب کیے جن سے دفتر بھر جاتا ہے۔ جنہیں پڑھ کر ایک عام ذہن کا آدمی بھی جان لیتا ہے۔ کہ یہ من گھڑت واقعات ہیں اور انہیں کمال چالاکی سے اہل بیت کی مقدس ہستیوں کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ امام مہدی فرضی کے بارے میں چند باتیں عقائد جعفریہ کی ملاحظہ ہوں۔

> **امام حسن عسکریؒ کی کوئی نرینہ اولاد نہ تھی لیکن ''امام مہدی'' کو ان کا بیٹا ظاہر کر کے کمال چالاکی سے ایسے من گھڑت واقعات تحریر کیے گئے جن سے دفتر بھر جاتا ہے**

(۱):...... حضرت علی المرتضیٰؓ کا قول ہے کہ امام مہدی کی غیبت چھ دن یا چھ ماہ یا چھ سال ہے (اصول کافی جلد اول ص ۳۳۸ کتاب الحجۃ باب فی الغیبۃ مطبوعہ تہران طبع جدید)

(۲):...... امام باقرؒ فرماتے ہیں کہ امام مہدی کا ظہور ۷۰ھ میں ہونا تھا۔ لیکن قتل حسین کی وجہ سے اللہ تعالیٰ غضب ناک ہو گیا۔ اور امام مہدی کا ظہور ۱۴۰ھ تک موخر کر دیا (اصول کافی جلد اول ص ۲۶۸ کتاب الحجۃ باب کراہیۃ التوقیت مطبوعہ تہران طبع جدید) یہ بھی جب صحیح نہ نکلا تو امام باقرؒ نے فرمایا کہ امام مہدی کے ظہور کا وقت نفس زکیہ کے قتل کے اور امام مہدی کے ظہور کے درمیان پندرہ دن سے زیادہ فیصلہ نہیں ہوگا۔ (کشف الغمہ جلد دوم ص ۴۶۰ فی علامات قیام القائم مطبوعہ تبریز طبع جدید)۔ اور نفس زکیہ ۱۴۵ھ میں فوت ہوا۔

ان تینوں باتوں کو بار بار پڑھیں۔ نہ حضرت علیؓ کی بات سچی نکلی، نہ امام باقرؒ کے وعدے سچے ثابت ہوئے۔ کہتے ہیں کہ جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے۔ یہی کہاوت امام مہدی کے بارے میں نظر آ رہی ہے۔ ذرا غور فرمائیں۔ امام حسن عسکری کا انتقال ۲۶۰ھ میں اور امام مہدی کا تولد ۲۵۵ھ میں تاریخ ائمہ کے اندر موجود ہے۔ اس مہدی کے بارے میں امام باقر نے کہا کہ ۷۰ھ میں اس کا ظہور ہوگا۔ پیدائش ۲۵۵ھ میں ہو گی۔ اور غار سے امام مہدی ۷۰ھ میں نکلے گا۔ اور یہ کہا کس نے امام باقر نے۔ وہی امام باقر جو بارہ اماموں میں سے پانچویں امام ہیں۔ اور امام کی پہچان یہ کہ وہ کبھی جھوٹ نہیں بولتا۔ بلکہ اللہ کے حکم سے بولتا ہے۔ خدا کا خوف کیوں نہیں آتا۔ اپنے ہی اماموں کی غلط باتوں سے جگ ہنسائی کرتے ہوئے شرم نہیں آتی۔ خود شیعہ تسلیم کرتے ہیں کہ امام حسن عسکری کا کوئی بیٹا نہ تھا۔ چنانچہ اصول کافی جلد اول ص ۵۰۵، اعلام الوریٰ اور ارشاد شیخ مفید وغیرہ میں یہ واقعہ مذکور ہے۔ کہ جب امام حسن عسکری کا انتقال ہوا۔ تو اس وقت کے خلیفہ عباسی نے حکم دیا۔ کہ امام حسن عسکری کی اولاد کی خوب تحقیق کرو۔ اگر ان کا کوئی بیٹا ثابت ہو جائے تو اسے میراث دی جائے۔ ایسا نہ ہو کہ ساری کی ساری میراث ان کی والدہ اور ان کے بھائی لے جائیں۔ چنانچہ تفتیش بسیار کے بعد یہی رپورٹ دی گئی کہ حسن عسکری کا کوئی لڑکا نہیں ہے۔ بلکہ ان کی لونڈی جو امید سے تھی اس پر نظر رکھی گئی۔ کہ یہ کیا جنتی ہے۔ مگر اس کے بطن سے بھی کوئی لڑکا پیدا نہ ہوا۔ خود امام حسن عسکری کی والدہ نے خلیفہ کو بیان دیا۔ کہ میرے فوت شدہ لڑکے کی کوئی نرینہ اولاد نہیں ہے۔ اس پر ایک حوالہ ملاحظہ فرمالیں۔

فرق الشیعہ:

ترجمہ:...... ''شیعوں کا آٹھواں فرقہ کہتا ہے کہ امام حسن عسکری کا بالکل کوئی صاحبزادہ نہ تھا۔ کیونکہ اس بارے میں خوب چھان بین اور تحقیق کی گئی۔ لیکن کوئی ثبوت نہ ملا۔

اور اگر ہمارے لیے یہ کہنا جائز ہو کہ امام حسن عسکری کا ایک فرزند تھا۔ جو ان کے انتقال کے بعد چھپ گیا تھا تو پھر ایسا دعویٰ ہر مرنے والے کے بارے میں کیا جانا درست ہوگا۔ جو لاولد مرا۔ اور اسی قول کی طرح حضور ﷺ کے بارے میں کہنا بھی درست ہوگا کہ آپ نے بھی ایک چھپا ہوا بیٹا چھوڑا، جو نبی اور رسول تھا۔

(فرق الشیعہ ص ۱۰۳، الغرفتہ الثامنہ مطبوعہ حیدریہ ۱۳۵۵ھ)

قارئین کرام! امام مہدی کی فرضی حکایات آپ نے بھی ملاحظہ فرمائیں۔ جب شیعوں کا امام مہدی ہی فرضی ہے تو اس کے آنے، چھپنے اور ظاہر ہونے کے تمام واقعات کیا حقیقت رکھتے ہیں؟ یہی فرضی امام ہے کہ جسے جامی نے حسن عسکری کا بیٹا محمد ہے۔ وہ پیدا ہونے کے بعد مرا نہیں۔ بلکہ عوام وخواص کی آنکھوں سے چھپا ہوا ہے۔ اور وہی امام الزمان ہے۔ عنقریب اپنے وقت پر ظاہر ہوگا۔ اور اپنی بادشاہت میں حکومت کرے گا۔ لیکن یہ اہل سنت کے نزدیک مردود ہے۔ اس بارے میں دلائل دیکھنا ہوں تو علم عقائد کی کتب میں موجود ہیں۔ (عروۃ الوثقیٰ میں شیخ علاؤ الدولہ سمنانی نے تصریح کی محمد بن حسن عسکری چھپ گیا۔ تو پہلے ابدال کے دائرہ میں داخل ہوا کہ جب پھر اسی منصب پر رہا۔ حتیٰ کہ کوئی ابدال باقی نہ رہا۔ پھر ابطال یعنی چالیس آدمیوں کے دائرہ میں داخل ہوا۔ یہاں تک اس کے سواء باقی سب انتقال کر گئے۔ تو یہ سید الابطال ہوگیا۔

اگرچہ وہ حضور سرور کائنات ﷺ کی طرف ہی منسوب کیوں نہ ہوں۔ لیکن وہ احادیث جو امام مہدی کے بارے میں وارد ہیں۔ جنہیں علامہ السیوطی وغیرہ نے جمع فرمایا۔ وہ ان شیعوں کے فاسد عقائد اور جھوٹی آراء کی تردید کرتی ہیں۔ بلکہ ان شیعوں نے تو اپنے ایمان کا کمال، اپنے اسلام کی بنیاد اور اپنے احکام کا رکن اس بات کو قرار دیا۔ کہ محمد بن عسکری وہ زندہ ہے۔ قائم ہے۔ منتظر ہے اور وہ مہدی موعود ہے کہ جس کے حضور ﷺ نے آنے کی خوش خبری دی ہے۔'' (مرقات شرح مشکوٰۃ الملا علی قاری التوفی ۱۰۱۴ھ، جلد نمبر ۱۰ ص ۱۷۹ تا ۱۸۰ باب اشتراط الساعۃ فصل ثانی مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان)

''امام مہدی'' کے بارے میں وارد ہونے والی احادیث شیعوں کے فاسد عقائد اور جھوٹی آراء کی تردید کرتی ہیں

بھی حسن عسکری کا صاحبزادہ بتایا۔ اور ان کی بچپن کی زبان سے ازروئے کرامت ایک آیت سنائی جو سورۃ قصص پارہ نمبر ۲۰ کی پانچویں آیت ہے۔ اس سے ثابت یہ کرنا مقصود ہے کہ امام حسن عسکریؒ نے اپنے چھوٹے سے بیٹے کو ایسی عمر میں بولنے کو کہا جس میں بولا نہیں جا سکتا۔ ایسا اس لیے کیا گیا کہ حسن عسکری اپنی پھوپھی حکیمہ کو بتانا چاہتے ہیں کہ یہ بچہ صاحب امر اور امام وقت ہوگا۔ دوسری یہ بات بتلانا چاہتے تھے کہ ہم سب امام تو ظاہری حکومت کے بغیر کمزوروں کی سی زندگی بسر کر گئے۔ لیکن یہ بچہ صاحب حکومت ہوگا۔ اور پوری دنیا اس کے زیر تسلط ہوگی۔ پھر امام حسن عسکریؒ مزید تسلی دیتے ہوئے پھوپھی کو کہتے ہیں۔ کہ ابھی جبریئل امین اور رحمت کے فرشتے سبز رنگ کے پرندوں کی صورت میں آئے تھے۔ میں نے انہیں اس بیٹے کی حفاظت کا حکم دے دیا ہے اور یہی کچھ جامی کے پیش نظر بھی ہے۔ ورنہ حقیقت میں آیت مذکورہ فرعون کے ظلم میں پسنے والوں کے لیے آئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سے وعدہ فرما رہا ہے کہ آج تم مظلوم ہو۔ لیکن ایک وقت آئے گا کہ تم صاحب حکومت ہوگے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا ایسے من گھڑت واقعات وحکایات کے سلسلہ میں ملا علی قاری حنفی نے جو تردید کی۔ ہم اس کی چند سطور ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔ ملاحظہ ہوں۔

ترجمہ: مرقات......''یونہی امامیہ شیعوں کا ایک گروہ یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ جس امام مہدی کے بارے میں احادیث نبویہ میں قرب قیامت آنے کا وعدہ ہے وہ امام پھر سات سیاحوں کے دائرہ میں داخل ہوا۔ ان میں سے سب کے انتقال کے بعد سید السیاح کہلایا۔ پھر اوتاد کے دائرہ میں داخل ہوا۔ جو پانچ افراد پر مشتمل ہوتا ہے۔ ان کے انتقال کے بعد یہ باقی بچا رہا اور سید الاوتاد کہلایا۔ پھر تین اشخاص جو افراز کہلاتے ہیں۔ ان میں داخل ہوا۔ جب اس کے سوا باقی دونوں انتقال کر گئے۔ تو یہ سید الافراز کہلایا) پھر قطبیت کی کرسی پر بیٹھا۔ جب اللہ تعالیٰ نے علی بن حسن بغدادی کو فوت کر دیا جو اپنے وقت کا قطب تھا۔ انہیں بغداد میں شونیز مقام پر دفن کیا گیا۔ اور یہ مقام قطبیت پر باقی رہا۔ انیس سال تک، اسی منصب پر فائز رہنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے اسے فوت کر دیا۔

مولانا عبدالرحمٰن جامی نے اس واقعہ کو ''عروۃ الوثقیٰ'' سے اپنی کسی تصنیف میں ذکر کیا ہے۔ اور اپنے اعتقاد کے لیے اس کو معتمد جانا۔ لیکن مخفی نہ رہے۔ کہ شیخ علاؤ الدولہ سمنانی، محمد بن عسکری کے کافی عرصہ بعد پیدا ہوئے۔ انہوں نے اپنے اس قول کا اسناد اس دور کے کسی شخص کی طرف بھی نہیں کیا۔ ظاہراً یہی معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے یہ دعویٰ ازروئے کشف کیا ہوگا۔ یونہی کوئی دوسرا اگر اسے روایت کرتا ہے۔ تو وہ بھی اسی طریقہ سے ہی ہوگا۔ اور یہ امر بالکل واضح ہے کہ عقائد کا دارومدار دلائل یقینیہ پر ہوتا ہے۔ اور یہ بات جو کشف کی بنیاد پر رکھی گئی۔ یہ دلائل ظنیہ بھی بننے کی صلاحیت نہیں رکھتی۔ اسی لیے کسی مجتہد اور فقیہ نے فقہی فروعات میں ان پر عمل کرنا معتبر قرار دیا۔ جو صوفیاء کرام پر کشف یا خواب میں ظاہر ہوتی ہیں۔

تبصرہ:

جناب ملا علی قاری نے شیعوں کے اس عقیدہ کی تردید کی۔ جو عقیدہ وہ مہدی موعود کے بارے میں رکھتے ہیں۔ امام حسن عسکری کے بیٹے کو مدار ایمان، بنائے احکام اور اعمال کی اصل قرار دینا بالکل غلط ہے۔ کیونکہ ہر عقیدہ کی بنیاد دلائل یقینیہ پر ہوتی ہے۔ اور شیعوں کا مذکورہ عقیدہ دلائل یقینیہ تو دور کی بات ہے۔ دلائل ظنیہ سے بھی ثابت نہیں ہوسکتا۔ بلکہ اس کا مدار محض خواب اور کشف پر ہے۔ جو کسی عقیدہ کی بنیاد نہیں بن سکتے۔ امام حسن عسکری کے بیٹے ہونے اور اس کے بارے میں مختلف مراتب کی گفتگو علاؤ الدولہ سمنانی نے کی۔ اسی کو جامی نے ''شواہد النبوۃ'' میں نقل کر دیا۔ لیکن جس طرح ملا علی قاری نے اس واقعہ کی تردید بھی لکھی۔ جامی کا قلم اس سے خاموش رہا۔ ان کی خاموشی اس طرف اشارہ کرتی ہے کہ ان کا عقیدہ بھی یہی ہے۔ اور علاؤ الدولہ کی تحریر کے مطابق جامی بھی اسے من وعن تسلیم کر رہے ہیں۔

یاد رہے کہ ملا علی قاری نے غلاؤ الدولہ کے مذکورہ عقیدہ کی تردید کی۔ لیکن خود علاؤ الدولہ کی شخصیت پر انہوں نے کچھ نہ لکھا۔ کہ وہ مسلک کے اعتبار سے کون تھا؟ صاحب عروۃ الوثقیٰ علاؤ الدولہ سمنانی کون ہے؟ حوالہ اگلے شمارے میں ملاحظہ کریں۔

☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆

مجھے جنت بلاتی ہے اجازت دیجیے

محمد اشرف ساجد شینھہ والوی 0300-8092429

واجب التنظیم پیاری امی جان ،،، واجب الاحترام شفیق اباجان،،، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،،، مزاج گرامی بخیر، آپ جانتے ہیں کہ الحمدللہ میں آپ کا حلالی بیٹا ہوں اور والدین کا مطیع وفرمانبردار ہمیشہ وہی ہوتا ہے جس کی پیدائش نطفہ حلال اور پرورش رزق ولقمہ حلال سے ہوئی ہو،،، میں شعوری زندگی میں قدم رکھتے ہی ہمہ وقت کوشاں رہا ہوں کہ جناب والا کے کسی حکم کی بجا آوری، تابع فرمانی وتعمیل ارشاد میں (بشرطیکہ کوئی غیر شرعی حکم نہ ہو) ذرا بھر تامل اور دلجوئی میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی جائے۔

والدین کا مطیع وفرمانبردار ہمیشہ وہی ہوتا ہے جس کی پیدائش نطفہ حلال اور پرورش لقمہ حلال سے ہوئی ہو

ہر اس فعل سے احتراز طبیعت کا حصہ ہے جو جناب والا کی آبرو پہ حرف کا شائبہ رکھتا ہو۔ جہاں تک بن پڑتا ہے ہر لحاظ سے جناب والا کی خدمت، راحت وسکون پہنچانے کی پوری سعی کرتا ہوں، اگرچہ آپ کی خدمت کا حق ادا کرنا امر محال ہے لیکن جناب والا کی گستاخی، نافرمانی، بے ادبی سے دور رہنا ممکن بھی ہے آپ کا حق بھی...... اور پھر اس سے بڑھ کر یہ کہ خالق دو جہاں اور محبوب دو جہاںؐ کا فرمان وحکم بھی...... پیاری امی جان میں جانتا ہوں کہ آپ نے میرے لئے کیا کیا تکالیف نہیں اٹھائیں اور کیا کیا جتن نہیں کیے؟ ان تکلیف دہ لمحات واوقات کو سپرد قرطاس کرنا تو میری دسترس سے باہر ہے۔ تاہم اپنے ناقص ذہن کی ترجمانی نوک قلم پہ لانے کی نہایت حقیری جسارت کر رہا ہوں...... سب سے پہلے یہ کہ آپ نے میری پیدائش کی خواہش دل میں رکھ کر رات کی تاریکی وسناٹے اور دن کے اجالے میں خالق دو جہاں کے سامنے عاجزانہ منتیں مان کر خوب دعائیں کیں، پھر حمل کی صعوبتیں، ولادت کی جان لیوا آزمائش، پرورش کے تکلیف دہ لمحات...... غرض کہ ہر کٹھن لمحہ کا خندہ پیشانی سے مقابلہ کیا اگرچہ اس کے لیے آپ کو جان جوکھوں میں ڈالنا پڑی، پیاری امی جان مجھے یاد تو نہیں پڑتا لیکن محسوس ضرور کرتا ہوں کہ موسمی نشیب وفراز کا آپ نے کس طرح مقابلہ کیا؟ موسم سرد ہوتا تو آپ مجھے گرم کپڑوں میں لپیٹ کر شب وروز سینے سے لگائے رکھتیں، سردیوں کی ٹھٹھرتی، یخ بستہ اور طویل راتوں میں جب کہ آپ خود سردی سے نڈھال ہوتیں لیکن مجھے اعصاب شکن سردی سے پوری طرح بچاتیں، اسی اثناء میں جب میں بستر پر پیشاب کرتا اور جونہی آپ کو پتہ چلتا تو اپنی میٹھی نیند کی پرواہ کیے بغیر جھٹ سے بیدار ہو کر میرا کاچھا' لہنگا تبدیل کر کے مجھے خشک بستر پر لٹا کر پیشاب آلود بدبودار بستر پہ خود لیٹ جاتیں،،، ایسے میں بھی آپ کی تشفی نہ ہوتی تو مجھے سینے سے چمٹا کر یا بغل میں لے کر حرارت و بھانپ پہنچا کر میری سردی دور کرنے کی کوشش فرماتیں۔ مجھے نزلہ زکام بھی ہوتا تو آپ برداشت نہ کر پاتیں، موسم جب انگڑائی لے کر اپنا دوسرا اور گرم رخ اختیار کرتا تو مشن محبت وشفقت میں ترقی واضافہ ہوتا اور بحر محبت کی موجوں میں طلاطم آجاتا۔ دن کو آگ اگلتے سورج کی تپش، حبس اور گرم لو سے محفوظ رکھنے کے پاپڑ بیلتیں تو رات بھر پنکھا جھول کر مجھ سے مچھر بھگانے اور ٹھنڈ مہیا کرنے کے اسباب کی حتی الوسع مخلصانہ ومشفقانہ سعی فرماتے ہوئے پیار بھری لوریاں دے کر سلانے اور آرام کرنے کا بھرپور موقع فراہم فرماتیں، میں سوتے یا جاگتے ہوئے انگڑائی بھی لیتا تو آپ کی چھاتی میں دودھ جوش مارنے لگتا، فوراً مجھے دودھ پلانے کے ساتھ ساتھ فرط محبت میں چومتے چاٹتے ہوئے آپ سیراب ہونے کا نام نہ لیتیں۔ اور شیخ التفسیر شہید ناموس رسالتؐ وناموس صحابہؓ حضرت مولانا محمد اسلم شیخوپوری، قدس سرہ، ارقام فرماتے ہیں...... والدہ صاحبہ کی سب سے زیادہ محبت بچے کے ساتھ اس وقت ہوتی ہے جب وہ اسے گود میں لے کر دودھ پلا رہی ہوتی ہے۔

مزید برآں، میری ذرا سی تکلیف بھی آپ کے لیے ناقابل برداشت ہوتی اور آپ کی جان لبوں پہ آجاتی ،،، شب بھر آپ کو بستر پہ دراز ہونے کی نوبت میسر نہ بھی آئی تو بھی آپ نے پروا کیے بغیر میرے ناز ونعم کو صدق دل سے قبول فرما کر مجھ پہ راحت رسانی کا احسان عظیم فرمایا...... میں کروٹ بدلتا تو آپ کے جذبات محبت بے قابو ہو جاتے ،،، ہشاش بشاش چہرے اور مشفقانہ مسکراہٹ کے ساتھ، بسم اللہ، بسم اللہ ،،، کے مبارک مقدس مطہرہ و پاکیزہ جملے زبان سے ادا فرماتے ہوئے مجھے تھپکا دیتیں، میں ننھی ننھی آنکھیں کھول کر آپ کی طرف دیکھ بھی لیتا تو بحر محبت میں بھونچال آجاتا، پھر جب میری ظاہری دیکھ بھال سے کچھ فراغت پاتیں اور میں پنگھوڑے میں ننھے ننھے خراٹے لے کر میٹھی نیند میں مدہوش ہوتا تو بھی آپ تکیہ پہ سر رکھنے کی بجائے باوضو ہو کر مالک ارض وسماء کے سامنے مصلے کی پشت پہ ہوتیں، اور قیام، رکوع، سجود، قعود، تلاوت، وظائف الغرض حمد وثنا کے بعد خالق دو جہاں کے سامنے نہایت عاجزی، انکساری، رقت آمیز لہجہ پرسوز انداز اور آنکھوں سے چھما چھم برسنے والی بارش سے رخساروں کو ڈبو کر آہ وزاری کرتے ہوئے میری دنیوی، اخروی، کامیابی وکامرانی کے لیے بدست دعا ہوتیں، میری عمر کے ایام نے جب تھوڑی سی مسافت طے

ماں بچے کیلئے کیا کیا تکلیف نہیں اٹھاتی اور کیا کیا جتن نہیں کرتی ہے ان تکلیف دہ لمحات واوقات کو سپردِ قرطاس کرنا دسترس سے باہر ہے

والدہ کی سب سے زیادہ محبت بچے کے ساتھ اس وقت ہوتی ہے جب وہ اسے گود میں لے کر دودھ پلا رہی ہوتی ہے

کی اور میری توتلی زبان،،، اوں،،، آں،،، کرنے کے قابل ہوئی تو آپ نے سب سے پہلے جو مبارک و مطہر الفاظ مجھے سکھائے وہی میرا سرمایہ حیات اور دنیا پہ آنے کا بنیادی مقصد تھے اور انہی مبارک الفاظ پر مضبوطی سے قائم رہ کر مجھے ابدی سرخروئی کی منازل طے کرنا اور مقصد حیات پانا تھیں،،،

وہ مبارک و پاکیزہ الفاظ تھے،،،

○لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ○

پھر مجھے امی جان، ابو جان اور جملہ اقرباء کے نام و رشتہ داری بتدریج سکھلائے،،، جب میں توتلی زبان میں ایک مرتبہ امی کہتا،،، تو آپ کی خوشی دیدنی ہوتی اور آپ خوشی سے لوٹ پوٹ ہو کر مجھے پیار و شفقت سے چھلکتے سینے سے چسپاں کر کے بیسیوں مرتبہ، جی،،، جی،،، بیٹا،،، بیٹا،،، کر کے جواب دیتیں، جب میں عمر کے اس حصہ کو پہنچا کہ والد بزرگوار کی انگلی پکڑ کر دوڑنے لگا تو مجھے خوب نہلا دھلا کر نئے اور اچھے خوبصورت، دلکش و جاذب نظر و زرق برق ملبوسات زیب تن فرما کر تیل، سرمہ و عطریات سے مزین و معطر فرما کر میری انگلی اپنے سرتاج اور میرے والد بزرگوار کے ہاتھ میں دیتیں اور جب تک میں آپ کی شفقت بھری نگاہوں سے اوجھل نہ ہوتا، میرے چلنے کے انداز کو دیکھ کر بھی آپ پھولے نہ سماتیں، اور اب قبلہ والد بزرگوار مجھے بازار لے جاتے، کھانے پینے کی اشیاء اور میرے من پسند کھلونے مجھے خرید کر شفیقانہ انداز میں عنایت فرماتے،،، ابو جان مجھے اپنے دوستوں،،، رشتہ داروں کی محافل میں لے جا کر مجھ سے کلمہ طیبہ سنتے،، امی،،، ابو، باجی،، بھیا، تایا، تائی،، نانا،، نانی،، خالہ،، خالو وغیرہ کے نام سن کر خوشی سے اچھلتے اور اپنے ہم پلہ و ہم نوالہ کے سامنے فخریہ انداز میں مجھے ڈھیروں انعامات سے نوازتے،،، نیز ایک دن وہ بھی آن پہنچا کہ جس دن میری باقاعدہ تعلیم کا آغاز ہوا،،، ابو جان مجھے مکتب لے گئے اور محترم و مکرم عزت مآب حضرت قاری صاحب مدفیوضہم سے شرف تلامذہ کا احسان عظیم بخشا، حضرت شفیق قاری صاحب نے بسم اللہ سے آغاز فرماتے ہی ا، ب، پ، ت، ٹ، ث، ج، ح، میرے ننھے ذہن کے نہاں خانہ میں اتارنا شروع فرمائیں اور ادھر محترم و مکرم عزت مآب جناب ماسٹر صاحب مدظلہٗ نے ا،، ب،، پ،، ت،، ٹ،، ث،، ج،، چ سے رسم ابتداء فرما کر ممنون فرمایا، اس کے لیے پیارے ابا جان نے جان جوکھوں میں ڈال کر شب و روز کی محنت مزدوری سے تعلیمی ذاتی اخراجات مہیا فرمائے نہ جانے ابا جان کو کون کون سی مشقت اٹھانا پڑی، بھٹے اور روڈ کا کام کیا، اینٹ گارا اٹھایا، کھیتی باڑی میں جان کھپائی، کسی کے گھر دوکان یا دفتر میں نوکر رہے، ہوٹل کے برتن مانجھے، ورکشاپ میں کام یا ڈرائیونگ کی، سبزی و فروٹ کی ریڑھی لگائی، الغرض سرکاری و نیم سرکاری دفاتر میں جھاڑ و تک دیا یا کسی اہم عہدہ پہ فائز رہے لیکن مجھے کسی چیز کی کمی کا احساس تک نہ ہونے دیا، پیارے ابا جان وہ منظر بخوبی یاد ہے کہ جب شام کو آپ تھکے ماندے گھر تشریف لاتے اور میرے لیے مختلف چیزیں لاتے اور میں دوڑ کر آپ کے سینے سے چمٹ کر ابو ابو کہتا تو آپ کی بھوک پیاس اور سارے دن کی تکان ختم ہو جاتی،،، قصہ کوتاہ میرا تعلیمی سفر آگے بڑھا تو گھر کو چھوڑ کر کہیں دور مدرسہ و کالج جانے کا مرحلہ آن پہنچا تو اس میں اخراجات کا اضافہ آپ کے لیے کسی امتحان سے کم نہ تھا۔ لیکن آپ نے اپنا پیٹ کاٹ کر اور خواہشات کو دفن کرتے ہوئے میری دنیا و عقبیٰ سنوارنے کے لیے اس کڑی آزمائش کو با حسن و خوبی نبھایا، ادھر میرے محترم و معظم مشفیق اساتذہ کرام مجھ ناچیز پہ شب و روز محنت شاقہ فرما رہے تھے، قرآن و حدیث شریف کے رموز و اسرار مجھ ناچیز پہ واضح ہو رہے تھے، سارے عقدے کھل رہے تھے، ننھی سوچ اب بڑی سوچ و فکر بنتی جا رہی تھی، قرآن و حدیث ہی سے علم ہوا کہ انسان کے جسمانی والدین کے علاوہ روحانی والدین بھی ہوتے ہیں اور روحانیت کے رشتہ کی ابتداء محترم و معظم حضرات اساتذہ کرام سے ہوتی ہے اور

دستارِ فضیلت فقط خوبصورتی کے لیے نہیں بلکہ وراثت نبوت کی ذمہ داری نبھانے کا حکم نامہ ہے

انتہا سرتاج الانبیاء ﷺ حضرت مخبر صادقؐ کی ذات والا صفات اور ازواج النبی ﷺ امہات المومنینؓ پہ اور پھر اس سے بھی آگے ابو البشر حضرت سیدنا آدم علیہ السلام اور ام بشر حضرت سیدہ حوا سلام اللہ علیہ پہ ہوتی ہے۔ یہاں یہ حقیقت بھی آشکار ہو گئی کہ وہ علوم نبوت جن کی تحصیل کے بعد دستار فضیلت میرے سر پر سج چکی ہے۔ یہ دستار مبارک فقط خوبصورتی کے لیے نہیں بلکہ وراثت نبوت کی ذمہ داری نبھانے کا حکم نامہ ہے۔ بالفاظ دیگر سند ہے کیوں کہ جس قرآن و حدیث شریف سے ہمیں فطری و ایمانی محبت، عقیدت و عقیدہ ہے۔ حضرت خیر الانامؐ کی ذاتِ اقدس کے بعد ان علوم نبویہ کے اولین، حافظ قاری، عالم، راوی، مفسر، عامل، محدث، فقیہ، مجتہد، جامع، ناشر، پیامبر، وہ خوش بخت، قابل اعتماد، و قابل تقلید انفاس قدسیہ ہیں، جو وراثت نبوی ﷺ اور ذات و صفات، کمالات، برکات و معجزات، اخلاقیات، معاملات و معاشرات کے عینی شاہد اور اول الایمان ہیں، یہ ازلی و ابدی سعادت بھی ان ہی کا مقدر بنی کہ انہوں نے حضرت امام الانبیاء ﷺ صاحب قرآنؐ کے سامنے زانوئے تلمذتہ کیا، میں نے جامعہ اسلامیہ...... میں تحصیل علم کیا، اور ان مقدر والوں نے بیت اللہ، مسجد نبوی ﷺ و صفہ میں بیٹھ کر پیغام ربانی بزبان محمدی ﷺ پڑھا، سنا اور اس پہ عمل کیا،

میرا امتحان واجب الاحترام عزت مآب حضرت ممتحن صاحب مدظلہٗ اور ان کا امتحان خود حافظِ حقیقی نے لیا، میرا امتحان تحریراً و تقریراً ہوا ان کا امتحان قلباً ہوا، میرے سر پہ میرے محترم اساتذہ کرام نے اور ان کے مبارک سروں پر حضرت سرتاج الانبیاء ﷺ نے دستار فضیلت سجائی، میرے مادر علمی کی سند فراغت پہ میرے اساتذہ شیوخ نے میری شب و روز کی محنت کی وجہ سے اطمینان فرما کر مہر تصدیق و دستخط فرمائے اور ان کی مبارک اسناد پہ خود حافظ و خالق حقیقی نے مہربانی ثبت فرمائی اور ان کی اسناد کی پیشانی پہ جلی حروف میں پرودگار کا یہ ارشاد گرامی کندہ ہے،۔ اور حضرت خطیب دو جہاں ﷺ نے ان ہی گواہان نبوت حضرات صحابہ کرامؓ کو اپنی مبارک مقدس مطہر و معطر زندگی کے آخری حج کے موقع پہ ارشاد فرمایا تھا کہ میرے عزیز و کیا میں نے تم لوگوں تک اللہ کا دین پہنچا دیا......؟ تو بیک بیان سب گویا ہوئے،،، یا رسول اللہ ﷺ فدلہٗ ابی امی فقط پہنچا دیا......؟ حق ہی ادا کر دیا ہے......تو لسان نبوت ﷺ سے حکم جاری ہوا کہ غائبین تک تم پہنچا دینا......پھر دنیا شاہد ہوئی کہ بڑی سے بڑی قربانی سے دریغ نہ کرتے ہوئے کرہ ارض کے طول و عرض پہ حتیٰ کہ پہاڑوں اور سمندروں، دریاؤں کا سینہ چاک کر کے جزائر و صحرا کا احاطہ کرتے

ہوئے دین ربانی اور شریعت محمدی ﷺ کو پہنچایا۔ وطن عزیز پاکستان کی سرزمین کو بھی گواہان رسالت ﷺ حضرات صحابہ کرامؓ کی فقط قدم بوسی ہی کا شرف ہی نہیں بلکہ ارض وطن بعض یاران وشاگردان رسولؐ کا دائمی مسکن بھی بنی ہوئی ہے، جیسا کہ کراچی، ملتان، لاہور، بنوں، کوہاٹ کے علاوہ صوبہ بلوچستان کے بیشتر و صوبہ سندھ کے بعض مقامات بطور خاص قابل ذکر ہیں، تک دین ربانی و پیغام و شریعت مصطفویؐ پہنچایا،

(ضروری نوٹ) (تلاش بسیار روز انتھک محنت و لگن کے بعد الحمدللہ سیہ کار کو پاک سرزمین پہ قدم رنجہ فرما ہونے والے حضرات صحابہ کرامؓ کے اسماء گرامی معتبر ذرائع سے ملے ہیں۔ انشاءاللہ مناسب موقع پر یہ بطور تبرک نذر قارئین کیے جائیں گے بشرط زندگی) اس مقام وعظمت صحابہ کرامؓ کی قلیل سی جھلک امام اہلسنت فخر السادات حضرت مولانا سید نورالحسن شاہ بخاریؒ کے قلم سے،،، جس طرح رسولؐ فطرت کا شاہکار ہوتا ہے اور انوار الٰہی کا آئینہ دار، اسی طرح یاران رسول ﷺ، رسول اللہ ﷺ، کا شاہکار ہوئے ہیں اور کمالات نبوت کے آئینہ دار۔

خالق نے اگر ہستی سرورؐ کو سنوارا

اصحابؓ کے دل ساقی کوثرؐ نے سنوارے

قدرت خود زلف رسولؐ میں شانہ کرتی ہے، عارض نبی کریم ﷺ پر غازہ ملتی ہے۔ حسن نبیؐ کو نکھارتی اور جمال حبیبؐ کو سنوارتی ہے۔ کیوں کہ جمال حبیبؐ میں کمال محبت جھلکتا ہے اور آئینہ رسالت میں حسن ازل چمکتا ہے۔ اسی طرح رسالت اپنے صحابہؓ کو بناتی سنوارتی ہے۔ ان کے قلوب ونفوس کا تزکیہ و تصفیہ کرتی ہے۔ ان کے قالب وجود کو منور و متجلی کرتی ہے۔ اور ان کی تحسین و تجمل میں اپنا پورا زور اور اپنی انتہائی قوت صرف کر ڈالتی ہے۔ کیونکہ انہی کی سیرت و کردار سے حسن نبوت آشکار ہوتا ہے اور جمال رسالت

پاکستان کی سرزمین کو گواہان رسالت کی فقط قدم بوسی ہی کا شرف نہیں یہ بلکہ جگہ بعض یاران وشاگردانِ رسولؐ کا دائمی مسکن بھی بنی ہوئی ہے

نمودار، انہی کے آئینہ زندگی میں نبیؐ کی شان تنویر و تاثیر جھلکتی ہے۔ اور دنیا اصحاب رسولؐ کے حالات ہی سے رسولؐ کے فیوض و کمالات کا اندازہ کرتی ہے۔ جس طرح نبیؐ اللہ کی دلیل اور رسول وجود باری تعالیٰ کا مظہر ہے اور ان کا منور و مقدس اور معصوم و مطہر ہونا لازمی ہے اسی طرح اصحاب رسول ﷺ، رسول ﷺ کی رسالت وصداقت کی دلیل اور یاران نبیؐ، نبی پاک ﷺ کی نبوت کا ثبوت ہیں۔ لہٰذا ان کا حسن و کمال اور نور

صحابہ کرامؓ نے امام الانبیاؐ کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیا اور ان مقدر والوں نے بیت اللہ، مسجد نبوی اور صفہ میں بیٹھ کر پیغام ربانی بزبانِ محمدیؐ پڑھا، سنا کر اس پر عمل کیا

جمال بھی مسلم ہے۔

اللہ کریم بے عیب ہے پاک ہے، لہٰذا اس کے رسول کریم ﷺ بے عیب پاک معصوم و مقدس ہیں اور رسول کریم ﷺ معصوم و مقدس ہیں لہٰذا آپؐ کے جمیع اصحابؓ عدول و مطہر ہیں ان کی عظمت و بزرگی عدالت و طہارت اور ان کے حسن و جمال میں ذرہ بھر تامل نہیں ہو سکتا۔ حضور کریمؐ سراج منیر ہیں تو جمیع صحابہ کرامؓ منور چاند تارے ہیں۔ رضی اللہ عنہم اجمعین۔

شوقی اثر ماہ رسالت ہیں صحابہ

ہیں باعث تنویر یہ پر نور ستارے

(الاصحاب فی الکتاب ص ۳۱)

مالک حقیقی نے یاران رسولؐ کو نہ صرف صفات کبریٰ وخصائل طیبہ سے نوازا تھا (ازواج النبیؐ امہات المومنین و بنات النبیؐ کا اعلیٰ وارفع مقام اظہر من الشمس ہے) مالک حقیقی نے مسلم امہ کی کامرانی کا مدار اقتدائے صحابہؓ ہی کو قرار دیا ہے۔ اور حضرت خیر الانامؐ نے صراط مستقیم کے متلاشیوں اور شائقین جنت کو شمع رسالت کے پروانوں کی پیروی کا حکم ارشاد فرمایا ہے۔ اور عدم پیروی کی صورت میں گمراہی و ابدی ناکامی کا طوق مقدر ٹھہرایا گیا ہے۔ لیکن حسد بغض و کینہ ان لوگوں کے لیے یقیناً لاعلاج و مہلک مرض ہے جو راہ ہدایت کے متمنی نہ ہوں۔ دورِ اول سے حضرات انبیاء کی عظمت و بزرگی حاسدین کو ایک آنکھ نہ بھائی بالخصوص حضرت خیر الانامؐ ان کے اصحابؓ، ازواج واولاد کے ساتھ حاسدین کی طرف سے کچھ زیادہ ہی ناروا رویہ اختیار کیا گیا۔ حضرت مہبط وحی کو صابی، مجنون، شاعر، ساحر اور کاہن قرار دیتے ہیں اعدا نے بد باطنی کی تو حامیان اسلامؐ یاران رسولؐ کو بھی صابی اور بے وقوف کہا، حافظ حقیقی نے خود دفاع فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:......

”اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تم بھی اسی طرح ایمان لے آؤ جیسے دوسرے لوگ ایمان لائے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ کیا ہم بھی اسی طرح ایمان لائیں جیسے بے وقوف لوگ ایمان لائے ہیں۔“

خوب اچھی طرح سن لو کہ یہی لوگ بے وقوف ہیں لیکن وہ یہ بات نہیں جانتے (آلایۃ، سورۃ البقرہ) محققین کا فرمان ہے کہ یہ سب سے پہلا سب وتبرا تھا جو حضرات صحابہ کرامؓ کی شان اقدس میں کیا گیا مزید براں یہ سب وشتم دورِ حاضر کے مدمقابل معمولی نوعیت کا تھا لیکن پھر بھی تبرا ہی تھا۔ حافظ حقیقی نے اسے بھی گوارا نہ فرمایا اور فوراً اپنے محبوب کے جانثاروں کا دفاع فرمایا......

دورِ نبوی سے لے کر دورِ حاضر تک ان انفاس قدسیہ پہ تبرا ہوتا رہا اور اہل حق سنت اللہ کو ادا کرتے ہوئے دفاعِ صحابہؓ کو یقینی بناتے رہے، اگرچہ اس مقدس واہم ترین بلکہ دین ربانی کی بنیادی ضرورت کے لیے محبان صحابہؓ اہل حق کو زمانہ بھر کی ستم ظریفیوں کا سامنا کرنا پڑا لیکن محبان صحابہؓ واہل بیتؓ جذبہ جانثاری کے عزم مصمم سے کہاں کنارہ کش ہونے والے تھے؟

یہ بھی مسلمہ حقیقت ہے کہ جتنا سب وشتم تحریراً یا تقریراً دورِ حاضر میں یارانِ رسولؐ پہ کیا گیا، تاریخ ایسی مثل پیش کرنے سے نہ صرف قاصر ہے بلکہ ندامت سے خون کے آنسو بہاتے ہوئے ہاتھ جوڑ کر ہمہ تن گوش توبہ واستغفار کرتی نظر آتی ہے۔ جیسا کہ سطور بالا میں عرض کیا جا چکا ہے کہ یاران رسولؐ پر عدم اعتمادی کا عنصر ابتدا ہی سے کچھ قسمت کے ماروں کے ضبط و باطن کا عکاس رہا ہے اور تاریخ عالم روافض کے نام سے ان کی حقیقی شناخت اہل دل کے سامنے پیش کرتی رہی۔

تاہم وطن عزیز میں اس مہلک مرض نے اس وقت شدت اختیار کی جب 11 فروری 1979ء کو پیارے دیس کے پڑوسی ملک ایران میں جو کہ شومئی قسمت اپنے نام سے پہلے اسلامی جمہوریہ لکھنا فرض عین سمجھتا ہے، اسلام کے نام پہ ایک خونی انقلاب آیا،،، اس خون آشام انقلاب نے دنیا بھر میں ذریت روافض کو احساس تفاخر سے دوچار کر دیا، اور انہیں اسی انقلاب

CamScanner

کے بل بوتے پر عالم اسلام کی تسخیر کے وسوسے سے نیند و بیداری کی حالت میں دکھائی دینے لگے ،، چنانچہ انقلابیوں نے اپنے عزائم بد کو عملی جامہ پہنانے کے لیے پہلا قدم یہ اٹھایا کہ ،، اللہ اکبر خمینی رہبر ،، کا پر فریب لگاتے ہوئے اہل ایمان کے اولین مرکز ، بیت اللہ شریف ،، پہ چڑھ دوڑے اور بیت الحرام کے دشمن اعظم ابرہہ سے عہد وفا نبھاتے ہوئے بیت اللہ کے انہدام یا قبضہ کے ناپاک عزائم نفاق سے لبریز سینوں میں چھپا کر ارض مقدس و حرم کعبہ کو ناپاک پاؤں تلے روندنا چاہا لیکن بانی انقلاب کا معاملہ اپنے پیش رو ابرہہ سے ملتا جلتا ہی ہوا......

رحمتِ عالم ﷺ کو گیارہ ازواج مطہرات ؓ سے مساوی محبت تھی لیکن زیادہ رجحان طبعی و قلبی امی عائشہ ؓ کی طرف تھا جن کی وجہ سے تیمم کا حکم نازل ہوا اور تین ہزار احادیث مروی ہیں

جب وہاں دال گلنے کے کوئی آثار نظر نہ آئے تو انقلابی توپوں کا رخ وطن عزیز کی طرف موڑ لیا، مرکز جور و جفا بلوچستان کے دارالخلافہ کوئٹہ اور گرد و نواح کو بنایا، دن دیہاڑے مسلمانوں کو چھلنی کیا، نیزوں کی انیوں میں پرویا، مسلم بچیوں کی عزتوں کو پامال کر کے حدود انسانیت کو پس انداز کرتے ہوئے ان حوا کی بیٹیوں کی چھاتیاں تک کاٹ ڈالیں اور مزید یہ کہ وطن عزیز کے اندرونی مذہبی و سیاسی معاملات میں جبراً دخل انداز ہونے کی کوشش کی اور کسی حد تک اس میں کامیاب بھی ہو گئے ، اور ادھر وطن عزیز میں ایرانی انقلاب کے خیر خواہ اقلیت میں ہونے کے باوجود انقلابی ایرانیوں سے گٹھ جوڑ کر انہیں آشیر باد دینے میں پوری طرح چوکس ہو گئے ، اور اپنے منصوبہ جات و ناپاک ارادوں کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لیے تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کے نام سے اندرونی و بیرونی انقلابیوں کی متفقہ تنظیم بنا ڈالی ، جس کا اولین مسکن غالباً پنجاب کا معروف ضلع بھکر رہا، اور نفاذ فقہ جعفریہ کا عجوبہ کا مطالبہ لے کر دارالخلافہ اسلام آباد پہ یورش کر دی ۔

بالآخر وطن عزیز کی دفاعی فورسز حرکت میں آئیں ، انقلابیوں کے خلاف آپریشن کیا، بھاری تعداد میں ایرانی اسلحہ برآمد کیا، انقلابی ملزموں کے خون آلودہ ہاتھوں میں ہتھکڑیاں پہنائیں لیکن وطن عزیز کی آئینی دفعات کے تحت انقلابی بلوائیوں کو سزا دینے کی بجائے حکومت وقت نے وسیع النظری وسعت قلبی کا مظاہرہ کرتے ہوئے باعزت بری کر کے محترم و معزز مہمانوں کی طرح سرکاری پروٹوکول سے نواز کر وطن عزیز کے خارجی راستوں تک باعزت پہنچا کر انقلابی حکومت کے حوالے فرماتے ہوئے حق یاری ادا کر کے عہد وفا نبھانے کی سند حاصل کی ۔

ظاہراً تو انقلابیوں کو سرحدوں سے پار دھکیل دیا گیا لیکن ان کے مذموم عزائم کے دلدادہ و جانشین موجود ہیں ۔ جنہوں نے پیشروؤں کی عدم موجودگی میں بھی ان کی غیر موجودگی کا احساس نہ ہونے دیا، سنی مسلمانوں کا قتل عام تو معمول تھا ہی لیکن اس کے ساتھ ساتھ اصحاب پیغمبر ﷺ وازواج پیغمبر ﷺ پہ طعن و تشنیع ، سب و شتم و تبرا بازی محبوب وظیفہ اور تسکین قلب کا سامان بن گیا، اگرچہ علماء حق و عوام الناس محبان صحابہ ؓ صحابہ و اہل بیت نے صدائے احتجاج بھرپور انداز میں بلند کی۔ لیکن نقار خانے میں طوطی کی آواز کون سنتا ہے ؟

بالآخر حافظ حقیقی نے جھنگ جیسے پس ماندہ ضلع کے نواح میں شہر مذکور سے 25 میل شمالی جانب تھانہ مسن کے قصبہ موضع چیلہ رجانہ کے چاہ بوہڑ والا میں ماہ جولائی 1952ء پر ایک خاندان کے قابل فخر چشم و چراغ معمولی سے کسان اور پیشہ کے لحاظ سے کھوجی جناب ولی محمد صاحب ؒ کے گھر میں آفتاب حق طلوع فرمایا۔

غربت ، پسماندگی و مفلسی کے ماحول میں آنکھ کھولنے والے نومولود کا نام ...... ''حق نواز'' ...... رکھا گیا، یہ نام بھی ہاتف غیب سے سنا گیا ہوگا کیونکہ خالق کائنات نے آپ کو آواز حق سے نواز کو بھیجا تھا، تحصیل علم کے بعد مدح نبوت و یاران نبوت کو زندگی کا نصب العین بنایا اور خود کو دفاع صحابہ کرام ؓ و اہل بیت ؓ کے لیے وقف کر دیا، عظمت صحابہ کرام ؓ کا علم تھا اور جانثاران نبی ﷺ کے تحفظ کے لیے اہلسنت والجماعت کو نئے عزم و تازہ ولولہ سے جھنجھوڑا، غفلت کی چادر تان کر سونے اور ظلم و ستم برداشت کرنے والی سنی قوم کو جگانے کا عزم مصمم لے کر 6 ستمبر 1985ء کو جھنگ شہر میں ''انجمن سپاہ صحابہ ؓ'' کے نام سے ملک گیر تنظیم کی بنیاد رکھی ۔ اور تمام تر خداداد صلاحیات ناموس صحابہ ؓ کے لیے صرف کر ڈالیں ۔ ہر قسم جور و جفا سے بے نیاز ہو کر رد رفض پر نہ صرف ہمالیہ سے بلند دلائل پیش فرمائے بلکہ پیش آمدہ پر خطر عزائم کو آشکار فرمایا، رفض کا تکفیری مواد بیانگ دہل بیان فرما کر سالہا سال سے دفاتر اور الماریوں کی زینت بنے ۔

علماء امت کے تکفیر الروافض پہ بے شمار فتاوی جات کی گرد جھاڑی اور مسجد و محراب سے ہوتے ہوئے ارض وطن کے کونے کونے میں علماء و عوام الناس کے ہزاروں و لاکھوں کے اجتماعات میں ان فتاوی جات کا متن اہمیت و افادیت بیان فرمائی، پر سوز انداز ، پرنم آنکھوں ، غمگین لب و لہجہ میں رفض کے تار و پول بکھیر کر، مسجد و محراب ، چوکوں ، چوراہوں ، بازار و پبلک مقامات پر مناظرہ و مباحثہ کی روایتی دعوت دینے کی بجائے عدالت عالیہ میں آکر ایمان ثابت کرنے کی دعوت دے کر عالم اسلام کو حیرت زدہ کر دیا۔ آپ کی آواز حق توقع سے بھی کم وقت میں اہلسنت والجماعت کی محبوب آواز بن کر کرہ ارض پہ گونجنے لگی، شمع رسالت کے پروانے و ناموس صحابہ ؓ کے دیوانے آن کی آن میں آواز حق پہ لبیک کہہ کر مشن حق نواز سے وابستہ ہونے لگے اور ادھر مظالم و شدائد ، ایذاء و تعذیر کے دہانے بھی کھول دیئے گئے لیکن کوئی بھی ظلم مشن حق سے ایک لمحہ کے لیے پیچھے نہ ہٹا سکا۔ اور آپ ؒ امیر عزیمت کے لقب سے ملقب ہوئے ۔

لیکن مثل مشہور ہے کہ باطل جب دلائل کی جنگ ہار جاتا ہے تو گولی کی جنگ لڑتا ہے، چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ عالم اسلام میں برپا ہونے والی رسوائی رفض کو ہضم نہ ہو پائی اور فروری 1990ء میں حضرت امیر عزیمت ؒ کو اپنے ہی گھر کی دہلیز پر شہید کر دیا گیا، آپ ؒ کی جدائی سے مسلمانان عالم کے قلوب تو چھلنی ہوئے لیکن قدرت خداوندی اپنی غیبی حکمت واضح فرمانا چاہتی تھی کیونکہ یہی خون شہادت

صحابہ کرام ؓ کے سروں پر سرتاج الانبیاء ﷺ نے دستارِ فضیلت سجائی اور ان کی مبارک اسناد پہ خود حافظ و خالق حقیقی نے مہر ربانی ثبت فرمائی ہے

انقلاب حق کا پیش خیمہ ثابت ہوا۔ بالکل ایسے ہی جیسے آواز حق نوازؒ ایران کے خون آشام انقلاب کے سامنے سد سکندری ثابت ہوئی اور رفض کی سوچ وفکر اور مذموم ارادوں کے سامنے بند باندھ دیا۔

حضرت امیر عزیمتؒ کے بعد ان کی مسند پہ جلوہ افروز ہونے والی عظیم المرتبت شخصیات، مورخ اسلام حضرت مولانا علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ، ثانی ابن حنبلؒ حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ، امام اہلسنت وکیل صحابہؓ حضرت مولانا علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ بالترتیب اپنے پیش رو کی طرح دفاع صحابہ کا حق ادا کرتے ہوئے مرتبہ شہادت پہ فائز ہوگئے۔ علاوہ ازیں درجنوں صوبائی قائدین و ہزاروں کارکنان جن میں ہر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد ہیں خون شہادت میں معطر ہوگئے اور لاکھوں تیار بیٹھے ہیں۔

خلاصہ کلام:......

پیاری امی جان، پیارے ابو جان، جانے والے بتلا گئے اگر کامرانی چاہتے ہو تو ہمارے پیچھے پیچھے آجاؤ، چنانچہ میں نے اسی آواز حق پہ لبیک کہہ دیا ہے۔ مجھے علم ہے کہ آپ کو جو خوشی میرے تحصیل علم کے بعد میرے سر پہ دستار فضیلت دیکھ کر ہوئی تھی ایسی ہی مسرت وشادمانی میرے جسم پہ عروسی کا لباس دیکھ کر ہوگی۔

مجھے بخوبی علم ہے کہ آپ کے قلب مبارک میں میری جو محبت ہے یا یہ کہ آپ کے مجھ پہ جو احسانات ہیں ان کا احاطہ قطعی ناممکن ہے لیکن ازراہ کرم آپ ہی بتایئے کہ میرے سامنے اگر کوئی بھی فرد آپ جیسے شفیق محترم و مکرم والدین کی توہین وتنقیص کرے، آپ کو غلیظ گالیاں دے، خدانخواستہ کافرہ، منافقہ، یا بازاری عورت کہے یا امریکن میموں کے ساتھ تشبیہ دے، تو میرے لئے قابل برداشت ہوگا؟ ،،، بعینہ اسی طرح کوئی بھی حضرت والد صاحب کو کافر، منافق، دین کا دشمن کہے تو میں خاموش نہیں رہ پاؤں گا، نہیں اور یقیناً نہیں ،،، اور اگر خدانخواستہ کوئی گستاخ وابدی بدقسمت میری ان ماؤں کی توہین کرے۔

جن کو قرآن وسنت نے میری مائیں کہا، بالخصوص وہ امی جان جو جنت الفردوس کی مالکہ ہیں، جن کے بستر پہ قرآن مجید نازل ہوتا تھا، جو استاذ الصحابہ بھی ہیں جن کی چبائی ہوئی مسواک بوقت رحلت حضرت خیر البشر انبیاء ﷺ نے استعمال فرمائی۔ بوقت رحلت حضرت سرتاج الانبیاء کا سر مبارک جن کی گود میں تھا۔ جن کی پاک دامنی کی گواہی خود حافظ حقیقی نے دی، جن کو حضرت مخبر صادقؐ نے "حمیرا" کا پاکیزہ خطاب عنایت فرمایا تھا۔ جن کو یہ اعزاز بھی حاصل ہوا کہ از بلوغت پہلی نظر اس شخصیت پہ پڑی جو آپؓ کے شوہر اور امام الانبیاءؐ تھے۔

رحمت عالم ﷺ نے تین کامل عورتوں میں جن کا شمار فرمایا تھا جو رحمت دارین کے امور خانہ داری کی انچارج تھیں، جو کنواری عقد نبوی ﷺ میں آئیں۔ جن کا دوپٹہ پرچم اسلام بنا، جہاں سے امی نے پانی پیا، اسی جگہ سے رحمت عالم ﷺ نے نوش فرمایا:......

حضرت رحمت عالم کو گیارہ ازواج مطہرات سے مساوی محبت تھی لیکن زیادہ رجحان طبعی وقلبی امی عائشہؓ کی طرف تھا جن کی وجہ سے تیمم کا حکم نازل ہوا۔

جن سے تین ہزار سے زائد احادیث مروی ہیں اور

ہمیں وطن عزیز کا آئین جان سے زیادہ عزیز ہے کیونکہ آئین سازی میں ہمارے اکابر کی محنت کارفرما ہے تبھی تو آئین پاکستان کو دل وجان سے تسلیم کرتے ہیں

پچاس ہزار سے زائد مسائل اخذ ہیں جو تمام عبادات میں بے مثل ہیں۔

جن کو یہ شرف بھی حاصل ہے کہ آقائے دو جہاں ﷺ کی زندگی مبارک کے آخری ایام میں تمام ازواج مطہرات کی اجازت سے انہی کے حجرہ میں قیام فرما ہوئے، وہیں داعی اجل کو لبیک کہا اور آج بھی وہیں مقیم ہیں۔ اور بروز قیامت یہیں سے باہر تشریف لائیں گے۔

لیکن آج کچھ لوگ جو بدقسمتی سے خود کو مومن گردانتے ہوئے حضرات یاران رسول ﷺ ازواج النبی ﷺ کی توہین وتنقیص کر رہے ہیں ان کے ایمان پہ تبصرے اور سربازار تبرا کر رہے ہیں۔ اور ادھر ام المومنینؓ اور شاگردان رسول جھنجھوڑ رہے ہیں۔ امی جان پوچھ رہی ہیں وہ کون سا خوش بخت بیٹا ہے جو میرے دوپٹے کی نگہبانی کرے، میرے گستاخوں کی زبان کو لگام دے، میرے اور میرے فرزندوں اور میرے سرتاج رئیس الانبیاء خاتم النبیین ﷺ کے شاگردوں، جاں نثاروں اور حضرت صحابہ کرامؓ کے دفاع کو یقینی بنا کر حضرت عالمؐ کے مبارک ہاتھوں سے جام کوثر نوش کرنے اور بالخصوص محبت نبوی ﷺ کا حقیقی تقاضا پورا کرتے ہوئے آئین وطن میں ناموس صحابہ کرامؓ واہل بیتؓ کے تحفظ کا مذہبی حق حاصل کرے اور میں باب الخلاص میں اس فرزند ارجمند کا استقبال حضرت خطیب دو جہاں اور یاران مصطفیؐ واہل بیتؓ کی موجودگی میں اور پھولوں کے سہرے جنت الفردوس سے لے جا کر اس کے مبارک گلے میں ڈال کر دوں۔ اور ہمیشہ کے لیے اپنے پاس خلد بریں میں ٹھہراؤں۔

میرے شفیق والدین میں ایسی محبت و پیار کرنے والی امی جان اور ان کے فرزندان گرامی، محسنین اسلام، یاران رسولؐ حضرات صحابہ کرامؓ کے تحفظ و دفاع کی آئینی و قانونی جنگ لڑنا چاہتا ہوں اور مذکورہ انفاس قدسیہ کو آئینی وقانونی تحفظ دلانا چاہتا ہوں۔

اس لئے کہ مجھے وطن عزیز کا آئین جان سے زیادہ عزیز ہے۔ کیونکہ آئین سازی میں میرے اکابر کی محنت کارفرما ہے تبھی تو آئین پاکستان کو دل وجان سے تسلیم کرتا ہوں لیکن باطل کا چونکہ وطیرہ رہا ہے کہ جب وہ آئینی تحفظ اور دلائل کی جنگ میں شکست فاش سے دوچار ہوتا ہے تو گولی پہ اتر آتا ہے لہٰذا اگر مجھے دفاع صحابہ کرامؓ کے آئینی تحفظ کی جدوجہد میں گولیوں کا سامنا کرنا پڑا تو میرے لیے ہرگز ہرگز پریشان نہ ہونا۔

یہ چند یومیہ وقتی جدائی ہوگی پھر ہمیشہ کے لیے خلد بریں میں ساتھ ہوگا۔ ڈھیروں دعاؤں سے نوازتے ہوئے فقط اتنا کہہ دیجئے کہ "بیٹا تمہیں جنت بلا رہی ہے" لیجئے ہماری طرف سے اجازت ہے...... شکریہ"۔

یقیناً یہی عرض کی ہوگی شہدا و ناموس رسالتؐ و ناموس صحابہؓ نے اپنے والدین سے......(ان میں مرکزی و صوبائی، ڈویژنل وضلعی وہر سطح کے قائدین و کارکنان شامل ہیں، راقم سیہ کار اور پابند مشن حق محترم قارئین بھی شامل ہیں اور اس سے کہیں لاکھوں درجے بہتر الفاظ و انداز میں اجازت مانگی ہوگی قائد محترم حضرت مولانا شمس الرحمٰن معاویہ شہیدؒ نے)

والسلام: آپ کا بیٹا...... نوکر میں صحابہؓ واہل بیتؓ دا"

☆☆☆☆☆

CamScanner

مدارس کی آزادی پر کوئی سمجھوتا نہیں کریں گے

پیغام امن کانفرنس سے قائد اہلسنت مولانا محمد احمد لدھیانوی و دیگر علماء کا خطاب

رپورٹ: مولانا عمر فاروق، ملتان

"ہم قومی سلامتی پالیسی کے اس حصے کو جس میں مدارس کا تذکرہ کیا گیا ہے، مکمل طور پر مسترد کرتے ہیں، دینی مدارس کے معاملے میں کوئی سمجھوتا اور کمپرومائز نہیں ہوگا۔ ہر صورت مدارس دینیہ کا تحفظ کرتے رہیں گے، ہم مدارس کے متعلق قومی سلامتی پالیسی کو بین الاقوامی اور مغربی ایجنڈا سمجھتے ہیں، ہم ہر قیمت پر مدارس کا تحفظ کریں گے، آج ہم واضح طور پر یہ اعلان کر دینا چاہتے ہیں کہ ہم کسی کو مدارس کی طرف میلی آنکھوں سے نہیں دیکھنے دیں گے۔

ہم مدارس کے متعلق قومی سلامتی پالیسی کو بین الاقوامی اور مغربی ایجنڈا سمجھتے ہیں، ہم ہر قیمت پر مدارس کا تحفظ کریں گے

حکمرانو! مدارس کو خوفزدہ اور پریشان کرنا چھوڑ دو ملک کے نصاب ونظام تعلیم کو اسلامی دھارے میں لانے کا اہتمام کیا جائے، پاکستان پر برا وقت آیا تو پاکستانی فوج پچھلی صفوں میں ہوگی اور اہل مدارس اور دیندار طبقہ پہلی صفوں میں ہوگا۔ کوئی پاکستان کا ٹھیکیدار نہ بنے ہم اسلامی اور دینی مدارس کے ساتھ ساتھ پاکستان کے بھی چوکیدار ہیں۔"

ان خیالات کا اظہار قائد اہلسنت مولانا محمد احمد لدھیانوی، قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن، مولانا سمیع الحق، وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے قائدین مولانا محمد حنیف جالندھری، مفتی محمد رفیع عثمانی، مولانا ڈاکٹر عبد الرزاق سکندر، مولانا عبد الحفیظ مکی، مولانا عطاء المومن شاہ بخاری، مولانا عطاء المہیمن شاہ، مولانا عبید اللہ خالد، مولانا قاضی عبد الرشید، مولانا زبیر احمد صدیقی، مفتی کفایت اللہ، مولانا حافظ یٰسین احمد سمیت دیگر قائدین اور زعماء نے وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے زیر اہتمام قلعہ کہنہ قاسم باغ اسٹیڈیم میں منعقدہ "تحفظ مدارس دینیہ اور اسلام کا پیغام امن کانفرنس" سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے قائدین نے دینی مدارس کو اس ملک کے استحکام اور بقا کا ذریعہ قرار دیا۔

وفاق المدارس کے قائدین نے کہا کہ آج اس خطے کے مسلمانوں کا ایمان دینی مدارس کی مرہون منت ہے اس لیے ہم مدارس کے خلاف کسی کو میلی آنکھ سے نہیں دیکھنے دیں گے اور مدارس کی حریت وآزادی کا ہر قیمت پر تحفظ کیا جائے گا۔ وفاق المدارس کے قائدین نے کہا کہ حکمران ہمیں آئے روز دفاعی پوزیشن پر لانے کی کوشش کرتے ہیں آج ہم اقدامی انداز سے جدوجہد کا اعلان کرتے ہیں۔ کہ مدارس کے نصاب ونظام کی بات نہ کرو ہم کسی کو اپنی قوم کے بچوں کو سیکس پر مشتمل نصاب پڑھانے دیں گے اور نہ ہی اپنی تعلیم گاہوں کو مغرب زدہ این جی اوز کی چراگاہ بننے دیں گے۔

وفاق المدارس کے قائدین نے اس عزم کا اظہار کیا کہ ہر ایسا آرڈیننس اور کوشش جس سے کسی بھی شکل میں مدارس پر کوئی زد پڑے یا کوئی قدغن لگے، ہم ایسی ہر پالیسی کو جوتے کی نوک پر رکھتے ہیں۔ انہوں نے اعلان کیا کہ اگر حکمران مدارس کے خلاف اپنے مذموم مقاصد سے باز نہ آئے تو ہمارا حکومت کے خلاف اعلان جنگ ہوگا۔ مدارس کی آزادی وحریت پر آنچ نہیں آنے دیں گے، ہم اس ملک کو غیروں کے تسلط سے آزاد کرا کے چھوڑیں گے۔

مقررین نے اس عزم کا اظہار کیا کہ وہ مدارس دینیہ کے دفاع وتحفظ کے لیے وفاق المدارس کی طرف سے ملنے والی ہر ہدایت پر دل وجان سے عمل پیرا ہوں گے۔

قائد اہلسنت مولانا محمد احمد لدھیانوی نے کہا کہ مدارس دینیہ کے خلاف کسی بھی قسم کی سازش وشرارت کو کسی طور پر کامیاب نہیں ہونے دیا جائے گا۔ اس موقع پر انہوں نے زور دے کر کہا کہ این جی اوز مشنری تحریکیں ایک منظم منصوبے کے تحت ہمارے گلی کوچوں تک لائی جا رہی ہیں ان پر تو کسی کی نظر نہیں اور اپنے تمدن اور تہذیب کا دفاع کرنے والوں کا ناطقہ بند کیا جا رہا ہے، اس ملک کی تہذیب کی پشت پر مدارس ہیں، مدارس کی پشت پر وفاق المدارس اور وفاق المدارس کی پشت پر اہلسنت والجماعت ہے۔

اس خطے کے مسلمانوں کا ایمان دینی مدارس کی مرہون منت ہے اس کی تہذیب کی پشت پر مدارس ہیں، مدارس کی پشت پر وفاق المدارس اور وفاق المدارس کی پشت پر اہلسنت والجماعت ہے

علامہ محمد احمد لدھیانوی نے کہا کہ ہم آگ لگانے والے نہیں آگ بجھانے والے ہیں۔ اسلام کا نام اور پیغام ہی امن ہے، ہمارا تعلق اسلام کے ساتھ ہے، اسلام کا تعلق امن سے ہے، بدامنی سے اسلام کا کوئی تعلق نہیں۔

مولانا فضل الرحمٰن نے کہا ہے کہ عالمی قوتیں دینی مدارس کو شک کی نگاہ سے دیکھ رہی ہیں، دنیا جو بھی کہے دینی مدارس میں تعلیم کے فروغ کا سلسلہ جاری رہے گا، دینی مدارس کے معاملات طے شدہ ہیں اس پر بحث کی ضرورت نہیں، پچھلے دور میں پارلیمنٹ اور اب حکومت کے رخ کو تبدیل کریں گے، دہشت گردوں کے خلاف جنگ ہماری نہیں امریکہ کی ضرورت ہے، بین الاقوامی سازش کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔

جمعیت اسلام (س) کے سربراہ مولانا سمیع الحق نے کہا کہ دینی مدارس کو بڑے چیلنج درپیش ہیں، وحدت کا مظاہرہ وقت کی ضرورت تھی، مدارس میں ٹینک اور توپیں نہیں چلائی جاتیں اور نہ ہی دہشت گردی کی تعلیم دی جاتی ہے جس دن مدارس پر ہاتھ ڈالا گیا ہمارا اس دن نواز شریف سے اعلان جنگ ہوگا 30 سال سے ملک جل رہا ہے اس کے باوجود ملک دشمن طبقہ جنگ اور آپریشن کا شور مچا رہا ہے مگر ہم واضح کرتے ہیں کہ اگر 100 سال بھی

باقی صفحہ نمبر

بزمِ قارئین

☆:......حق نواز ہے زندگی:

ایرانی وزیر داخلہ کی پاکستان کو دھمکی پر پاکستانی وزیر داخلہ کا شدید ردِ عمل۔ سلام جھنگوی شہیدؒ، ایران کو تو نے بہت پہلے پہچان لیا۔

0301-6005648

جینا ہمیں سکھا دیا جھنگوی شہیدؒ نے
اعلان حق سنا دیا جھنگوی شہیدؒ نے
سلام، سلام جھنگوی شہیدؒ تیری شہادت کو

☆:......نظم

وہ تھا ایک مگر کارواں سا لگتا تھا
وہ تھا خاک نشیں مگر آسماں سا لگتا تھا
ہزار صدمے بھی آئے پر ملال نہ ہوا
وہ استقامت کا کوہ گراں سا لگتا تھا
ہزاروں گل ہیں جو میرے چمن کی زینت ہیں
وہ حق نواز جھنگویؒ تو خود گلستان سا لگتا تھا

22 فروری یوم شہادت امیر عزیمت حضرت مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ (0301-2396947)

☆:......صحابہؓ پر اعتماد رکھو کیونکہ:......

(۱):......جنتی ہیں۔
(۲):......انکو اللہ کی رضا حاصل ہے۔
(۳):......ان کے دل ایمان سے مزین ہیں۔
(۴):......کفر، نفاق وفسق سے پاک ہیں۔
(۵):......آپس میں رحم دل ہیں۔
(۶):......عہد نبویؐ کے بعد صحابہ کا دور سارے زمانے سے بہتر ہے۔
(۷):......اللہ کے چنے ہوئے لوگ ہیں۔
(۸):......ان سے محبت نبیؐ سے محبت کی علامت ہے۔
(۹):......ان سے عداوت اللہ اور رسول کو اذیت پہنچانے کے مترادف ہے۔
(۱۰):......ان پر تنقید حرام ہے۔
(۱۱):......انکے مرتبے میں نقص نکالنا ناجائز اور حرام ہے۔
(۱۲):......ان کا قول وعمل دلیل ہے۔
(۱۳):......انبیاءؑ کے بعد کوئی جن وانس انکے برابر نہیں ہے۔ (0305-8707284

☆:......قول جھنگوی شہیدؒ:

''تھوک دو گستاخ صحابہ اور اس سے نرمی کرنے والے پر، جو مولوی شیعہ کے کفر کو جاننے کے بعد بھی شیعہ کے کفر بیان نہ کرے تو سمجھ لو وہ سنی کے روپ میں شیعہ ہے''

(محمد وقاص ڈھڈی مخدوم پور پہوڑاں)

0304-2018054

☆:......دعا کے تین پہلو:

(۱):......یا تو قبول ہو جاتی ہے۔
(۲):......آخرت کے لیے ذخیرہ کرلی جاتی ہے۔
(۳):......یا مصیبت کو ٹال دیتی ہے۔

مگر رد نہیں ہوتی، جس درخت کی لکڑی نرم ہوگی اس کی شاخیں زیادہ نرم ہوں گی۔ نرم طبیعت اور نرم گفتار بن جاؤ تاکہ تمہارے چاہنے والے زیادہ ہوں۔

(0333-7279335

☆:......جس طرح مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کے ساتھ تائید ایزدی شامل تھی اس طرح اللہ کی مدد مولانا محمد احمد لدھیانوی کے ساتھ شامل حال ہے۔ اور مجھے مولانا محمد احمد لدھیانوی کے ہاتھ پر بڑی بڑی فتوحات نظر آ رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا حامی وناصر ہو، آمین۔

فرمان امام اہلسنت علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ

محمود معاویہ ضلع جیکب آباد 0311-4367262

☆:......لفظوں کے دانت نہیں ہوتے لیکن یہ کاٹ لیتے ہیں اور اگر یہ کاٹ لیں تو پھر ان کے زخم زندگی بھر نہیں بھرتے۔ 0302-9798224

☆:......نظم:

اللہ نے اہلسنت کو اک ستارہ دیا
جس نے سنیت کو سہارا دیا
اے اللہ تو حفاظت فرما اس کے کارواں کی
جس نے تیرے دین کے تاروں کے لیے لہو سارا دیا
جھکا نہ سکا اس کو کوئی بھی فرعون وقت
اللہ تو نے ایسا حق نواز جھنگویؒ پیارا دیا
اے اللہ کیوں نہ کریں ادا شکر تیری رحمت کا
ہمیں قائد تو نے راج دلارا دیا
اسلم میں قربان جاؤں مشن جھنگوی پر
جس نے ہمیں قائد احمد لدھیانوی پیارا دیا

(عثمان معاویہ، شیخوپورہ 0305-7490780)

☆:......اہلسنت کیا ہے؟

(۱):......مشکلات ومصائب کے سمندر عبور کر کے جرأت واستقامت پیش کرنے والی۔
(۲):......حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ اور حضرت علی ہجویریؒ کی تعلیمات کی پیکر۔
(۳):......امیر عزیمتؒ کی قربانی۔
(۴):......حضرت لدھیانوی اور حضرت فاروقی کی قیادت۔

محمد سلمان، وہاڑی 0304-9882400

☆:......دعا:

عروج تجھ کو خدا کچھ ایسا عطا کرے
کہ رشک تیری قسمت پر آفتاب کرے
ہر موڑ پہ ہوں فرشتوں کے لشکر ساتھ ساتھ تیرے
اے محبوب قائد ہر موڑ پہ تیری حفاظت خدا کرے

جرنیل اہلسنت، مجاہد ملت، وکیل صحابہ، وارث شہداء، مولانا غازی اورنگزیب فاروقی تیری جرأت، بہادری، شجاعت کو سلام...... باعمل، باکردار، فاروقی، فاروقی۔

0301-2396947

☆:......ہر سنی اٹھ جانا چاہیے

ہر منافق چہرے سے پردہ اٹھانا چاہیے
کون کس کے ساتھ ہے کھل کر بتانا چاہیے
چند سکوں کے عوض انسانیت جو بیچ دیتے ہیں
ایسے ہر انسان کو سولی چڑھانا چاہیے
دست قاتل مت بنو کیوں ظالموں کی صف میں ہو
اب ہر غدار اسلام کو زندہ جلانا چاہیے
اتنی غفلت مت کر سنی مٹ جائے گا تیرا نشان
شیعیت کی للکار سن کر جاگ جانا چاہیے
پورے ملک میں اہلسنت مظلوم ہیں، مقتول ہیں
حد ہوگئی ہے سنیو اب تو ہر سنی کو اٹھ جانا چاہیے
جو بنے ناسور ہیں دھرتی پہ جو الزام ہیں اختر
ان کافروں کو چن چن کو مقتل میں لانا چاہیے

ڈاکٹر قاری رشید اختر قاسمی، فیصل آباد

0301-6005648

نگر نگر مشن ہمارا

☆......گلدستہ:

بروز محشر ہر ایک بندے کا عشق صحابہ میں ''ٹیسٹ'' ہوگا۔ جو اس میں لے گا زیادہ نمبر، خدا کی نظروں میں '' بیسٹ'' ہوگا۔

منافقوں کو سزا ملے گی صحابہ کا دشمن ''اریسٹ'' ہوگا۔ نوکر صحابہ کا لو گو وہاں پہ بھی ''چیف گیسٹ'' ہوگا۔

(حافظ شاہ سوار، پاکپتن، 0300-6438483)

☆......شمارے میں صفحہ نمبر 3 پر مولانا ایثار القاسمی شہیدؒ کا نام بھی شامل کریں۔ ساتھی اعتراض کرتے ہیں۔شکریہ

(محمد وسیم، خانپور 0308-4258945)

☆......فرمان علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ

غیرت ملی قرآن سے......قرآن ملا صحابہؓ سے۔ جس نے صحابہؓ کو نہ مانا......اسے قرآن نہ ملا۔ جب قرآن نہ ملا تو غیرت نہ ملی......جو صحابہؓ کو نہیں مانتا۔ ایسا بے غیرت دنیا میں کوئی نہیں......

(انتخاب: الطاف الرحمٰن فاروقی پنو عاقل 0342-5965866)

☆......عقیدت:

ابو بکر صدیقؓ کے اقوال سے پھول بنتے ہیں
اور ان کے نقش قدم سے اصول بنتے ہیں
اے غافل مجھ سے ابو بکرؓ کی شان نہ پوچھ
جن کے گھر سے دولہا رسول بنتے ہیں

قاری سمیع اللہ فاروقی، اوچشریف

(0300-7812730)

☆......سنبھل جاؤ مسلمانوں:

سنبھل جاؤ مسلمانوں
سنبھل جانے کا وقت آیا
بہت روئے ہو
اب ہوش میں آنے کا وقت آیا
بھڑک اٹھے ہیں آتش خمینی کے شعلے پھر سے
جذبہ جھنگوی و حیدری دکھلانے کا وقت آیا۔

(میں نوکر صحابہؓ دا)

(محمد عمر فاروق، احمد پور سیال 0333-8913729)

☆☆☆☆☆

☆......ہائے افسوس:

38 سالہ فرمان شاہ 4 بچوں کا باپ تھا جس پر کوئی مقدمہ بھی درج نہ تھا۔ 29 جنوری 2014ء کو انہیں بلا جواز گرفتار کیا گیا۔ 4 مارچ کو جعلی مقابلہ کر کے لاش گھر والوں کے حوالے کر دی گئیں۔ کس سے منصفی چاہیں ؟ کون انصاف دے گا۔؟ (کوہسار نیوز) 0304-6921883

☆......اسلام آباد: مفتی تنویر عالم کو گھر چھوڑ کر جانے والے ساتھیوں پر دہشت گردوں کی فائرنگ، سیکرٹری اطلاعات حافظ سہیل اور ایک راہگیر شہید 2 کارکن زخمی۔

(اہلسنت نیوز 0322-7742096)

☆......نظم:

مشن شہداء سے قیمتی سونے کا تاج بھی نہیں
لدھیانوی سے زیادہ دل پہ کسی کا راج بھی نہیں
سپاہ صحابہ سے پیار میرے دل کی عادت ہے ساجد
اور دنیا میں اس عادت کا کوئی علاج بھی نہیں

(0301-7697947)

☆......0300-2123194 یہ نمبر کائنات کے بدترین کافر کا ہے۔ جو مسلسل صحابہ کرامؓ کی شان میں گستاخی کے میسج سینڈ کرتا ہے۔ تمام صحابہ کے سپاہی اس کو لے کا فر کو سبق سکھائیں۔

محمد ایوب عثمانی، کراچی (0308-2093860)

☆......16 مارچ بروز اتوار بعد از نماز مغرب چونگرہ میں قاری شمس الدین فاروقی کے مدرسہ میں عظمت قرآن کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں صدر اہلسنت والجماعت گلگت بلتستان علامہ فراز احمد حیدری اور نائب صدر اہلسنت والجماعت گلگت بلتستان مولانا عزیز الرحمٰن عثمانی نے خطاب فرمایا۔

رپورٹ: محمد عرفان، کارکن سپاہ صحابہ استور)

0315-2773358

☆......ہم نے امام سنی انقلاب امیر عزیمت حضرت مولانا علامہ حق نواز جھنگوی شہیدؒ کے عظیم مشن میں کام کرنے کی سعادت حاصل کرنے کے لیے ضلع ساہیوال کی عظیم درسگاہ جامعہ علوم شرعیہ میں سپاہ صحابہ کے یونٹ ''علی معاویہ بھائی بھائی'' کے نام سے قائم کیا ہے۔ جس کے صدر مولانا سیف اللہ طالب علم درجہ رابعہ اور جنرل سیکرٹری مولانا طارق محمود قاسمی طالب علم درجہ مشکوٰۃ شریف کو مبارکباد پیش کرتے ہیں اور انتظار حسین بھٹی ضلعی صدر ساہیوال قائد اہلسنت حضرت مولانا علامہ محمد احمد لدھیانوی اور فخر سٹیت عزت مآب جناب ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں کی قیادت پر فخر کرتے ہیں۔

محمد سعد ادریس طالب علم درجہ اولیٰ، ساہیوال 0300-6798183

☆......ضلع وہاڑی کے قریبی گاؤں WB56 میں میں پہلی مرتبہ سیرت خیر البشر کے موضوع پر کانفرنس منعقد ہوئی۔ حضرت مولانا ابو ایوب قادری تشریف لائے اور مولانا عمر حیدری نے بہت پیارا خطاب فرمایا۔ جس کو سن کر نوجوانوں کی کافی تعداد مشن حق نواز شہیدؒ کی تائید میں ہے۔

محمد سلمان ضلع وہاڑی 0304-9882400

نوٹ

بزم قارئین اور نگر نگر مشن ہمارا میں میسج شائع کروانے کے لیے اپنا اور اپنے شہر کا نام بھی ضرور تحریر فرمائیں۔شکریہ

0306-7810468

بقیہ صفحہ نمبر 44

آپریشن کرو گے تو ملک تباہ ہوگا، حکومت آج امریکہ کی جنگ سے نکلنے کا اعلان کرے تو خدا کی قسم بغیر مذاکرات کے کل سے امن قائم ہو جائے گا۔

اس کانفرنس میں ملک بھر کے نامور علماء کرام، دینی و سیاسی جماعتوں کے قائدین مولانا قاضی محمود الحسن، مولانا سعید یوسف، مولانا محمد مظہر، مولانا محمد الیاس، مولانا عبید اللہ خالد، مولانا مفتی محمد طیب، مولانا محمد نواز، مولانا مفتی کفایت اللہ، مولانا محمد عمر قریشی، مولانا امداد اللہ قاسمی، مولانا جلیل احمد اخوند، مولانا بشیر احمد، مولانا فضل الرحمٰن درخواستی، مولانا پیر عزیز الرحمٰن ہزاروی، مولانا محمد حسن جامعہ مدنیہ لاہور، مولانا اللہ وسایا، مولانا سید کفیل شاہ بخاری، مولانا قاضی عبد الرشید، مولانا الیاس گھمن، مولانا اشرف علی، مولانا مفتی شاہد مسعود سرگودھا، مولانا عبد الکریم ندیم، مولانا سید عبد الخبیر آزاد خطیب بادشاہی مسجد، مولانا یار محمد عابد سمیت ہزاروں علماء کرام نے شرکت کی۔

☆☆☆☆☆

میری کہانی میری زبانی

کہانی: تنویر حسین خاکی — **ترتیب: میاں ذوالفقار علی فیصل آباد**

میرا تعلق خانیوال کے قصبہ پیرووال سے ہے۔ ہمارے چھ بھائی اور دو بہنوں پر مشتمل خاندان کا ذریعہ معاش فرنیچر کی دوکان تھی۔ جہاں سب بھائی والد صاحب کے ساتھ کام کرتے تھے۔ ہم لوگ خاندانی اور نسلی طور پر شیعہ تھے۔ ہمارے پورے قصبے میں پانچ گھر شیعہ اور باقی مسلمان ہیں۔ اس قصبے میں چھوٹا سا امام باڑہ ہے۔ جس کا انتظام والد محترم کے پاس تھا۔ اب میرا بڑا بھائی ضمیر حسین اور اس کی اولاد عزاداری کی مجلسوں اور دیگر نظام چلاتے ہیں۔

مجھے بچپن سے ہی والد محترم کے پیشے سے کوئی لگاؤ نہیں تھا۔ میں پڑھ لکھ کر بڑا آدمی بننا چاہتا تھا۔ والد محترم نے دوسرے بھائیوں کی طرح مجھے بھی فرنیچر کی تیاری کا کام سکھانے کی بہت کوشش کی لیکن میں یہ کام نہ سیکھ سکا۔

پرائمری سکول سے لے کر کالج تک میں نے ہر امتحان میں بہت اچھے نمبر لئے تھے۔ اب خانیوال کے ایک مشہور کالج میں کیمسٹری کا لیکچرار ہوں۔ جب میں نے میٹرک کا امتحان دیا اس وقت میرے کزن نے مجھے امام حسینؓ کے غم میں زنجیر زنی کرنے کا مشورہ دیا تھا۔ اس نے کہا تھا کہ اس سے تمہاری مراد پوری ہو جائیگی۔

میں نے کچا کھوہ میاں چنوں کے مین بازار میں ماتمی جلوس کے دوران زنجیر زنی کی تھی۔ جس کے نشانات آج بھی میرے جسم پر موجود ہیں۔ یہ نشانات مجھے شیعہ مذہب کی خرافات اور انسانیت سوز سرگرمیوں کے خلاف بھر پور جدوجہد کرنے پر اکساتے رہتے ہیں۔ یہ نشانات مجھے مجبور کرتے ہیں کہ میں دنیا کو بتاؤں کی شیعہ مذہب اسلام نہیں بلکہ اسلام کے خلاف بغاوت اور دھوکہ ہے۔ اصل مذہب وہ ہے جس کی تعلیم آنحضور ﷺ نے دی اور تمام صحابہ کرام بشمول سیدنا علی المرتضیٰؓ نے اس پر مکمل طور پر عمل کیا۔ حضرت حسینؓ اور سیدنا علی المرتضیٰؓ کا نام استعمال کر کے خلفاء راشدین خصوصا سیدنا امیر معاویہؓ پر ہرزہ سرائی کرنا اسلام دشمنی کی بدترین مثال ہے۔

ملازمت کے دو سال بعد میری شادی دور کے رشتہ داروں میں ہوگئی میرے سسرال بھی ہماری طرح شیعہ

ماتمی جلوس کے دوران میرے جسم پر لگے ہوئے زنجیر زنی کے نشانات مجھے مجبور کرتے ہیں کہ میں دنیا کو بتاؤں کہ شیعہ مذہب اسلام نہیں بلکہ اسلام کے خلاف بغاوت اور دھوکہ ہے

تھے۔ وہ خانیوال شہر کے سنگلاں والا چوک کی ایک گلی میں رہتے تھے۔ میرے سسر کاظم عباس نے شیعہ ہونے کے باوجود اپنی بیٹی نسرین جو اس وقت میری بیوی ہے۔ اس کو اپنے ایک دوست کی ترغیب پر حفظ قرآن پاک کے لیے کبیر والا شہر کے مشہور مدرسہ دارالعلوم کبیر والا میں داخل کرا دیا تھا۔

حفظ قرآن پاک کے بعد نسرین نے اپنی استانی کے کہنے پر عالمہ کورس کرنے کا اعلان کر دیا۔ اس اعلان پر عمل کرنے کے لیے اس کے والد اور گھر والے راضی نہ تھے۔ لیکن والدہ نے اس کی حمایت کی اور نسرین نے عالمہ کورس مکمل کر لیا۔ دوران تعلیم وہ بہت اچھی مقررہ ثابت ہوئی۔ اس نے شیعہ مذہب ترک کرنے کا اظہار کسی سے نہیں کیا تھا۔

شادی کی پہلی رات نسرین نے جب مجھے کہا کہ میں شیعہ مذہب چھوڑ کر مسلمان بن گئی ہوں تو اس انکشاف سے میرے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی۔ میں بہت پریشان ہوا۔ میرے سارے ارمان اور شادی کی خوشیاں اس غیر متوقع

سیدنا علی المرتضیٰؓ اور حضرت حسینؓ کا نام استعمال کر کے خلفاء راشدین خصوصا سیدنا امیر معاویہؓ پر ہرزہ سرائی کرنا اسلام دشمنی کی بدترین مثال ہے

اظہار سے ملیا میٹ ہو گئیں۔ میں چونکہ پڑھا لکھا انسان تھا۔ میں نے اپنے آپ کو سنبھالا اور اس صدمے کو بڑی خندہ پیشانی سے برداشت کیا۔ اپنے آپ کو سنبھالنے کے بعد میرے ذہن میں یہ بات آگئی کہ نسرین بھی باشعور لڑکی ہے۔ میں اسے بہت جلد شیعہ مذہب پر دوبارہ لے آؤں گا۔ مجھے مکمل اعتماد تھا کہ آل رسولؐ کی محبت ایسا فلسفہ ہے جس کے سامنے کوئی مذہب' کوئی فرقہ' یا کوئی مسلک دم نہیں مار سکتا۔ خاندان رسول خصوصا سیدنا حسینؓ کی قربانی سے عشق ہمارے پاس ایسا ہتھیار ہے۔ جو یزیدی ٹولہ کو زیر کرنے کے لیے کافی ہے۔

میں نے نسرین کے ساتھ اپنی اندرونی کیفیات کا اظہار کیے بغیر یہ بات طے کر لی کہ ہم دونوں ایک ہی مذہب پر رہیں گے ایک دوسرے کو دلائل دیں گے۔ اگر اس نے مجھے قائل کر لیا تو میں مسلمان بن جاؤں گا اگر میں نے دلائل کے ساتھ اس کو قائل کر لیا تو وہ دوبارہ شیعہ مذہب قبول کر لے گی۔

ہماری شرائط طے ہو گئیں لیکن اس میں نسرین نے ایک بات کا اضافہ کر دیا کہ شیعیت کی موجودہ شکل جو اس وقت روئے زمین پر موجود ہے۔ اسے غلط ثابت کرنے کے لیے کسی مسلمان عالم نہیں بلکہ مستند شیعہ عالم کے ذریعے شیعہ کے موجودہ عقائد کا رد کروں گی۔ میرے لیے یہ بات اور آسان ہو گئی۔ میں سوچ رہا تھا کہ شیعہ مذہب میں بڑے بڑے مجتہد موجود ہیں۔ جو شیعہ عقائد کی تائید کرتے ہیں۔ بلکہ ہمارے رہبر و رہنما آیت اللہ خمینی نے بھی شیعیت کی موجودہ شکل کی تائید کے لیے ملا باقر مجلسی کی کتابوں پر ایمان لانے کا حکم دے رکھا ہے۔ خمینی سے بڑا کونسا عالم ہوگا جو شیعہ کے موجودہ عقائد کا رد کرے گا۔

میں سوچ رہا تھا کہ میں نسرین کو بہت جلد شیعہ مذہب پر دوبارہ آنے کے لیے قائل کر لوں گا لیکن اس نے اپنے بریف کیس سے ''اصلاح شیعہ'' کے عنوان سے لکھی ہوئی، ڈاکٹر موسیٰ الموسوی کی کتاب میرے سامنے پیش

کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت دنیائے شیعیت میں اس کتاب کے مصنف سے بڑا عالم موجود نہیں ہے۔

اسلام دشمنوں نے آنحضور ﷺ اور صحابہ کرامؓ سے مقابلہ کرکے پہ در پہ شکستیں کھانے کے بعد آنے والی نسلوں تک اسلام کا راستہ روکنے کے لیے حب علی واہل بیتؓ کے پرفریب نعرے پر صحابہ دشمنی کی بنیاد رکھی تھی

اس نے کہا ڈاکٹر موسیٰ اپنے وقت کے شیعہ کے سب سے بڑے عالم الامام لاکبر سید ابوالحسن الاصفہانی کے پوتے ہیں۔ انہوں نے نجف اشرف کی سب سے بڑی شیعہ یونیورسٹی سے اجتہاد کے موضوع پر فقہ اسلامی میں ایم اے کی ڈگری حاصل کی۔ تہران یونیورسٹی سے اسلامی قانون میں ڈاکٹریٹ کیا۔ پیرس یونیورسٹی سے فلسفہ میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ 1960 سے 1963 تک بغداد یونیورسٹی میں اسلامی فلسفہ کے پروفیسر رہے۔ 1973 سے 1974 تک ہالہ یونیورسٹی جمہوریہ جرمنی، طرابلس یونیورسٹی لیبیا میں مہمان استاد کے طور پر فرائض انجام دیئے۔ 1975ء سے 1976ء تک ہاورڈ یونیورسٹی امریکہ میں ریسرچ پروفیسر کی حیثیت سے کام کیا۔ 1978ء میں لاس اینجلس "المجلس الاسلامی الاعلی" کے منتخب صدر رہے ہیں۔

موصوف کی اب تک درجنوں عربی کتب طبع ہو چکی ہیں۔ آپ بڑے بلند پایہ شیعہ محقق ہیں۔ ایران کے شیعہ انقلاب کا انہوں نے نہ صرف قریب سے مشاہدہ کیا بلکہ اس کے لیے بھرپور جدوجہد بھی کی ہے۔ مؤلف نے اپنی دیگر تصانیف میں ایرانی شیعہ پیشوا کی "اصل شخصیت" سے بھی پردہ اٹھایا ہے۔

میں نے اس کتاب کا باریک بینی سے مطالعہ کیا اور اس کے مندرجات پر پنسل سے نشانات لگائے پھر ان نشان زدہ پہلوؤں پر اپنی بیوی نسرین کے ساتھ بحث ومباحثہ کرنے کے بعد قائل ہو گیا کہ شیعہ مذہب کی موجودہ شکل اصل شیعیت سے بہت دور ہے۔ پھر آہستہ آہستہ مجھ پر یہ راز کھلتا گیا کہ شیعہ مذہب کی جو شکل آج موجود ہے۔ یہی اس کی اصل شکل ہے کیونکہ جب اسلام دشمنوں نے آنحضور ﷺ اور صحابہ کرامؓ سے مقابلہ کرکے پہ در پہ شکست کھائی تھی، تو انہوں نے آنے والی نسلوں تک اسلام کا راستہ روکنے کے لیے حب علیؓ واہل بیتؓ کے نام پر صحابہ دشمنی کی بنیاد رکھی تھی۔ جس کا اصل مقصد یہ تھا کہ دین اسلام کی شکل کو آل رسول کی محبت کی آڑ میں مکمل طور پر بگاڑ دیا جائے چونکہ دین اسلام کا اصل ماخذ قرآن اور سنت رسول و اصحاب رسول ہے۔ اس لئے اس پرفریب نعرے کے باوجود لوگ اسلام کی اصل شکل جو اہلسنت والجماعت کے مذہب حقہ کی صورت میں موجود ہے، اس کو تبدیل کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکے ہیں۔

شیعہ مذہب کی حقیقت جاننے کے بعد میں نے اپنے کالج کے طلبہ کے سامنے لیکچر کے دوران شیعہ مذہب کی حقیقت واضح کی تو چند زمینداروں کے بگڑے ہوئے نوجوانوں نے میرے خلاف محاذ قائم کرلیا۔

ائمہ سے منسوب روایات سیدنا علی المرتضیٰؓ اور آئمہ اہل بیت کی سیرت کے منافی ہیں اور ان میں بہت سی روایات عقل فرسا اور فطرت سلیم سے بھی متصادم ہیں

اللہ پاک کی مدد اور تائید سے میں بھی اپنی بات پر ڈٹا رہا۔ کالج کی انتظامیہ کے پاس بھی میرے خلاف شکائتیں گئیں۔ لیکن جس بات کو میں نے حق سمجھا اس کو بیان کرنے سے باز نہیں آیا۔ بالآخر کالج میں نوجوانوں کا بڑا طبقہ میرا حامی بن گیا۔ اور میرے مخالف بھیگی بلی کی طرح دبک کر بیٹھ گئے۔ ڈاکٹر موسیٰ الموسوی کی کتاب کے جس عنوان نے مجھے سب سے زیادہ متاثر کیا اس کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں تا کہ قارئین بھی اصل حقیقت سے واقف ہو سکیں۔

"چوتھی اور پانچویں صدی ہجری کے دوران شیعہ علماء نے جو کتابیں لکھی ہیں ان میں شیعہ راویوں کے واسطے سے آنیوالی روایات میں انصاف کے ساتھ مسلسل غور کرنے والا شخص اس نہایت تکلیف دہ نتیجہ تک پہنچے گا کہ بعض شیعہ راویوں نے اسلام کو بدنام کرنے کے لیے جو جدوجہد کی ہے یقیناً وہ آسمان اور زمین کے برابر بوجھل ہے۔ مجھے تو یہ خیال آتا ہے کہ ان لوگوں کا مقصد روایات سے لوگوں کے دلوں میں شیعہ عقائد راسخ کرنا نہیں تھا بلکہ ان لوگوں کا مقصد اسلام اور اس کے ساتھ تعلق رکھنے والی ہر چیز کو بدنام کرنا تھا،

اور جب ہم ان روایات پر گہری نظر ڈالتے ہیں جو ان لوگوں نے ائمہ شیعہ سے روایت کیں اور ان بحثوں پر جو خلافت کے موضوع پر اور تمام اصحاب رسول پر نکتہ چینی پر انہوں نے پھیلائیں اور عصر رسالت اور اسلامی معاشرے کو جو نبوت کے زیر سایہ زندگی بسر کر رہا تھا تہ و بالا کرنے کے لیے پھیلائیں تا کہ یہ ثابت کرسکیں کہ حضرت علیؓ اور ان کے اہل بیت خلافت کے زیادہ حق دار تھے۔ اور یہ کہ وہ عظمت، شان اور علو مرتبت کے حامل تھے، تو ہم دیکھتے ہیں کہ ان راویوں نے...... اللہ انہیں معاف کرے...... حضرت امام علیؓ اور ان کے اہل بیت کے ساتھ اس سے بھی بڑھ کر بدسلوکی کی ہے جو انہوں نے خلفاء اور صحابہ کے بارے میں روایات بیان کرکے کی ہے اور اس طرح ان کی ہر چیز کو غلط انداز میں پیش کرنے کی ابتداء اہل بیت سے ہوئی ہے اس طرح ابتداء اہل بیت اور بالآخر صحابہ کرامؓ سے متعلق کسی بھی چیز کو غلط انداز میں پیش کرنے کا اثر رسول اکرم ﷺ کی ذات گرامی اور آپ کے عہد مبارک پر جا پڑتا ہے۔

اس مقام پر مجھ پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے اور میں حیرت میں گم ہو جاتا ہوں اور میرے ذہن میں سوال پیدا ہوتا ہے کہ ان شیعہ راویوں اور محدثین نے اہل بیت کی محبت کے پردے میں اسلام کی عمارت گرانے کی ذمہ داری اپنے کندھوں پر اٹھالی ہے؟ ان روایات سے وہ کیا چاہتے ہیں؟ جو انہوں نے ائمہ شیعہ کی طرف منسوب کی ہیں جب کہ وہ اساطین اسلام اور فقہاء اہل بیت تھے، ائمہ کی طرف منسوب ان روایات سے کیا مقصود ہے، جب کہ وہ ائمہ اور امام علی اور ائمہ اہل بیت کی سیرت کے منافی ہیں اور ان میں سے بہت سی روایات عقل رسا اور فطرت سلیم سے بھی متصادم ہیں۔

شیعہ راویوں کا مقصد لوگوں کے دلوں میں شیعہ عقائد راسخ کرنا نہیں بلکہ اسلام اور اس کے ساتھ تعلق رکھنے والی ہر چیز کو بدنام کرنا تھا

اور مجھے اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ شیعہ رواۃ و محدثین اور ان کے علاوہ فقہاء شیعہ ائمہ شیعہ کے بارے میں بدزبانی اور ان کے نام پر روایات وضع کرنے میں اس وقت

بہت آگے نکل گئے جب رسمی طور پر امام کی ''غیبت کبریٰ'' کا اعلان کر دیا گیا۔ امام مہدی سے ان کا یہ قول منقول ہے۔

"من ادعیٰ رؤیتی بعد الیوم فکذبوہ"

''آج کے بعد جو شخص مجھے دیکھنے کا دعویٰ کرے اسے جھوٹا قرار دو'' (سیرۃ الائمۃ الاثنیٰ عشرج ۲ص ۵۷۰ ہاشم الحسینی)

اس طرح وہ تمام راستے بند کر دیئے گئے جن کے ذریعے امام سے رابطہ قائم کیا جا سکتا تھا۔ اور اس کی طرف نیز اس کے آباؤ اجداد میں سے آئمہ کرام کی طرف منسوب روایات کے بارے میں پوچھا جا سکتا تھا، اس طرح تشیع اور اسلام دونوں کے بارے میں کسی برے وقت کا انتظار کرنے والوں کے لیے میدان خالی چھوڑ دیا گیا۔ انہوں نے لایعنی مباحث پیدا کئے اور فضول مسائل اور موشگافیوں میں پڑ گئے پھر ان کے قلموں نے جو کچھ ان کے جی میں آیا لکھا۔

میں صاف گوئی سے کام لیتے ہوئے مسئلے کی مزید وضاحت کرتا ہوں اور مسئلہ خلافت سے ابتداء کروں گا تا کہ ہمیں پتہ چل سکے کہ شیعہ رواۃ نے صحابہ کرامؓ اور خلفاء کے حق میں جو کچھ روایت کیا ہے وہ امام علیؓ اور اہل بیتؓ کے سیرت سے واضح طور پر متصادم ہے۔ اس کے بعد ہم اس کا بھی جائزہ لیں گے کہ ان رواۃ اور بعض علماء شیعہ نے اپنی آراء کو زور دار بنانے اور امام علیؓ اور اہل بیتؓ کے صریح اور واضح موقف کو الٹنے کے لیے جو ان کی طرف منسوب روایات کے منافی ہے، ان کے بعد کس طرح تحریف کر کے امام موصوف اور اہل بیت کے موقف کے برعکس کر دیا۔ اور ایسی پر پیچ صورت میں جس کا ظاہر خوبصورت اور باطن گھناؤنا ہے۔ مقصد صرف یہ تھا کہ اپنی آراء کو اپنے حسب منشاء ثابت کریں۔''

☆☆☆☆☆

دعائے صحت کی اپیل

روزنامہ اسلام ملتان کے ہاکر چار سال سے رعشہ کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ خداوند کریم سے ان کی صحت یابی کے لیے دعا فرمائیں۔ آپ کی بہت بہت مہربانی ہوگی۔

منجانب: ایڈیٹر ''نظام خلافت راشدہ''

☆☆☆☆☆

''افکار اعظمؒ'' حاصل کرنے کے لیے رابطہ نمبرز

0300-2512210

0344-2659005

کیا آپ چاہتے ہیں......؟

محترم مکرم جناب............

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

سب سے پہلے ہم آپ کو پیغام شہداء ہر گھر تک پہنچانے کی مہم میں معاونت کرنے کا عہد کرنے پر خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

جیسا کہ آپ نے جان لیا ہے کہ شہداء کا یہ پیغام سلسلہ وار نظام خلافت راشدہ کی شکل میں آپ کے پاس موجود ہے اس پیغام کو آپ اپنی طرف سے جس طبقے تک پہنچانا چاہتے ہیں وہاں یہ نشان لگائیں۔

☆ اعلیٰ حکومتی عہدیداروں تک

☆ قومی وصوبائی اسمبلیوں اور سینٹ کے ممبران تک

☆ ملک بھر کے پرائمری اور ہائی سکولوں کے اساتذہ تک

☆ کالجوں اور یونیورسٹیوں کے لیکچرارز اور پروفیسروں تک

☆ دینی مدارس کے مہتممین اور معلمین تک

☆ ملک بھر کی سیاسی، مذہبی جماعتوں کے ذمہ داروں تک یا آپ خود پتہ جات فراہم کر کے وہاں یہ رسالہ پہنچانا چاہتے ہیں تو آپ اس فارم کی فوٹو سٹیٹ کروا کر ساتھ تمام ایڈریس بھی منسلک کر دیں۔

نظام خلافت راشدہ کا سالانہ ہدیہ فی کس-/560 روپے ہے آپ کتنے لوگوں تک پیغام شہداء پہنچانا چاہتے ہیں؟

1 | 5 | 10 | 50 | 100

آپ کا مثبت جواب آنے کے بعد ان تمام لوگوں کے ایڈریس بھی آپ کو بھیج دیئے جائیں گے جنہیں آپ کی طرف سے نظام خلافت راشدہ جاری کیا جائے گا۔

میں............

پتہ............

مبلغ............ روپے بذریعہ

دینا چاہتا ہوں رقم ملنے پر مجھے رسید بھیج دیں۔

تاریخ............ دستخط............

رابطہ ایڈیٹر

نظام خلافت راشدہ

بخاری چوک قاسم بازار سمندری

صبح 8 سے شام 5 بجے

0306-7810468

تبصرہ کتب

▷ اچھی کتابیں کسی بھی معاشرے کی تعمیر میں اہم کردار ادا کرتی ہیں جب تک کسی کتاب کا تعارف نہ ہو اس وقت مارکیٹ میں اس کی مؤثر ترسیل ممکن نہیں ہوسکتی۔ ہم نظام خلافت راشدہ کے ان صفحات میں نئی کتابوں کا تعارفی سلسلہ ''تبصرہ کتب'' کے نام سے شروع کر رہے ہیں۔ جو مصنفین اپنی کتابوں کا تعارف کروانا چاہتے ہیں وہ کتابیں روانہ فرمائیں۔

▷ اگر کوئی مصنف اپنی کتاب کا خود تعارف لکھ کر بھیج دے گا۔ وہ بھی ہم شائع کرسکتے ہیں۔

تبصرہ کے لئے 2 عدد کتابیں آنی ضروری ہیں

کتابیں بھیجنے کے لئے پتہ

انچارج تبصرہ کتب

نظام خلافت راشدہ

بخاری چوک قاسم بازار سمندری

فیصل آباد پاکستان

صبح 8 سے شام 5 بجے

0306-7810468

آپ کی مشکلات کا روحانی وطبی حل

خالق کائنات اللہ رب العزت نے حضور پاک ﷺ کو طبیب کامل بنا کر بھیجا آپ ﷺ نے لوگوں کا علاج قرآن پاک کے ساتھ ساتھ جڑی بوٹیوں سے بھی فرمایا کبھی شہد، کبھی کلونجی اور کبھی عجوہ کھجور کے ساتھ مختلف امراض کا علاج کیا ہے۔ غرض یہ کہ آقا دو جہاں ﷺ نے انسانیت کا علاج روحانی بھی کیا اور جسمانی بھی، ذیل میں ہم طب نبی ﷺ کے دونوں طریقوں کو عوام الناس تک پہنچا رہے ہیں۔

پسند کی جگہ شادی کرنا:

پسند کی جگہ رشتہ کیلئے یہ عمل کرے انشاء اللہ ضرور کامیاب ہوگا۔ لیکن شرط یہ ہے کہ ناغہ نہ کرے اور نہ ہی کمی بیشی کرے۔ اوّل آخر تین تین مرتبہ درود شریف، درمیان میں 313 مرتبہ...... یَا سَتَّارَ الْعُیُوْبِ مُسَبِّبَ الْاَسْبَاب اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ.

بچہ کے ڈرنے کا علاج:

سورۃ المدثر کی ابتدائی سات آیات خواب میں ڈرنے والے اور نیند اچاٹ ہونے والے بچے کیلئے عرق گلاب وزعفران سے لکھ کر گلے میں ڈالیں نہایت مجرب ہے۔

نافرمان اولاد اور گھر والی کیلئے:

جس کی اولاد یا بیوی نافرمان ہو اور انہیں تابعدار کرنا چاہتا ہو تو وہ اکیس روز تک عشاء کی نماز کے بعد 505 مرتبہ

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَاماً ○

(سورۃ الفرقان آیت نمبر ۷۴) پڑھے۔ انشاء اللہ کامیاب ہوگا۔

راہِ راست پر لانے کا عمل:

جو بچہ شرارتی ہو یا برائیوں میں مبتلا ہو یا جو نوجوان گمراہی اور گناہوں میں مبتلا ہو اس کی پیشانی کے بال پکڑ کر توجہ سے آیات شریفہ پڑھ کر دم کریں۔ انشاء اللہ ٹھیک ہو جائے گا۔

افحسبتم انما خلقنکم عبثا وانکم الینا لا ترجعون فتعالی اللہ الملک الحق لا الہ الا ھو رب العرش الکریم ○

سورہ مسنون آیت نمبر ۱۱۵ تا ۱۱۶۔

جانوروں سے نظر بد کا اثر ختم کرنا:

اگر گائے، بیل، بھینس، گھوڑے، اونٹ، بکری یا بھیڑ پر نظر لگ گئی ہو جس سے جانور کا دودھ سوکھ گیا ہو یا اسکی تازگی ختم ہوگئی ہو اور جانور سست ہو گیا ہو یا سواری سے انکار کرتا ہو آٹے کے پیڑے پر باوضو سات مرتبہ سورۃ الفاتحہ آیت الکرسی چاروں قل پڑھ کر دم کریں اور جانور کو کھلا دیں انشاء اللہ ٹھیک ہو جائے گا۔

سورۃ انفال کا عمل:

ایک ہی مجلس میں سورۃ انفال سات مرتبہ ختم کرنا قید سے نجات ظالموں، حاسدوں سے مامون ہونے کے لیے مفید ہے۔

دوکان کے مال میں برکت وحفاظت کیلئے:

دوکان کھولتے اور بند کرتے وقت "اعوذ باللہ" اور "بسم اللہ" پڑھ کر آیت الکرسی ایک مرتبہ پڑھ لیا کریں مال میں برکت اور حفاظت کے لیے مؤثر ہے۔

مقدمہ میں کامیابی کیلئے:

سورۃ حشر پارہ نمبر ۲۸ کا آخری رکوع بعد از نماز فجر تین مرتبہ اور 21 مرتبہ رات کو ننگے سر پڑھے منہ اپنا اس دوران مخالفین کے مکان کی طرف رکھے۔ 21 دنوں کا عمل ہے۔ قتل کے مقدمہ میں روزانہ ایک سو ایک مرتبہ پڑھے ایک ہفتہ کا عمل ہے۔ خالق کائنات انشاء اللہ رہا فرمائیں گے۔

طب نبوی ﷺ

سناءمکی:

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ طبیب دو عالم ﷺ نے فرمایا...... "اگر کسی چیز میں موت سے شفا ہو سکتی تو سناء میں ہوتی۔ (زاد المعاد)

اس کا مزاج گرم وخشک ہوتا ہے اور اس کے پانچ یا دس پتے پانی میں جوش دیکر تنہا یا تھوڑا سا پسا ہوا نمک ملا کر استعمال کیا جاتا ہے۔ اسے پیس کر سرکہ کے ساتھ ملا کر پینے سے خشک وتر خارش اور جلد پر پڑنے والے سیاہ وسفید دھبوں (برص) میں مفید ہے۔

مسہل سودا ہونے کے سبب یہ جنون، مرگی اور فسادخوں کے امراض میں مفید ہے۔

اسکے بیجوں کو کسی بھی تیل میں ملا کر لگانے سے بال کافی بڑھتے ہیں ہونٹوں پر لگانے سے ان کی خشکی اور جھریاں دور ہو جاتی ہیں۔

سنا خون کو صاف کرتی ہے۔ سانس رکنے کی تکلیف میں مفید ہے۔ سینکڑوں امراض کے لیے اس کا استعمال ہو رہا ہے۔ سفوف، جوشاندہ، شربت، چاکلیٹ کی شکل میں طب جدید کی مختلف کمپنیاں اس کو مختلف تجارتی ناموں سے فروخت کرتی ہیں۔

امام صادق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ آقا دو جہاں ﷺ نے فرمایا...... تم سنا کی استعمال کیا کرو یہ سوائے موت کے ہر بیماری کو دفع کرتی ہے۔

حضرت صادق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں...... اگر لوگ اس کا فائدہ جان لیں تو اس کے ایک مثقال کو دو مثقال سونے کے عوض خریدنا سستا سمجھیں۔

☆☆☆☆☆

خط وکتابت کے لیے
نقشبندی وروحانی علاج گاہ
محمد عمر فاروق
جامع مسجد محمدیہ بخاری چوک قاسم بازار سمندری فیصل آباد
0303-7740774
صبح 10 بجے سے 12 بجے تک وقت کالحاظ رکھیں

ایمان کی دولت سے بہرہ ور ہونے والے
شیعہ خواتین و حضرات کی ولولہ انگیز کہانیاں

ہمیں ایمان کیسے ملا؟

عنقریب
منظرِ عام
پر آرہی ہے

نظام خلافتِ راشدہ میں 5 سال تک شائع ہونے والی سچی کہانیاں
آپ دوستوں کو یہ قیمتی تحفہ عنائت کر سکتے ہیں۔

ترتیب
میاں ذوالفقار علی فیصل آباد

خوبصورت جلد
اعلیٰ کاغذ
مناسب قیمت
عمدہ طباعت

منجانب
اشاعتُ المعارف فیصل آباد

رابطہ کے لیے
0306-7810468
0331-6011139

CamScanner

2014

خلافتِ راشدہ ڈائری

- خوبصورت طباعت
- بلند معیار
- تاریخ ساز
- مضبوط جلد
- شہداء ناموس صحابہؓ کی تاریخہائے شہادت
- نصیحت آموز اقوال کا مجموعہ
- انتہائی مناسب قیمت
- معلومات کا خزانہ

- نامور صحابہ واہم شخصیات کے ایامِ وفات وشہادت
- آپ کی مشکلات کا روحانی حل
- وزن، حجم اور مقدار کے پیمانے
- قرآنی آیات، احادیث اور بزرگوں کے اقوال
- ملکی وغیر ملکی فون کوڈ نمبرز
- ملک بھر کے مقررین ونعت خواں کے فون نمبرز
- اسلام کے بنیادی عقائد کا تعارف
- تعزیرات پاکستان کی دفعات
- سال بھر کی نمازوں کے اوقات
- نقشہ سحر وافطار
- ٹیلی فون انڈکس
- دنیا کے اہم ممالک کے دارالخلافے، کرنسی، آبادی، اوقات
- نامور مدارس، شخصیات، اہم جگہوں کے فون نمبرز
- گزشتہ اور آئندہ سال کا ہجری وعیسوی کیلنڈر

اسٹاک میں دستیاب ہے

آج ہی اپنی کاپی محفوظ کروائیں

علماء، وکلاء اور اہلِ دانش کو آپ یہ تحفہ میں دے سکتے ہیں

ہدیہ 350 روپے

رابطہ کے لیے

انچارج خلافتِ راشدہ ڈائری

فیصل آباد پاکستان

0306-7810468 041-3421396

وقت صبح 9 بجے سے شام 6 بجے